کوردگالِ نامک

بلوچی اکیڈمی کوئٹہ

باب اوّل

کوردگال نامک

تصنیف :- اخوند صالح محمد
وزیر کبیر میر احمد خان اوّل
حکمران قلات بلوچستان

ترجمہ :- پروفیسر عبداللہ جان جمالدینی
" نادر قمبرانی

بلوچی اکیڈمی کوئٹہ

سالِ اشاعت ______ فروری سنہ ۱۹۹۴ء

تعداد ______ ایک ھزار

قیمت پیپر بیک ______ ۶۰ روپے 150

قیمت پکی بائنڈنگ ______ ۸۰ روپے 100

طبع ______ ملکِ پرنٹرز کوئٹہ

جملہ حقوق بحقِ بلوچی اکیڈمی محفوظ ھیں

پیش لفظ کورد گال نامک

کورد گال نامک ایک تاریخی کتاب ہے جسے اخوند محمد صالح زنگنہ کرد بلوچ نے فارسی زبان میں سنہ ہجری ۱۰۷۰ھ مطابق ۱۶۵۹ء میں لکھی ہے۔ وہ اپنی کتاب کے پہلے باب میں اپنا شجرہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ زنگنہ کرد طائفے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو بودی قبیلے کا ایک طائفہ ہے۔ مزید برآں وہ اپنے رشتہ داری کو براخوئی کردوں سے ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ دونوں طائفے بود کے فرزند۔ براخم اور زنگان کی اولاد ہیں۔ بود خود امیر ماد کرد کا ساتواں بیٹا ہے۔

یہ کتاب بلوچوں کی تاریخ کو بیان کرتی ہے جو نسلاً کرد ہیں۔ اور بوجہ اپنے فوجی نشان جو (مرغے کا قلغی تھا) جسے قدیم فارسی اور کردی زبانوں میں بلوچ کہتے ہیں بعد میں یہ لوگ اسی نام سے موسوم ہوئے۔ کتاب کورد گال نامک کے مطابق اکراد بلوچ ۸۵۳ سال قبل از مسیح قدیم بلوچستان (توران و مکران) میں وارد ہوئے ہیں۔ جبکہ ماد کرد امیر کیقباد نے مادستان اور فارس میں اپنی سلطنت تشکیل دی تھی۔ پھر کیقباد نے افراسیاب بادشاہ سلطنت توران کو شکست دی سلطنت

توران ان پانچ خطوں سغدستان (مرکزی ایشیاء کے خطے ازبکستان تاجکستان ،کرغزستان ، ترکمانستان) کابلستان وزابلستان (موجودہ افغانستان) و توران ومکران (موجودہ بلوچستان)

جب کیقباد بادشاہ ۔ شمال کی طرف بلخ دارالسلطنت توران کے دارالخلافہ پر حملہ آور ہوا تو اس کے براخوئی کرد اور ادرگانی کردبلوچ افواج نے علی الترتیب توران (سطح مرتفع قلات) اور مکران پر حملہ کیا ان خطوں پر قابض ہو گئے۔

تورانی سلطنت کے حصے بخرے ہونے کے بعد کیقباد ماد کردنے مفتوحہ سلطنت کے مختلف خطے اپنے کرد قبائلی گروہوں میں تقسیم کر دیئے براخوئی کردوں کو خطہ توران (سطح مرتفع قلات) ملا ۔ اور ادرگانی کردوں کو حصے میں خطہ مکران آیا ۔ اس طرح ہر قبائلی گروہ اپنے تفویض شدہ خطہ میں مستقلاً سکونت اختیار کی ۔ اسی طرح اس دوران میں زنگنہ کردوں نے زابلستان (موجودہ سیستان) کا خطہ فتح کر کے اسے اپنا مستقل مسکن بنایا ۔مصنف کے اجداد زابلستان کے حکمران تھے ۔ اسلام کے طلوع کے بعد انکے ایک جدِ امجد نے زرنج دارالخلافہ زابلستان میں خلفائے بنی عباس کے دورِ خلافت میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی ۔ خلفائے بنی عباس کی دور حکومت کی زوال اور منگول طاقت کے عروج کے ساتھ خاص کر ۔ امیر تیمور

گرگان کے ۱۳۸۲ء میں مہمات کے دوران یہ مدرسہ تباہ ہوگیا - ان آفات کے نتیجے میں مصنف کا خاندان اقتدار سے محروم ہوگیا - مگر خاندان کے افراد نے اپنے عالمانہ مشاغل کو ترک نہیں کیا - پس مصنف چند ساتھی طالب علموں کے ساتھ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے شیراز چلا گیا - اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد وہ زابل وارد ہوئے جو زابلستان اس کا مسکن تھا -

اس عرصہ میں میروانی بلوچ طائفہ خطہ توران (سطح مرتفع قلات) میں بلوچوں کی چوتھی حکومت کو ۱۴۱۰ء میں - امیر میرو میروانی امیر کبیر براخوئی کرد بلوچ کی زیر سرپرستی تشکیل دے چکا تھا - اخوند محمد صالح کتاب کے مؤلف کے وقت میں یہ بلوچ حکومت میر احمد کبیر ۱۶۶۶ء تا ۱۶۹۵ء کے پیشوائی میں اپنے نقطہ عروج کو پہنچ چکی تھی - جو امیر میرو میروانی کے پندرواں جانشین تھا -

اخوند محمد صالح کرد بلوچ تھا - وہ بلوچستان کے دارالخلافہ قلات اسی ناطے سے آیا - جہاں اس نے دربار قلات میں - احمد کبیر کے والد امیر بلوچستان - امیر ایلتاز دوئم کی ملازمت ۱۶۵۹ء میں اختیار کی - اخوند محمد صالح بڑا عالم فاضل ہونے کے علاوہ ایک بڑا مدبرہ باتدبیر، سیاست مدار شخصیت کا مالک تھا چند سالوں کی ملازمت کے بعد - احمد کبیر نے ان کو وزیر اعلیٰ کے عہدے پر فائز کیا - اس حیثیت میں اس نے پانچ براخوئی کرد بلوچ

حکمرانوں کی خدمات سرانجام دیں جن کے اسماء اس طرح ہیں۔ میر احمد کبیر، مہراب سرمچار، سمندر سخی، احمد پارسا، عبداللہ وہاب کوہی۔ چونکہ اخوند لاولد فوت ہوا لہذا ان کے بھتیجے اخوند محمد حیات ولد اخوند شہداد ان کے جانشین بنے۔

اخوند محمد صالح نے ایسی اہم تاریخی اور قابل قدر سرگذشت قدیم بلوچستان کے کرد بلوچوں کے بارے میں بیان کی ہے جس کے بارے میں اب تک کسی کو معلوم نہ تھا اور وہ طاق نسیاں کے اندھیرے میں محو تھے تاریخ کی دنیا میں مسودہ کوردگال نامک کا انکشاف درحقیقت ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔

اگر کتاب کا مسودہ منکشف نہ ہوتا تو بلوچستان کی تاریخ کے سب سے صحیح حقائق ہم سے پوشیدہ رہتے۔ بہت سے تاریخی واقعات جن کا اخوند محمد صالح نے اپنی کتاب میں تذکرہ کیا ہے بہت دلچسپ ہیں اور بعد کے دنیائے جدید کے تاریخ کے محققین نے ان کی تصدیق کی ہے مثلاً اخوند تفصیل سے بلوچوں کی سکندر اعظم کی فوجوں سے لڑائیوں کے واقعات بیان کرتا ہے جبکہ یہ بادشاہ اپنے وطن واپسی پر جنوبی بلوچستان سے گذر رہا تھا۔ بعد میں جب بلوچستان پر انگریزوں نے قبضہ کیا اور ان کے پولیٹیکل افسروں نے بلوچستان کے اضلاع پر گزیٹیر

لکھے تولسبیلہ کے گزیٹیر کے مصنف ایم آر ہیوز بلر آئی۔ سی۔ ایس نے تاریخ کے باب میں اخوند محمد صالح کی بیان کردہ بلوچوں کی سکندر اعظم کی فوجوں کے ساتھ لڑائیوں کی تصدیق کی ہے

گزیٹیر کی تفصیل اس طرح ہے

یہاں نرجس نے کیمپ لگایا اور ملک کے اسی حصہ میں لیونا توس نے اوریتی اور ان کے معاونین کو ایک بڑی جنگ میں شکست دی جس میں چھ ۶ ہزار قبائلی مارے گئے اس فتح یابی کے بعد کہتے ہیں۔ سکندر اعظم کا لیونا توس کو سونے کا تاج پہنانے کی رسم ادا کی گئی۔ لسبیلہ گزیٹیر صفحہ ۲۱۹

دونوں راوی ایک نقطہ پر اتفاق نہیں کرتے یعنی میدان جنگ میں قبائلی مقتولین کی تعداد کے بارے میں اخوند بیان کرتا ہے کہ اس لڑائی میں دس ۱۰ ہزار بہادر کرد بلوچ مارے گئے جبکہ سکندر کے مورخین اوریتی قبائل کی مقتولین کی تعداد چھ ۶ ہزار بتاتے ہیں۔

دوم کہ اخوند محمد صالح کے تاریخی مسودے میں آٹھ براخوئی کرد بلوچوں کے طائفوں کے اُمرائے کیکانی، گورانی، سارونی، غزداری، مشکانی، ارمیلی، لبرانی، گریشکانی کے جو شجرے بیان کئے گئے ہیں توران (سطح مرتفع قلات) کے خطہ میں آج تک ایسے پہاڑ، پہاڑی

چوٹیاں، وادی ، دریا ، گاؤں شہر موجود ہیں ۔ جو انہی امراء کے شجرہ میں بیان کردہ ناموں سے چلے آرہے ہیں۔ اسی طرح خطہ مکران میں بھی ایسے پہاڑ ، پہاڑی چوٹیاں ، وادیاں ، دریا ، گاؤں ،شہر موجود ہیں ۔ جو امرائے اکراد بلوچ قبائل ادر گالی ، مالی ، کرمانی کے شجرہ میں بیان کردہ ناموں سے موسوم چلے آرہے ہیں ۔ کوردگال نامک کے انکشاف سے پہلے یہ نام ہمارے لئے ایک معمہ تھے مگر ہم اخوند کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس معمہ کو حل کردیا۔

سوئم ۔ کہ کوردگال نامک میں قدیم بلوچستان کے باشندوں اور قدیم سندھ کے باشندوں کے آپس میں سماجی ، سیاسی ، معاشی تعلقات پر کافی روشنی ڈالی ہے جس کے متعلق عموماً عالم فاضل بے خبر تھے ۔ اخوند نے سندھ کے تین اہم گروہ قبائل ۔ بتیان ، تاکین اور مومیدان کے بارے میں تفصیلات سے بیان کی ہیں ان کا یہ تذکرہ بہت زیادہ تاریخی صداقت کا حامل ہے ۔ کیونکہ بعد کے ادوار کے سندھ کے تمام مورخین جیسے علی کوفی مصنف چچ نامہ ۔ میر معصوم مصنف تاریخی معصومی میر علی شیر قانع ٹھٹھوی مصنف تحفتہ الکرام نے اپنی تاریخی تصنیفات میں ان تینوں گروہ قبائل کے سندھ کے اصلی باشندے ہونے کا تذکرہ کیا ہے ۔

چہارم۔ بلوچستان میں ایک انگریز پولیٹیکل آفیسر ڈینس برے
جس نے اپنی ملازمت کے دوران چار سال بلوچستان میں گذارے
اور اپنے پیش روؤں سے آزادانہ طور پر براہوئی زبان کا مطالعہ
شروع کیا۔ وہ اپنی کتاب تعارف نامہ میں یوں رقم طراز ہوتا ہے
"براہوئی زبان کی تعارف اور صرف نحو" براہوئی کون ہیں اور وہ
کب بلوچستان میں وارد ہوئے ہیں۔ ایسے سوالات ہیں جن کے
جوابات کا اب تک انتظار ہے۔ براہوئی قبائل کی نسلی اصلیت اور
انکے زبان کے بارے میں مسٹر ڈینس برے کی غلط فہمیوں کو دور
کرنا درحقیقت مصنف تاریخ مردوخ، شیخ محمد مردوخ کردستانی اور
مصنف کوردگال نامک۔ اخوند محمد صالح زنگنہ کرد بلوچ کا عظیم
الشان کارنامہ ہے اگرچہ مسودہ کوردگال نامک حال ہی میں انکشاف
ہوا ہے مگر تاریخ مردوخ ایک پرانی اور بہت مشہور کتاب ہے اور
غالباً انیسویں صدی کے شروعات میں چھپی ہے۔ یہ عجیب بات ہے
کہ تاریخ مردوخ۔ جیسی مشہور کتاب مسٹر ڈینس برے کی نظروں
سے اوجھل رہی۔ جبکہ وہ براہوئی نسل اور زبان کے بارے میں
تحقیق کر رہے تھے میرے خیال میں اگر وہ تاریخ مردوخ کا مطالعہ
کرتے تو وہ اپنے رائے کو براہوئی قبائل کی نسل اور زبان کے

بارے میں تبدیل کرتے اور اس مسئلہ کو معمہ نہ کہتے۔ مسٹر ڈینس برے کی تاریخ مردوخ کے حوالے نہ دینے کے دو وجوہ ہوسکتے ہیں، ایک ممکن وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اسے تاریخ مردوخ کے بارے میں علم نہ ہوگا۔ دوئم کہ اگر اسے علم تھا تو اس نے قصداً اس کے حوالے کو نظر انداز کیا۔ تاکہ براہوئی مسئلہ زیادہ پیچیدہ اور امر متنازعہ بنے۔ بہر حال یہ امر بجائے خود تعجب خیز ہے کہ ڈینس برے جیسے عالم فاضل شخص بین الاقوامی شہرت کے حامل کتاب تاریخ مردوخ کے وجود سے بے خبر ہو)۔ بہر حال ہم شیخ محمد مردوخ کردستانی مصنف تاریخ مردوخ اور اخوند محمد صالح مصنف کرد گال نامک کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے ایک اہم تاریخی متنازعہ فیہ مسئلہ سے پردہ اٹھایا جس کی وجہ سے ہر متلاشی علم پریشان تھا۔

اب ان دو[2] تاریخی دستاویزات کی موجودگی میں، ہم اس قابل ہیں کہ ہم صحیح طور پر جان سکیں کہ براخوئی قبائل کون ہیں اور کہاں سے موجودہ بلوچستان کی سرزمین میں وارد ہوئے ہیں اور کیسے بلوچ نسل کے اس بڑے گروہ نے اس عرصہ دراز میں

براخوئی بلوچ کے نام سے موسوم ہو کر وجود میں آیا۔ اسی طرح مصنف کورد گال نامک نے ان کی زبان کے معمہ کو حل کردیا ہے۔ اسی مصنف کے مطابق جب براخوئی کرد بلوچ نے سلطنت۔ توران کے خط توران کو فتح کیا۔ تو اس خطہ میں تورانی سلطنت کی تشکیل کے ابتدائی دور سے بائیس ترک قبائل اسی خطے میں سکونت پذیر تھے چنانچہ انہوں نے فاتح براخوئی بلوچ کے امیر کے سامنے سر تسلیم خم کردیا چنانچہ براخوئی کرد بلوچوں اور ان ترک قبائل کے خلط ملط ہونے کے بعد بلوچی زبان سے متاثر ہوئے تورق زبان، موجودہ براخوئی زبان کی شکل میں عالم وجود میں آئی۔ مسودہ کورد گال نامک کے اہم تواریخی نقطے قارئین گرامی کے دلچسپی کے لئے مختصراً بیان کئے گئے۔

آغا نصیر خان احمدزئی بلوچ

۱۸ سریاب روڈ کوئٹہ

مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۹۱ء

نیا تاریخی انکشاف

زیرِ نظر کتابچہ "کوردگال نامک" اگرچہ چارسو سال پرانی تصنیف ہے جو حال ہی میں برآمد ہوئی ہے اس کی زبان قدیمی فارسی ہے جو اس دور کی نشاندہی کرتی ہے۔ بلوچستان اور بلوچ قوم کے بارے میں اس کی قدامت اور تاریخی حیثیت ایک گنج گراں مایہ سے کم نہیں اس کتاب نے بلوچ قوم کی تاریخ سے متعلق تاریخ کے محققین اور تاریخ کے طالب علموں کیلئے غور و فکر کا ایک جدید راستہ متعین کیا ہے ابھی تک مورخین اور محققین بلوچستان اور بلوچ قوم کی تاریخ کو برصغیر کی اقوام سے وابستہ کر کے لاحاصل تلاش اور جستجو کرتے رہے ہیں اس کتاب نے بلوچستان اور بلوچ قوم کی تاریخ کی تلاش میں ان کا رخ مرکزی ایشیاء اور ایرانی اقوام کی طرف موڑ دیا ہے جو یقیناً ایک درست اور صحیح سمت ہے کیونکہ بلوچ اور کرد ایک ہی نسل کی دو شاخیں ہیں۔ ایک دوسرے سے بچھڑ کر ایک مشرق میں آباد ہے اور دوسری مغرب بلکہ شمال مغرب میں آباد ہے۔ یہ دونوں قومیں آریائی نسل سے تعلق رکھتی ہیں۔ مگر دوسری آریائی اقوام کی نسبت ان میں باہمی قرابت بہت زیادہ ہے مشرقی خطے میں بلوچ قوم جو سیستان زابل اور موجودہ

بلوچستان جو کرمان سے لیکر دریائے سندھ کے مغربی کناروں تک پھیلی ہوئی ہے

جو پاکستان کے علاوہ ایران اور افغانستان میں باہمی سیاسی جغرافیائی سرحدوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔ حالانکہ تاریخی، لسانی اور ثقافتی لحاظ سے ایک قوم ہیں۔

اسی طرح مغربی ایشیاء میں بھی کرد شام، عراق، ایران اور ترکی میں ایک دوسرے سے الگ الگ سیاسی جغرافیائی سرحدوں کی وجہ سے منتشر ہیں۔

"کورد گال نامک" کے مطابق بلوچ بھی عظیم تر کرد قوم کا ایک حصہ ہیں۔ کیونکہ جو قبائل بلوچوں میں ہیں وہی قبائل انہی ناموں کے ساتھ کردوں میں بھی موجود ہیں بلکہ بلوچوں میں ایک اہم بڑا قبیلہ کرد کے نام سے آج بھی موسوم ہے۔

حالانکہ اخوند محمد صالح نے چار سو سال قبل اس کتاب کو تصنیف کیا ہے اور اس میں مرکزی ایشیاء اور ایرانی تاریخ میں موجود تمام واقعات من وعن دیئے گئے ہیں اور ان میں ذرا بھی تفاوت نہیں ہے

"کورد گال نامک" کو حال ہی میں آغا میر نصیر خان احمدزئی بلوچ نے منصۂ شہود پر لایا ہے اور بلوچ اکیڈمی نے اس کو اسی فارسی زبان

میں شائع کیا ہے۔

دوستوں کے اصرار پر پروفیسر عبداللہ جان جمالدینی نے اس کے ترجمہ کی ذمہ داری لیکر کام شروع کیا۔ مگر شومئ قسمت سے اس اثناء میں ہمارے محترم استاد اور پرخلوص دوست پروفیسر جمالدینی علیل ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کامل عطا کرے۔ آمین

جمالدینی کی علالت کی وجہ سے یہ کام تعطل میں پڑ گیا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ باقی کام مکمل کروں۔

" تاکہ کوردگال نامک " کا اردو ترجمہ جلد شائع ہو سکے اور دوستوں کی خواہش پوری ہو جائے۔ تو میں نے باقی ماندہ ترجمہ کا کام مکمل کر کے بلوچی اکیڈمی کے حوالہ کیا تاکہ بلوچ قوم کو اپنی تاریخ سے متعلق آگاہی ہو سکے۔

یوں تو بلوچ قوم کی تاریخ پر بہت ساری کتابیں چھپ کر آگئی ہیں۔ مگر وہ سب یا ان میں سے بیشتر مفروضوں پر مبنی ہیں ہمارے مؤرخین نے بھی بیشتر مغربی مؤرخین کے مفروضوں کو موثوق جان کر ان کو بنیاد بنایا ہے۔

آج تک جتنی تاریخیں بلوچ قوم کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ ان سے بلوچوں کی حقیقی منبع اور منشاء کے بارے میں

کوئی معلومات حاصل نہیں ہوتیں اور تاریخ کے قارئین اور طالب علموں کی تشنگی کی تکمیل نہیں ہو پاتی۔

البتہ "کورد گال نامک" سے تحقیق کی نئی راہیں کھل گئی ہیں اب مؤرخین اور تاریخ کے طالب مرکزی ایشیاء اور ایران کی قدیم تاریخوں سے چھان بین کر کے بلوچ قوم کے بارے میں مزید اور موثوق حقائق حاصل کر سکتے ہیں۔

نادر قمبرانی
بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ
۶ر اکتوبر ۱۹۹۳ء

شجرہ نسب :-

یس آخوند صالح ولد آخوند سلیمان ولد اخوند داؤد ولد آخوند
محمود ولد آخوند موسیٰ ولد آخوند مبارک ولد آخوند احمد ولد مصطفیٰ
ولد لیث ولد حبیب ولد خلف ولد قیصر ولد عثمان ولد الیاس
ولد عمران ولد یعقوب ولد عیسیٰ ولد سنجر ولد بہادر ولد شاہ بیگ
ولد ملک ولد بہمن ولد ایبک ولد ذیل بیگ ولد احمد ولد
سنان ولد حارث ولد سراج ولد برسان ولد جابر ولد معین
ولد عدان ولد حکم ولد باشار ولد احمد ولد آبان ولد تراب
ولد عبید ولد عیسیٰ ولد سعید ولد بکر ولد خلف ولد سوید
ولد اورام ولد شیرداد ولد بکر ولد شاگان ولد سران ولد
سلم ولد گرشاب ولد کیاد ولد رسان ولد گودرز ولد شیرداد
ولد رستم ولد مہرداد ولد براک ولد شیر برز ولد بہرام ولد ازبک
ولد روان شیر ولد مردان ولد بدیس ولد مہران ولد بیسوت ولد
شاہ میر ولد نوذر ولد وندان ولد سیاوش ولد فرہاد ولد بیدار
ولد سیامک ولد نوجہاں ولد مہراب ولد بورگان ولد کورنگ
ولد اسبد ولد فیروز ولد پرسان ولد پاناک ولد باگیل ولد
مرزک ولد فرکی ولد کازان ولد شوانک ولد زرکان ولد
دیزہ ولد خاقی ولد باجل ولد مانور ولد حرمز ولد سایول

ولد ندران ولد سوید ولد رامین ولد رشوان ولد زاخو ولد شوہان

ولد زنیل ولد پازو ولد کوساد ولد گیل ولد راسن ولد باشمان

ولد آرین ولد دلغان ولد سلاوز ولد کوبک ولد شبان ولد عذیر

ولد تور ولد زنگان ولد بود ولد ماد ولد جیگ ولد تاگاز ولد

منگور ولد گادر ولد کاد ولد پازو ولد سبوبار ولد میران ولد

وان ولد گورک ولد شوہان ولد تنکاک ولد سنجار ولد ساسون

ولد زاران ولد خوشناؤ ولد حکار ولد دراج ولد زنگان

ولد راسن ولد چرکش ولد ماد بزرگ ولد غوران ولد شود

ولد ترحان ولد پشذر ولد بلگار ولد دُخو ولد شور ولد رودین

ولد گیور ولد آرین ولد مبتان ولد بوغاز ولد کارداک ولد

جزز ولد ذُزک ولد کومر ولد یافت ولد نوح علیہ السلام

میں جو زنگنہ کردوں میں سے ہوں جو بودی طائفہ کا ایک قبیلہ ہے۔ براخوئی (براہوئی) کردوں سے اس کا نسلی تعلق ہے اور ان دونوں قبائل کا جدِ اعلیٰ بود ہے۔ خود بودی طائفہ ماد کردوں کے سات قبائل میں سے ایک قبیلہ ہے۔

بود کے دو فرزند تھے۔ براخم اور زنگان۔ ابتدا میں بود کے یہ دو بیٹے بودی کے نام سے مشہور ہوئے اور ازاں بعد افزائش نسل کے سبب بودی طائفہ دو بڑے قبائل براخوئی اور زنگنہ میں تقسیم ہوا۔

کرد راؤیوں کی روایت ہے کہ کرد وہ لوگ ہیں جو چند ہزار سال ولادتِ مسیح سے پہلے اس سر زمین پر جو ارمنستان کے جنوب میں واقع ہے اور اس کا نام آذربائیجان ہے۔ آئے۔ ان کی آمد کی وجہ سے یہ علاقہ مادستان کے نام سے موسوم اور مشہور ہوا ہے اور یہاں سے یہ لوگ مشرق۔ مغرب اور جنوب کی سمتوں میں پھیل گئے ہیں۔ انکا موجودہ بود و باش آذربائیجان کے جنوب میں ہے جو اب بھی کردستان کے نام سے موسوم ہے راوی اس بات پر متفق ہیں کہ کردوں کا ابتدائی مسکن مرکزی ایشیاء ہوا ہے اور وہاں سے بحر خزر کے جنوبی سواحل میں آئے ہیں

اور رفتہ رفتہ وقت گذرنے کے ساتھ زاگروس پہاڑی سلسلہ جو مادستان کے جنوب میں واقع ہے اور مشرق کی جانب خوزہ دجلہ میں پھیل گئے ہیں۔ انہی علاقوں میں رہائش کرتے رہے ہیں۔ اور شروع میں کیقباد کرد اور ماد حکومت کی تشکیل تک انکے روابط شومیر۔ اکاد۔ کلاہ۔ آشور۔ غیلام اور آزاں بعد پیش دادیوں سے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد جب ماد کرد مشرق کی جانب سے شمال مغربی ایران میں پہنچے اور وہاں سکونت اختیار کرلی۔ تین سو صدی سے اکیسویں صدی قبل مسیح کے حدود تک یہ لوگ فرقوں میں بٹے ہوئے تھے۔ اور ہر فرقے کا ایک سردار ہوا کرتا تھا۔ اور ان ایام میں وہ فرقہ فرقہ اور طوائف الملوکی کی صورت میں رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک علاقے کو اپنا وطن بنایا اور ہر قبیلہ نے ایک علیحدہ ریاست اور حکمران کے تحت زندگی گذارتا رہا ہے۔ اس زمانے میں جب خاندان پیش دادیاں نے ماد اور پارس میں اپنی سلطنت تشکیل دی ماد کردوں کا رابطہ پیش دادی حکمرانوں سے ہوا اور وہ پیش دادیوں کی حکومت کے تابع زندگی گذار رہے تھے۔ نویں صدی سے قبل مسیح پیش دادی خاندان کا آخری بادشاہ گرشاسب ولد دشتاسب ولد تہماسب ولد منوچہر ولد ایرج ولد فریدون ولد

اپتیان ولد جمشید نے اس جسمانی دنیا کو الوداع کہا تو آشور سلاطین کے حملے مملکت ماد و پارس پر شروع ہوئے

ماد کردوں کے گروہ مجبور ہوئے کہ اپنے وطن کی حفاظت کیلئے حملہ آور آشور سلطنت کے مقابلے میں ایک مستقل سلطنت کو تشکیل دیں۔ ماد بزرگ، ماد کوچک، کردوں، پارس، گیل، دیلم خزر کے تمام کرد سردار ایک مجلس مشاورت میں جمع ہوئے اور ایک طویل مشاورت کے بعد بالآخر اس بات پر متفق ہوئے کہ کیقباد کرد کو جو کہ ماد قبائل میں سے ایک قبیلے کا سردار تھا اور عقل و دانش اور معاملہ فہمی میں یکتا اور مشہور تھا۔ اپنی سلطنت کا سربراہ بنائیں

توران کا بادشاہ افراسیاب پیش دادی حکمرانوں سے قرابت اور رشتے کی وجہ سے اپنے کو ماد۔ پارس کی سلطنت کی بادشاہت کا مستحق جانتا تھا وہ نسلاً تور تھا اور تورانیوں کا سلسلۂ نسب پیش دادیوں تک جا پہنچتا ہے اسوجہ سے اس نے کیقباد کی بادشاہت کو تسلیم نہیں کیا اور مخالفت کے سلسلے کا آغاز کیا۔

اس مخالفت کی وجہ سے ماد و پارس کے خلاف جنگ شروع ہوتی ہے۔ کیقباد اس جنگ میں افراسیاب کو شکست دیتا ہے اور توران پر قابض ہو جاتا ہے چونکہ سلطنت توران ان منطقوں پر مشتمل تھا جو سندستان

کابلستان ۔ زابلستان ۔ توران اور مکران کے نام سے مشہور تھے
کیقباد نے فتح و کامرانی کے بعد کرد قبائل کو ان منطقوں میں
بسایا۔تاکہ ان علاقوں میں آباد ہو کر وہ سلطنت مادستان کی
ان مشرقی سرحدات کی نگہبانی اور حفاظت کریں اور شورش اور
انقلابات زمانہ کے دوران دشمن کا مقابلہ کریں ۔ چونکہ متذکرہ
بالا کرد قبائل نے ان علاقوں میں مستقل سکونت اختیار کی ۔ وہ
سلطنت کی سرحدات کی حفاظت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے ۔

مدرسہ اسلامی کا بیان

دور قدیم سے زرنج زابلستان کا پایۂ تخت تھا۔ زابلستان کے باشندے اسلام کے ظہور کے بعد اسلام سے مشرف ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں زرنج فتح ہوا۔ عاصم بن عمر کے ہاتھوں۔ جسے حضرت عمرؓ نے سجستان کو فتح کرنے کیلئے مامور کیا تھا۔ امیر اورام زنگنہ کردوں کا سردار تھا انچاسویں پشت میں راقم الحروف کا جداعلیٰ ہے۔ میرے اجداد نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کی اشاعت شروع کی۔ امیر محمود غازی ولد امیر سبکتگین غزنہ کے امیر نے ۳۹۹ ہجری میں اپنی مملکت کو توسیع دی اور زابلستان کو اپنے تصرف میں لایا۔ اس اثناء میں زنگنہ کردوں کا امیر سراج تھا جو تینتیسویں۳۳ پشت میں میرے جد ہوتے ہیں۔ انہوں نے زرنج میں ایک اسلامی مدرسہ کی بنیاد رکھی تاکہ لوگوں کو اسلام کے دین سے آگاہ کیا جائے اور بے دینی سے روکیں جو کہ خلافت عباسیہ کے دور میں ہر طرف سے سر اٹھایا تھا۔ زنگنہ کردوں کی سرپرستی میں طریقت اسلامی کی روشنی پھیلانے میں اس مدرسہ نے بڑی شہرت حاصل کی۔ اور اس مدرسہ کے طلباء نے اسلامی علوم کی تحصیل کے بعد دین اسلام کی تشہیر کی۔ اور ہر

طرف نور اسلام کو پھیلایا۔ مدرسہ کی درس و تدریس کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ اچانک امیر تیمور گرگان نے ۷۸۵ ہجری میں ماوراءالنہر سے زابلستان کو مرور زمانے کے ساتھ سیستان کے نام سے مشہور ہوا۔ تاخت و تاراج کیا۔ زرنج میں جو سیستان کا پایہ تخت تھا۔ امیر تیمور کے اور سیستان کے امیر قطب الدین کے مابین سخت جنگ ہوئی۔ امیر تیمور نے زرنج کا محاصرہ کیا۔ سیستانیوں کو شکست ہوئی۔ تیمور کے فوجیوں نے شہرستان کے لوگوں کو تہہ و تیغ کیا۔ اس جنگ میں میرے جدامجد امیر قیصر زنگنہ مارے گئے چونکہ مدرسہ کی عمارت شہر کے اندر تھی اسے لوٹ کر منہدم کیا گیا کتب خانے کے بیشتر حصہ کا زیان ہوا۔ اور درس و تدریس کا سلسلہ ختم ہوا۔ جنگ و جدل اور کشت و خون رکنے کے بعد امیر قیصر کے بیٹے امیر خلف اپنے خویش و اقارب کے ساتھ شہرستان زابل کو منتقل ہوا اور مستقل طور پر وہاں سکونت کی۔ یہاں اسنے دوبارہ ایک چھوٹا مدرسہ کھول دیا۔ اور اسلامی درس و تدریس میں مصروف ہوا تیموری لشکریوں کی دست برد جو تھوڑی دینی کتب اور تاریخی دستاویزات باقی بچ گئی تھیں اپنے ساتھ لے گیا۔ خاندان صفوی کے سلطنت کے زمانے تک اس مدرسہ کی درس و تدریس کا سلسلہ

جاری تھا۔ قندھار کا علاقہ ہمیشہ سلطنت ایران اور ہندوستان کی مغلیہ سلطنت کے مابین جنگ و جدل کا سبب بنا رہا ہے۔

۱۰۵۰ھ میں قندھار پر قبضہ کرنے کیلئے ایک طویل لڑائی ایران کے فرمانروا شاہ عباس دوئم صفوی اور ہندوستان کے بادشاہ شاہجہاں کے درمیان ہوئی۔ شاہ عباس کو اس میں فتح ہوئی قسمت نے شاہجہاں کا ساتھ نہیں دیا اور وہ قندھار کے علاقے کو دوبارہ اپنے تسلط میں نہیں لا سکا۔ اس صورت میں قندھار کی ایالت میں طوائف الملوکی نے جگہ لی۔ ارد گرد کے شہروں اور قصبوں کے امن و امان میں خلل پڑا۔ اس وجہ سے زابل کے مدرسہ کی درس و تدریس کا سلسلہ منقطع ہوا۔ درس و تدریس کے سلسلہ کے منقطع ہونے کے بعد مجھے فرصت ملی تو اس طرف متوجہ ہوا۔ کہ اپنی موتی پرونے والی قلم کو حرکت میں لاؤں۔

قدیم تاریخ اکراد بلوچ۔ زابل۔ توران اور مکران کو جو تاریخی اوراق میں تحریر ہوا ہے جس سے کچھ تھوڑا بہت مواد تیمور گرگان کے حملوں اور یورشوں کے بعد تباہ ہونے سے بچ گئے ہیں دوسری دفعہ انکو ضبط تحریر میں لاؤں۔ تاکہ کرد بلوچوں کے امراء اور سرداروں سے اپنی محبت (دلبستگی) کا

اظہار کرکے زابل، توران، مکران کے کرد بلوچوں کے سربازوں اور زعماء کے کارناموں کو بیان کرکے آسمان کے ستاروں کی طرح ابدی روشنی بخشوں۔ تاکہ انکے اوصاف حمیدہ خدمات جلیلہ اور کارپردازی طاق نسیان میں نہ رہیں۔ اپنے بساط کے مطابق جو کچھ معلوم ہے۔ سن ایک ہزار اور ستر ہجری (۱۰۷۰) مورخہ گیارہ ربیع الثانی میں اسے تحریر میں لاکر اس کتاب کا نام کورد گال نامک رکھا۔ اس لئے کہ شروع سے آخر تک اس کا موضوع وہی ماد کردوں کی تاریخ ہے جو تقریباً آٹھ سو پچاس (۸۵۰) قبل مسیح، سلطنت مادستان کی تشکیل کے بعد اس سرزمین پر آئے ہیں اور یہاں سکونت اختیار کی ہے اور ماد کردوں کا یہ گروہ زنگنہ، براہوئی، مالی، اورگانی اور کرمانی طائفوں پر مشتمل ہے جو اولیں بار مادستان کی بادشاہ کیقباد ماد کرد کے ہمرکاب زرنگ، توران، مکران کے علاقوں میں وارد ہوئے ہیں۔

زنگنہ کردوں کا بیان

زنگنہ کرد، کردوں کے اس طائفہ میں سے ہیں جنہیں مشرق کرد کہا
گیا ہے یعنی وہ طوائف ہیں جو مشرق کی جانب سے مادستان میں داخل
ہوئے ہیں اور اس جانب سے جنوب اور مغرب کی سمت کوچ کیا
ہے اور موجودہ منطقہ میں جو کردستان کے نام سے پکارا جاتا ہے
سکونت کرنے لگے ہیں۔ قدیم تاریخ کی رو سے مشرقی کردہ جو ماد
کہا جاتا ہے اسکے سات طائفے ہیں جو اسطرح ہیں۔ پارتاسنی
بُوز، آستروشات، آری زانت، بودی، ماز دیلمان۔ وقت کے
گذرنے کے ساتھ بودی طائفہ دو قبیلوں میں زنگنہ اور براخوئی
میں بٹ گیا۔ یہ قبیلے بُود کے دو بیٹوں کی اولاد ہیں۔ جن کے
نام براخم اور زنگان تھے۔ اسطرح انکی اولاد زنگنہ اور براخوئی
کے ناموں سے مشہور ہوئے۔ زنگنہ کا شجرہ یوں ہے۔ نوح علیہ السلام
یافث۔ کومہ۔ ترک۔ خزر۔ کارداک۔ بُوغاز۔ میتان۔ آرین۔ گیور
رودین۔ سور۔ دُخو۔ بلگار۔ پشدر۔ ترحان۔ شود۔ غوران۔ ماد
بزرگ۔ چرکش۔ راسن۔ زنگان۔ دراج۔ حتکار خوشناؤ۔ گورک
دان۔ میران۔ سوبار۔ پازو۔ کاد۔ گاور۔ منگور۔ تاگاز۔ جیگ

ماد کوچک

ماد کوچک کے سات بیٹے تھے جن کے نام اسطرح ہیں
پارتاسن ۔ استروشات ۔ آری زانت ۔ بُوز ۔ ماژ ۔ بود ۔ دیلمان
اسکے بیٹے جس کا نام بود تھا ۔ دو بیٹے تھے ۔ زنگان اور براخم ۔
زنگان کی اولاد وقت گذرنے کے ساتھ زنگنہ کے نام سے مشہور
ہوئی اسکے اجداد کا نسب نامہ اسطرح ہے ۔ ماد کوچک ۔ بُود
زنگان ۔ قور ۔ عذیر ۔ شبان ۔ کولک ۔ سلاوز ۔ دلغان ۔ آرین
باشمان ۔ راہن ۔ گیل ۔ کوساد ۔ پازو ۔ زیل ۔ شوھان ۔ زاخو ۔ رشوان
رامین ۔ سوید ۔ ندران ۔ سابول ۔ ہُرمُز ۔ باجل ۔ خانی ۔ دیزہ ۔ زرکان
شوانک ۔ کازان ۔ نرکی ۔ مرزک ۔ بارکیل ۔ پاتاک ۔ برسان ۔ فیروز ۔
اسپّید ۔ کوزنگ ۔ بُورگان ۔ مھراب ۔ نوجھان ۔ سیامک ۔ بیدار ۔ قرباد
سیاوش ۔ دندان ۔ نوذر ۔ شاہ میر ۔ بیبیوت ۔ مھران ۔ بدلبیں ۔
مردان ۔ روان شیر ۔ ازبک ۔ بھرام ۔ شیربُرز ۔ گُراک ۔ مھرداد ۔ رستم
تیرداد ۔ بوذر ۔ رسان ۔ کباد ۔ گرشاب ۔ سلم ۔ سران ۔ تساگان ۔
بیکر ۔ شیرداد ۔ اورام ۔ سوید ۔ خلف ۔ بکر ۔ سعید ۔ عیسیٰ ۔ عبید ۔
تُراب ۔ آبان ۔ احمد ۔ برسان ۔ جابر ۔ معین ۔ مھران ۔ حَکم ۔ باشار
احمد یسنان ۔ حارث ۔ سراج ۔ مُیل بیگ ۔ ایبک ۔ بھمن ۔ مَلک

شاہ بیگ ۔ بہادر ۔ سنجر ۔ عیسیٰ ۔ یعقوب ۔ عمران ۔ الیاس ۔ عثمان ۔
قیصر ۔ خلف ۔ حبیب ۔ لیث ۔ مصطفےٰ ۔ احمد ۔ مبارک ۔ موسیٰ
محمود ۔ داؤد ۔ سلیمان ۔ صالح ۔ کیقباد ماد کرد جو مادستان اور فارس
کا فرمانروا تھا ۔ زابلستان کی امارت کو زنگنہ کردوں کے حوالہ کیا۔
اس وقت زنگنہ قبیلہ کا سربراہ امیر سوید تھا اور اس سربراہ کے
خاندان نے سکندر بادشاہ مقدونیہ یونان کے آمد تک زابلستان پر
حکومت کی ہے ۔ سوید کے بعد اس کا بیٹا ندران ۔ اس کا بیٹا سابول
اسکا بیٹا حرمز ۔ اسکا بیٹا باجل ۔ اسکا بیٹا خانی ۔ اسکا بیٹا ولیزہ ۔
اسکا بیٹا پاتاک ۔ اسکا بیٹا برسان زابلستان پر حکمرانی کرتے رہے ہیں
چونکہ ان امراء زنگنہ کرد کی حکمرانی کی معلومات کی تفصیل امیر تیمور گرگان
کے ۸۰۵ھ کے حملے کے دوران تلف ہوئے تھے ۔ لہٰذا اس بارے
میں ہمارے پاس کوئی تحریر نہیں کہ اس کی تفصیل بیان کریں ۔ البتہ
اسقدر معلوم ہے کہ جب سکندر مقدونی نے فارس کی تسخیر کے
دوران دارا کے تعاقب میں مشرقی ممالک کا رخ کیا ۔ تو ولایت
زابلستان کا امیر برسان تھا ۔ اور یونانی مورخوں نے اس منطقہ کو
زرنگانیہ کا نام دیا ہے ۔ جو زرنگ سے مشتق ہے امیر برسان کو
کوئی اور چارہ نظر نہیں آیا ۔ سکندر کی بیعت کی اور سکندر نے

اسے عالیشان خلعت سے نوازا اور اسے اسکی حکمرانی پر قائم رکھا
اور اسے اپنا محسن کہا۔ جب سکندر تین سو تیئس (۳۲۳) سال
قبل مسیح کو بابل واپس ہوا تو وہاں وفات پائی۔ اس کی وفات
کے بعد اس کے لشکریوں کے مابین اسکی جانشینی کے لئے کشمکش
شروع ہوئی۔ آخر کار سکندر کی وسیع سلطنت کو اس کے فوجی
کمانڈروں نے آپسمیں تقسیم کیا۔ مشرقی سلطنت جو مادستان اور
فارس پر مشتمل تھی اسے امیر لشکر سیلوکس نے حاصل کی۔ سیلوکس
اور اس کے خاندان نے امیر برسان کو زابلستان کی امارت پر برقرار
رکھا۔ اس طرح امیر برسان کے بعد اسکا بیٹا فیروز، اسکا بیٹا ابیئیذ
اسکا بیٹا کورنگ۔ اسکا بیٹا بورگان نے زابلستان پر حکومت کی اور
اپنے عدل کی وجہ سے نامور ہوئے۔ سال دو سو پینتالیس (۲۴۵)
قبل مسیح کو امیر اشک جو امیر بلخ (جسے یونانیوں نے باختر کا نام دیا
تھا) نے اپنی فرمانروائی کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد اس کے خاندان
نے سلسلہ آشکانی کے نام سے شہرت پائی۔ تیرداد اوّل امیر اشک کے
نواسے نے سلطنت ماد و فارس کو تابع کرلیا اور اپنے تسلط میں
لایا اور زابلستان بھی آشکانیوں کی فرمانروائی میں آیا اس طرح
زنگنہ کردوں کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ مہرداد

اوّل آشکانی حکمران کے دور حکومت میں بعض امیروں نے سرکشی کا
جھنڈا بلند کیا اور اس سے دشمنی کا اظہار کیا ۔ اس بغاوت کو
کچلنے کے بعد تابع اور زیردست حاکموں کی وفاداری مشکوک ہو
گئی ۔ اسلئے مہرداد اوّل نے دور افتادہ ولایتوں کے مقامی حکمرانوں
کو معزول کیا ۔ اور انکی جگہ آشکانی شہزادوں کو مقرر کیا ۔ اسطرح
بورگان زنگنہ کی زابلستان میں حکومت کا خاتمہ ہوا ۔ اور ستار بار
آشکانی شہزادہ ولایت کی مسند پر بیٹھا ۔ اسطرح سے اس کی
فرمانروائی کا سلسلہ زابلستان میں قائم ہوا ۔ ستار بار کی وفات کے
بعد اس کا بیٹا گوندوس مسندِ امارت پر بیٹھا ۔ جب وہ فوت
ہوا ۔ اس کا بیٹا گودا نے حکومت سنبھالی ۔ گودا کے بعد ارشم
ہوشنگ ۔ ستار بار دوئم ۔ گرشاب پے در پے زابلستان پر
حکمرانی کرتے رہے تا آنکہ کوشانی ترکوں کا خروج ہوا ۔

براہوئی کردوں کا بیان

براہوئی کرد، کردوں کے ایک بڑے اور مشہور طائفے میں سے ہیں۔ جن کی جنگ جوئی اور ملک گیری دیگر کرد طوائف کی طرح دنیا کے اطراف میں اظہر من الشمس ہوئی ہیں۔ خامہ عنبر شامہ انکے اوصاف حمیدہ کی تحریر سے قاصر و عاجز ہے۔ مسیح کی ولادت سے تقریباً آٹھ سو پچاس (۸۵۰) سال قبل مادستان اور پارس میں ماد کردوں کی سلطنت کے قیام (جو سلطنت مادستان و پارس کے نام سے مشہور ہوئی) کے بعد براخوئی کرد پہلی مرتبہ ماد کرد بادشاہ کیقباد کے ہمرکاب بلوچستان کی سرزمین میں وارد ہوئے۔ اس سرزمین کی حکومت کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ وہ لوگ جو ان سے قبل یہاں زندگی گذار رہے تھے ان کو کوردگال کہنے لگے یعنی وہ لوگ جو کردی زبان بولتے ہیں۔ شروع میں اس وجہ سے کردوں کے اس طائفہ نے کردگال کے نام سے شہرت پائی۔ براخوئی کردوں کا نسب نامہ یوں ہے۔

دینی راویوں کی روایت ہے کہ طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد اس کے تین بیٹے غرقاب ہونے سے بچ گئے۔ حام۔ سام اور یافث اور تمام بنی نوع انسان دنیا کو نوح علیہ السلام کے ان تین بیٹوں کی اولاد کہا جاتا ہے۔ انکی نسل اسقدر بڑھ گئی کہ وہ

حصولِ معاش کیلئے دنیا کے گوشے میں پھیل گئے۔ سب سے پہلے کرۂ ارض کے شمال مشرقی علاقوں کا رخ کیا اور سکونت اختیار کی ازاں بعد کچھ حصّہ نے جنوب کی طرف ہجرت کی اور اپنے موجودہ علاقوں میں بود و باش کر گئے۔ حضرت یافث کے آٹھ بیٹے تھے ان بیٹوں میں سے ایک کا نام کومر تھا۔ کردوں کا سلسلہ نسب گومر سے شروع ہوتا ہے جو اسطرح ہے

یافث ۔ کومر ۔ تُرک ۔ خزر ۔ کارداک ۔ بوغاز ۔ میتان آرین ۔ گیور ۔ رودین ۔ سور ۔ دغُو ۔ بُلگار ۔ پشدر ۔ ترحان ۔ غوران ماد بزرگ ۔ پرکش ۔ راسن ۔ زنگان ۔ دراج ۔ خکار ۔ خوشناؤ زاران ۔ سامون ۔ سنجار ۔ شکاک ۔ شوبان ۔ گورک ۔ دان ۔ میران سوبار ۔ پازو ۔ کاد ۔ گادر ۔ منگور ۔ تاگاز ۔ جیگ ۔ مادکوچک

مادکوچک کے سات بیٹے تھے ۔ یارتاسن ۔ اشتروشات آری ۔ زانت ۔ بُوز ۔ ماز ۔ مادکوچک کے ان سات بیٹوں میں سے کردوں کے یہ سات طوائف وجود میں آئے ہر ایک اپنے جدِ اعلیٰ کے نام سے موسوم ہوا ۔ کردوں کے ان طوائف کو مشرقی کرد کہتے ہیں ۔ اس لئے کہ وہ فارس میں مشرق کی جانب سے داخل ہوئے ہیں ۔ براخوئی کردوں کے قبیلے بُود کی اولاد ہیں ۔

پھر بودے۔ براخوئیوں کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔ براخم
بزرگ۔ جاگیں۔ پوران۔ جوتان۔ دوسک۔ آروک۔ زوراک۔
براخم کوچک آٹھ براخوئی قبائل کا جدِ اعلیٰ ہے۔ ابراہیم کو کردی
زبان میں براخم کہکر تلفظ" کرتے ہیں۔ اس وجہ سے براخم کی اولاد
کو براخوئی کہا گیا ہے۔ براخم کوچک کے آٹھ بیٹے تھے۔ جن کے نام
اس طرح ہیں۔ کیکان۔ گوران۔ سارون۔ غزن۔ مشکان۔ ارمیل
بولان۔ گریشکان۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ براخم کوچک کی
اولاد اسطرح زیادہ ہوئی کہ براخوئی کے آٹھ قبیلے وجود میں آئے
اور ہر قبیلہ اپنے جدِ اعلیٰ کے نام سے موسوم ہوا اور انہی
ناموں سے شہرت پائی۔ کیکان کی اولاد کیکانی۔ گوران کی
اولاد گورانی۔ سارون کی اولاد سارونی۔ غزن کی اولاد غزداری
مشکان کی مشکانی۔ ارمیل کی ارمیلی۔ بولان کی بولانی اور گریشکان
کی گریشکانی کہلانے لگے۔ ان قبائل کا گروہ براخوئی کردوں کے
طائفہ کی تشکیل کرتا ہے۔ براخوئی کرد دیگر کرد طوائف کی طرح
مادستان میں زندگی بسر کرتے تھے۔ ایک غیر معلوم دور میں
یعنی مسیح کی ولادت سے چند سال پہلے ان اراضی پر پہنچے
جو مادستان کے جنوب میں واقع ہے۔ اور کردستان کہلاتی

ہے۔ چونکہ براخم کوچک کا پہلا بیٹا کیکان تھا اس وجہ سے براخوئی گردوں کی سرداری کا منصب کیکان کو ملا۔ براخم کوچک کے آٹھ بیٹوں کا شجرہ اس طرح ہے۔

الف :۔ کیکان ۔ زوراک ۔سنگین ۔ آرین ۔ پندران ۔ داخور
زبہار ۔ اُمران ۔سنگین ۔ خُمان ۔ کیکان

ب :۔ گوران ۔شیدان ۔ باشمان ۔ دلوت ۔ زنیل ۔تکش
کاش ۔شیدان ۔ کوساد ۔ باسمان ۔ گوران

پ :۔ سارون ۔ زیدک ۔ باشوک ۔ کورئی ۔ لاسین ۔ مامل
دوسک ۔ سارم ۔ باسیر ۔ داخُور ۔ زاخو

ت :۔ غزُ ۔ اورام ۔ راسن ۔ ددغان ۔ کاتین ۔ گیور
غزُ ۔ گوروس ۔ ماہک ۔ روچاپ ۔ مہران ۔

ث :۔ مشکان ۔ اہلہ ۔ اوکی ۔ مشک ۔ ایلہ ۔ باشار ۔
مرداس ۔ گیلک ۔ توراب ۔ کوہان ۔ مشکان

ج :۔ ارمیل ۔ مرزک ۔ زوران ۔ کویان ۔ منگور ۔ سابول ۔
مَرَزک ۔ زوران ۔ کاش ۔ شادل ۔ ارمیل

چ :۔ بولان ۔ زنیل ۔ بُوزیک ۔ کازان ۔ ملیل ۔ کارچی
شاگان ۔ شوہان ۔ کرماج ۔ بُوزیک ۔ بولان ۔

ح بدگریشکان ۔ بروز ۔ بامیر ۔ گنشیر ۔ بولاک ۔ بروز ۔گریشکان
کرہ جک ۔ ماخان ۔ چرموک ۔ سرزین

دولتِ مادستان کا بیان

پیشدادی خاندان کا آخری بادشاہ گرشاسب نے جب اس دنیا سے کوچ کیا تو مملکتِ مادستان و فارس انتشار سے دوچار ہوا ۔ یہ صورتحال ماد و فارس کے رؤسا کیلئے وحشت اور اضطراب کا سبب ہوا ۔ تمام سرداز اور معتبرین و سفید ریش امراء کا اجلاس ہوا ۔ باہمی مشوروں کے بعد کیقباد ماد کرد کو جو ماد قبائل کا سب سے بڑا امیر تھا ۔ گرشاسپ کی جگہ تخت پر بٹھایا گیا اور وہ آٹھ سو پچاس (۸۵۰) قبل مسیح مادستان و پارس کے تخت پر بیٹھا ۔ اس اثناء میں براخوئی طائفہ کردوں کا ایک طاقتور گروہ شمار ہوتا تھا ۔ کرد براخوئی طوائف کا دیگر رؤسا کی طرح امیر کیکان کیکانی سب سے بڑا امیر تھا ۔

اپنے سات دیگر براخوئی کرد قبیلوں کے سرداروں ۔ امیر گوران گورانی ۔ امیر زاخو ساروئی ۔ امیر مہران غزداری امیر مشکان مشکانی ۔ امیر ارمیل ارمیلی ۔ امیر بولان بولانی اور

امیر لرزین گریشکانی کے مانند ہمیشہ مادستان و پارس کے بادشاہ کیقباد کا ہمرکاب اور حاضر باش رہتا تھا۔ اور امور سلطنت میں اس کی مدد اور حمایت کرتا تھا۔

مادستان و توران کے جنگ کا بیان

توران کا بادشاہ افراسیاب وراثت کی رو سے اپنے کو پیشدادیوں کی سلطنت جو مادستان و پارس پر مشتمل تھی کا مستحق سمجھتا تھا۔ وہ مادستان و پارس کے تخت پر کیقباد ماد کرد کے انتخاب سے بہت ناخوش تھا۔ اس نے مخاصمت کا جھنڈا بلند کیا۔ اس دشمنی کے نتیجہ میں توران کی جنگ مادستان سے شروع ہوئی۔ جونہی کیقباد نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ پہلے وہ افراسیاب کی تلاش میں نکلا۔ ایک لڑائی میں افراسیاب کو شکست ہوئی۔ اور وہ صلح کا خواستگار ہوا۔ صلح کے بعد کیقباد بلخ سے جو توران کا پایہ تخت تھا۔ اپنی افواج کے ساتھ واپس ہوا۔ اس لڑائی میں تمام کرد طوائف اس کے ہمرکاب تھے۔ جب کیقباد زرنگ پہنچا۔ اس نے براخوئی کردوں کے سرداروں کو حکم دیا وہ ایالت۔ توران اور ارگان

مال اور کرمان کے سرداروں کو مکران جو مملکت توران کے صوبے تھے ان پر چڑھائی کریں اور دونوں صوبوں کو شمشیر کی طاقت سے فتح کریں۔ مذکورہ سرداروں نے ان صوبوں کو فتح کیا اور ان مہمات میں کامرانی کے بعد کیقباد نے توران کی حکمرانی امیر کیکان براخوئی اور مکران کی حکمرانی امیر ایلہ اورگانی کو دی براخوئی اور اورگانی کردوں نے سلطنتِ طبقہ ماد کے زوال تک ان ولایات پر حکمرانی کرتے رہے۔

ماد کردوں کے طبقہ نے چھ پشتوں تک سلطنت مادستان و پارس پر فرمان روائی کی۔ اور انکے نام یہ ہیں۔ کیقباد۔ کیکاؤس۔ توس جو کیخسرو کے نام سے بھی معروف ہوا ہے۔ فریبرز۔ کوکسار۔ آزدیاک۔

براخوئی کردوں کے ہم عصر قبائلی سردار اور ماد بادشاہ

پہلا ماد بادشاہ کیقباد تھا۔ اس کی حکمرانی کے ابتدائی دور میں براخوئی کردوں کے قبائلی سردار یہ تھے امیر کیکان کیکانی۔ امیر گوران گورانی۔ امیر زانو سارونی۔ امیر مہران غزداری۔ امیر مشکان مشکانی امیر ارمیل ارمیلی۔ امیر بولان بولانی اور امیر لرزین گریشکانی۔

چونکہ کیقباد نے لمبی عمر پائی اور اس کا دورِ حکومت طویل عرصہ پر محیط ہے لہذا اس کے آخری دور میں براخوئی کردوں کے قبائلی سردار یہ تھے۔ امیر زوراک کیکانی۔ امیر کرہ چک گورانی۔ امیر سلاوز سارونی امیر کیتون غزداری۔ امیر مرداس مشکانی۔ امیر مشکان ارمیلی۔ امیر باجل بولانی اور تادی گریشکانی۔

کیقباد کی وفات کے بعد اس کا بیٹا کیکاؤس تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا اور یہ براخوئی کردوں کے سردار اس کے ہم عصر تھے۔

امیر وشتاب کیکانی۔ امیر شادین گورانی۔ امیر شاگین سارونی امیر کاشک غزداری۔ امیر کرہ جل مشکانی۔ امیر خمان ارمیلی۔ امیر پوران بولانی۔ امیر زیدان گریشکانی۔

چونکہ کیکاؤس بغیر اولاد کے وفات ہوا۔ ماد کردوں

کے طوائف نے فریبرز کا بیٹا جس کا نام توس تھا بادشاہت کیلئے منتخب کیا۔ اسوقت براخوئی کردوں کے قبائلی سردار یہ تھے

امیر زگریں کیکانی ۔ امیر کاش گورانی ۔ امیر سابول ساروفی ۔ امیر کیچان عزداری ۔ امیر گلباگ مشکانی ۔ امیر کلہ جک ارمیلی ۔ امیر خان بولانی امیر سردش مشکانی ۔

جب توس نے دفات پائی اس کے بعد اس کا بیٹا فریبرز تخت نشین ہوا ۔ادر براخوئی کردوں کے قبائلی سردار اس کے دور کے یہ تھے

امیر زیبار کیکانی ۔ امیر رامین گورانی ۔ امیر سورچن ساروفی ۔ امیر مانور عزداری ۔ امیر توراب مشکانی ۔ امیر کراج ارمیلی ۔ امیر کیتون بولانی امیر پازو گریشکانی ۔

آشوریوں کی جنگ میں فریبرز کے قتل ہونے کے بعد کرد سرداروں نے کواکسار کو تخت پر بٹھایا۔ جو ماد کرد خاندان کا پانچواں بادشاہ تھا جس نے مادستان و پارس پر فرماں روائی کی ۔ اور براخوئی کردوں کے یہ قبائلی سردار اس کے ہم عصر تھے ۔

امیر براہم کیکانی ۔ امیر بوغاز گورانی ۔ امیر ماقی ساروفی ۔ امیر گاور عزداری ۔ امیر مانور مشکانی ۔ امیر گوڑک ارمیلی ۔ امیر ترمان بولانی ۔ امیر تاپیں گریشکانی ۔

کواکسار کی وفات کے بعد اس کا بیٹا آزدیاک ماد سلطنت کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ وہ ماد کرد طبقہ کا آخری بادشاہ تھا۔ اپنی نااہلی کے سبب تخت کو اپنے ہاتھ سے جانے دیا اور اس دور میں براخوئی کردوں کے قبائلی سردار امیر گوران کیکائی امیر راسن گورانی۔ امیر شوہان سارونی۔ امیر مہران غزداری۔ امیر بیکر مشکانی۔ امیر کوساد ارمیلی۔ امیر حکار بولانی۔ امیر خیزان گریشکانی اس کے ہم عصر ہوئے ہیں۔

مادکرد خاندان کی فرمانروائی کے زوال کا بیان

مادکرد خاندان نے تقریباً تین سو سال مادستان و پارس میں حکومت کی۔ اس سلطنت کی بنیاد کیقباد نے رکھی تھی۔ کیکاؤس توس، فریبرز، کواکسار نے مملکت کے مرتبہ اور شان کو اوج ثریا پہ پہنچایا۔ اور ازدیاک اس خاندان کے زوال کا باعث ہوا۔ کیونکہ وہ ایک نالائق و ناتواں شخص تھا۔ وہ امورِ سلطنت کو نہیں چلا سکتا تھا۔ ظلم اور مردم آزادی کو اپنا شیوہ بنایا۔ اس لئے لوگ اس سے نالاں اور ناخوش تھے چونکہ اس کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ کورش ہخامنشی جو اس کی لڑکی کا بیٹا تھا۔ ماد و پارس کے امراء نے آپس میں مشاورت کی اور اسے چھوڑ کر کورش ہخامنشی جو آزدیاک کا نواسہ تھا اس کے گرد جمع ہوئے حکومت مادستان جو کواکسار کے اقدامات سے شان و شوکت و اقتدار کی حد تک پہنچی تھی اس کے جانشین آزدیاک نے اپنے کو ثروت اور تمکنت کا اہل نہ بنا سکا۔ اس کے مظالم میں رفتہ رفتہ شدت پیدا ہوئی۔ افواج کے تمام سپاہی بددل ہو گئے۔ چونکہ اس کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے کورش ہخامنشی کو مادستان کے تخت پر بٹھایا

ہنحامنشی خاندان کا بیان

ہنحامنشی سلسلہ ہنحامنشی کا پہلا سلطان تھا جس کی وجہ سے
اس خاندان کا نام ہنحامنشی مشہور ہوا۔ یہ خاندان پارس پر حکمران
تھا اور حکومت مادستان کے باجگزار تھے آزدیاک کے دورِ حکومت
میں کمبوجی ہنحامنشی پارس کا حکمران تھا۔

آزدیاک نے اسے اپنا داماد بنا لیا اور اس رشتہ ازدواج
سے اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام کورش رکھا گیا۔ اس اثناء میں
آزدیاک کے وزیر ارپاک نے مملکت کے کاروبار کو رو بہ زوال دیکھا
اس نے ازدیاک سے التجا کی کہ سلطنت کے کاروبار کو درست کر
دے لیکن وہ نااہل و نالائق تھا۔ تمام وقت عیش و عشرت میں
مشغول رہتا تھا۔ مملکتی امور کی جانب متوجہ نہ ہوا۔ ارپاک بھی اس
سے ناخوش ہوا۔ اس لئے اس نے اپنے کو اس کے مخالفین کے قریب
کیا۔ ایک خاص مجلس میں جس میں ماد و پارس کے اُمراء و سردار
اکٹھے ہوئے تھے۔ ان محرمانہ متفقین کے دستخطوں سے کورش کو جو
کمبوجی کا بیٹا اور آزدیاک کا نواسہ تھا ایک خط لکھا گیا۔ اور
اسے دعوتِ حکمرانی دی گئی تھی کہ وہ ایک مختصر لشکر لیکر مادستان د

پارس کے دارالسلطنت اکباتان کے قریب پہنچا۔ تاکہ ماد کردوں کا لشکر اس سے مل کر اسے تخت شاہی پر بٹھائیں۔

جب ازدیاک کو اس کا پتہ چلا۔ بہت غصہ ہوا۔ وہ بذات خود ایک قوی لشکر لے کر کورش کے دارالحکومت کی جانب حرکت کی۔ ان دونوں فریقوں کے مابین سخت لڑائی ہوئی آزدیاک کو جنگ کی ابتدا میں ہی شکست ہوئی اور گرفتار ہوا۔ مادستان کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ حکومت ماد سے ہخامنشیوں کو منتقل ہوئی۔

اور اسطرح مملکت مادستان و پارس میں ہخامنشی خاندان کی فرمانروائی کے سلسلے کا آغاز ہوا۔

ماد کردوں سے ہخا منشیوں کے سلوک کا بیان

مادستان و پارس کی سلطنت حاصل کرنے کے بعد کورش ماد کردوں سے برادرانہ اور دوستانہ تعلقات برقرار رکھتا ہے اس لئے کہ اس کی ماں کرد تھی اور کردوں سے اس کا خونی رشتہ تھا۔ انہیں اپنا طاقتور بازو سمجھتا تھا۔ اس وجہ سے اس نے ماد شاہی افراد کو شاہی منصب دیئے اور ماد شہزادوں کو اپنی فوج میں اعلیٰ عہدے دیئے۔ اریماجو ازدیاک کا داماد تھا۔ اس کی بیٹی جو کورش کی خالہ کی بیٹی تھی اس سے شادی کی۔ کورش نے ماد کی تمام انتظامات حکومتی کو پہلے کی طرح برقرار رکھا۔ تاکہ ماد کردوں اور ہخا منشیوں کے مابین غیریت اور بیگانگی پیدا نہ ہو۔ اُمراء و سرداروں کو نوازتا تھا اور اکثر کو ترقیاں دیں۔ اس طرح توران میں براخوئی کردوں اور مکران میں ادرگانی کردوں کی امارت و حکمرانی کی توثیق کی۔

اس طرح توران و مکران میں براخوئی اور ادرگانی کردوں کی حکمرانی کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے اور دارا پر سکندر کے غلبہ تک توران و مکران پر انکی حکومت رہی ہے

براخوئی کرد طوائف اور ہم عصر ہنحامنشی بادشاہوں کا بیان

مادستان و فارس میں ہنحامنشی سلطنت کی بنیاد کورش سے پڑی چونکہ اس نے یہ سلطنت ماد کردوں سے حاصل کی اس نے انکے امراء وسرداروں کو نوازا۔ براخوئی کردوں کے یہ امراء وسردار۔ امیر زرشان کیکانی ۔ امیر ناگان گورانی ۔ امیر زمان سارونی ۔ امیر شیشار غزداری۔امیر گرگین مشکانی ۔ امیر بابر ارمیلی ۔امیر تُوغا بولانی ۔ امیر سمبان گریشکانی کورشِ اعظم جو ہنحامنشیوں کا پہلا بادشاہ تھا اس کے ہم عصر تھے۔

کورش کی وفات کے بعد اس کا بڑا بیٹا کمبوجی تخت پر بیٹھا اور اس کی فرمانروائی کے دور میں یہ براخوئی کرد طوائف کے اُمراء امیر زرشان کیکانی۔ امیر ناگان گورانی ۔ امیر زمان سارونی ۔ امیر شیشار غُزداری ۔ امیر گرگین مشکانی ۔ امیر بابر ارمیلی ۔ امیر تُوغا بولانی ۔ امیر سمبان گریشکانی۔ کمبوجی کے ہم عصر تھے ۔ کمبوجی کی وفات کے بعد دارا بادشاہ ہوا اور براخوئی کرد طوائف کے اُمراء امیر زوراک کیکانی ۔ امیر دوج گورانی امیر بیتار سارونی ۔ امیر کاشک غزداری ۔امیر لولور مشکانی ۔ امیر آماج ارمیلی۔ امیر دزیل بولانی ۔ امیر زیدک گریشکانی اس کے ہم دور تھے ۔

دارا کی وفات کے بعد اس کا بیٹا خشا یا راشا اسکا جانشین

بنا۔ اور براخوئی کرد طوائف کے اُمراء امیر ارجان کیکانی۔ امیر جوک گورانی۔ امیر کابو سارونی۔ امیر دیلم عزداری۔ امیر تونک مشکانی۔ امیر کمبیل ارمیلی۔ امیر خیزان بولانی۔ امیر پیلار گرنیشکانی اس کے ہم دور تھے

خشا یا راشا کے قتل کے بعد اس کا بیٹا اردشیر اول تخت پر بیٹھا اور براخوئی کرد طوائف کے اُمراء۔ امیر شاموز کیکانی۔ امیر کازان گورانی۔ امیر مردس سارونی۔ امیر خزران عزداری۔ امیر دوغان مشکانی۔ امیر بابیر ارمیلی۔ امیر مشکان بولانی۔ امیر ماخان گرنیشکانی اسکے ہم عصر تھے

اردشیر اوّل کے وفات پانے کے بعد اس کا بیٹا خشا یا راشا دوئم تخت پر بیٹھا۔ فقط پینتالیس روز بادشاہ رہا۔ اسے اس کے بھائی نے قتل کیا اور اس کی جگہ اس کا بھائی دارا دوئم تخت پر بیٹھا۔ اور براخوئی کردوں کے یہ اُمراء۔ امیر براخم کیکانی۔ امیر زنیل گورانی۔ امیر ریگان سارونی۔ امیر کوساد عزداری۔ امیر کاہن مشکانی۔ امیر بولاک ارمیلی۔ امیر سیکران بولانی۔ امیر سارم گرنیشکانی۔ ان دو ہخا منشی بادشاہوں کے ہم عصر تھے۔ دارا دوئم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اردشیر دوئم فارس کے تخت پر بیٹھا اور براخوئی کرد قبائل کے یہ اُمراء امیر سابول کیکانی۔ امیر گوران گورانی۔ امیر کیتون سارونی۔ امیر مشکان عزداری

امیر زروان مشکانی ۔ امیر اورام ارمیلی ۔ امیر ساموں بولانی ۔ امیر داروں گریشکانی اس کے ہم عصر تھے ۔

اردشیر دوئم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اردشیر سوئم تخت پر بیٹھا۔ اور براخوئی کرد قبائل کے یہ اُمراء امیر نورگان کیکانی ۔ امیر مہران گورانی ۔ امیر باشوک سارونی ۔ امیر بیغل عزداری ۔ امیر بوزیک مشکانی امیر اوکی ارمیلی ۔ امیر گل غل بولانی ۔ امیر توغے گریشکانی اس کے ہم عصر تھے ۔ اردشیر سوئم کے آخری دور بادشاہی میں براخوئی کرد قبائل کے یہ اُمراء امیر کیانوش کیکانی ۔ امیر گیشار گورانی ۔ امیر ایناخ سارونی امیر زرین ارمیلی ۔ امیر لاکور بولانی ۔ امیر بلباس گریشکانی ۔ امیر کرہ جل عزداری ۔ امیر براخم مشکانی اس کے ہم دور تھے ۔

اردشیر سوئم کو خواجہ سرا باگواس نے زہر دے کر مار دیا اور ہخامنشی شاہی خاندان سے ایک شخص جس کا نام کدمان تھا تخت پر بٹھا دیا۔ وہ دارا سوئم کے لقب سے تخت نشین ہوا ۔ اور براخوئی کرد قبائل کے یہ امیر۔ امیر کیکان کیکانی ۔ امیر روشی گورانی ۔ امیر جاگیس سارونی ۔ امیر شادین عزداری ۔ امیر راسن مشکانی ۔ امیر نورگان ارمیلی امیر بروز بولانی ۔ امیر آچاک گریشکانی اس کے ہم عصر تھے ۔

ہنحا منشیوں کی حکومت کے زوال کا بیان

کورش اعظم کی تخت نشینی کے بعد۔اس کے خاندان ہنحا منشی کے نام سے شہرت پائی ۔ اس شاہی خاندان نے نو پشتوں تک حکمرانی کی ہے اور اس کے بادشاہوں کے نام اس طرح ہیں۔

کورش اعظم ۔کمبوجی ۔ دارا اوّل ۔ خشایارشا اوّل۔ اردشیر اوّل ۔ خشایارشا دومؑ ۔ دارا دومؑ ۔ اردشیر دومؑ ۔ اردشیر سومؑ دارا سومؑ ۔ہنحا منشی بادشاہوں نے اپنی سلطنت کو۔بہت وسعت دی اور نیک نامی اور شہرت حاصل کی ۔ وہ ہمیشہ یونانیوں سے برسرپیکار رہے ہیں ۔ مقدونیہ کے حکمران فیلکوس نے جو یونان کی متقامی ریاستوں کے حکمرانوں میں سے ایک تھا ۔ اپنے ہم سروں کو اپنے ساتھ متحد اور متفق بنایا ۔وہ چاہتا تھا کہ ہنحا منشیوں کی مملکت سے جنگ کا آغاز کرے ۔ مگر وہ خود ۳۳۷ سال قبل از مسیح میں یونان کی ایک متقامی جنگ میں مارا گیا ۔ اس کے بعد اس کے بیٹے سکندر نے اس کی جگہ سنبھال لی اور مقدونیہ کا بادشاہ بنا ۔ اور اس نے پارس سے جنگ شروع کی اور فتح و کامرانی حاصل کی۔

دارا سومؑ ہنحا منشی خاندان کا آخری بادشاہ شکست خوردگی

کی حالت میں ایک شہر سے دوسرے شہر کو فرار کی راہ اختیار کرلیتا ہے مگر اس کے تعاقب میں سکندر مقدونی بھی ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔ آخرکار اسکے (دارا کے) اُمراء اور مصاحبین اس سے تنگ آجاتے ہیں اور بیزار ہو جاتے ہیں۔ اسے قتل کر دیتے ہیں۔ تاکہ سکندر کے تعاقب سے نجات حاصل کر سکیں۔

اس طرح سکندر فارس کی سلطنت کو اپنی تصرف میں لاتا ہے اور خاندان ہخا منشی کی حکومت کا خاتمہ ہو جاتا ہے

سکندر مقدونی کی آمد کا بیان

جب سکندر اپنے والد فیلکوس کی وفات کے بعد مقدونیہ کی حکومت کے تخت پر بیٹھا جو یونان کی ایک ریاست تھی۔ سکندر نے قرب و جوار کے ممالک کو اپنے تصرف میں لایا اور اپنا ہمنوا بنایا اور سال ۳۳۴ قبل از مسیح میں فارس کا رخ کیا اور اپنے تاخت و تاز کا آغاز کیا۔

ہنحامنشی بادشاہ دارا کو پے در پے شکست دیکر مملکت ہند کی سرحد تک جا پہنچا اور ہندوستان میں داخل ہوا۔ اور پنجاب کے علاقے پر قبضہ کیا اور چاہتا تھا کہ آگے بڑھے اور ہندوستان کے دیگر علاقوں پر قبضہ جمائے مگر اس وقت اس کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی کیونکہ اس کی فوج طویل مسافتیں طے کر کے پے در پے لڑائیاں لڑ کر بیزار ہو چکی تھی۔ آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔

ناچار سکندر مقدونی اپنے وطن کی طرف واپس ہوا۔ اور مکران اور توران کی راہ سے فارس پہنچا اور بابل میں داخل ہوا۔

بابل میں بیماری میں مبتلا ہوا اور اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ اپنی وسیع سلطنت جسے اپنی تصرف میں لایا تھا بغیر سربراہ کے چھوڑ گیا اور عین شباب میں مر گیا۔

سکندر کی سلطنت کی تقسیم ہونیکا بیان

سکندر کی ناگہانی موت سے اس کے فوجی امراء میں جھگڑا ہوا۔ کیونکہ اس کے تخت کا کوئی وارث نہ تھا۔ یہ جھگڑا طویل مدت تک جاری رہا۔ فوجی جرنیلوں نے آپسمیں شدید جنگیں لڑیں اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اس کی وسیع سلطنت کو آپس میں بانٹ لیں۔ سلطنت کا مشرقی حصہ جو مادستان و پارس۔ توران و مکران اور زابلستان و کابلستان کے خطوں پر مشتمل تھا۔ امیر لشکر سلوکس کو ملا۔ سلوکس نے اس مملکت کی باگ ڈور سال ۳۱۲ قبل از مسیح ہاتھ میں لی۔ کافی مدت تک اس پر حکمران رہا۔

براہوئی کردوں کی توران میں حکومت کا بیان

جب آٹھ سو پچاس (۸۵۰) سال قبل مسیح میں کردوں کے امیر کیقباد نے مادستان و پارس کی حکومت تشکیل دی۔ چونکہ اس نے یہ مملکت اپنے کردوں کے شمشیر زن بازو کی قوت سے حاصل کی تھی۔ اسوجہ سے کیقباد نے بہادر اور سرفروش کرد قبائل کو دور افتادہ علاقوں میں جو دیگر حکومت کی سرحدوں کے قریب تھے منتقل کیا۔ تاکہ اپنی سلطنت کی سرحدوں کی حفاظت تسلی سے کر سکیں اور ہر طرف سے دشمن کی مداخلت کا فوری طور پر دفاع کر سکیں۔

اور اس کی سلطنت اسطرح کی زیاں کاریوں سے محفوظ رہے اور دشمن نابود ہو جائیں۔ کیقباد نے ماد قبائل کو اپنی سلطنت کے اطراف میں پھیلا دیا۔

پارتاسی قبیلہ کو بحیرۂ خضر کے ساحل کو منتقل کیا اور وہاں انکو بسایا۔ بوز قبیلہ اس کے حکم سے ہمدان کے علاقے میں اقامت کرنے لگے۔ طائفہ استرد شات سمرقند اور خوارزم میں بسنے لگے۔

اور قبیلہ آری زانت نے آذربائیجان کو اپنا مسکن بنایا۔

اور بودی طائفہ جو ۲ دو قبیلوں پر مشتمل تھا یعنی براخوئی اور زنگہ

جنوب مغرب کی جانب علاقہ سندان اور توران و مکران کے علاقوں میں جانشین ہوئے ۔ کردوں کے تین اور طائفے جو ادرگانی ،ماملی اور کرمانی کے نام سے موسوم تھے ۔ مکران میں داخل ہوئے اور وہاں بس گئے ۔

کیقباد نے شاہِ توران افراسیاب کو شکست دینے اور اسکی سلطنت کے زوال کے بعد اس مملکت کے بیشتر صوبوں کو اپنا زیرِنگیں لایا ۔ اور کردوں کو وہاں آباد کیا ۔ جب براخوئی کرد توران میں اور ادرگانی ماملی اور کرمانی کرد مکران منتقل ہو کر بسنے لگے

اسوقت براخوئی کردوں کے آٹھ طائفے جو براخم کوچک کے بیٹوں کی اولاد پرمشتمل تھے ۔ کیکانی ، گورانی ، ساروني ، غزداری ، مشکانی ، ارمیلی ، بولانی ، گرنیشکانی

چونکہ کیکان براخم کوچک کا بڑا بیٹا تھا ۔ اس وجہ سے براخوئی کردوں کے طائفہ کی سربراہی اور سرداری کیکان کے خاندان کو دی گئی تھی ۔ جب ماد سلطنت کی تشکیل ہوئی اور توران کی امارت کیقباد کی جانب سے انہیں عطا ہوئی تب براخوئی کردوں کا امیرِ اعظم امیر کیکان کیکانی تھا ۔

میر میران امیر کیکان کے بارے میں

جب امیر کیکان نے توران کی امارت کے اختیارات کو سنبھالا۔ حکومتی انتظامات کو چلانے کے لئے ایک دیوان تشکیل دی۔ براخوی تمام قبائل کیکانی۔ گورانی۔ ساروتی۔ غزداری۔ مشکانی۔ ارمیلی۔ بولانی۔ گریشکالی کے سردار اس دیوان کے اراکین تھے۔ اور اسے دیوانِ بولک کہتے تھے۔

بادشاہ کیقباد کی مدد

کیقباد نے تخت پر بیٹھنے کے بعد چاہا کہ اپنی مملکت کو آشور سلاطین کی زیادتیوں سے نجات دے۔ وہ کلدانی بادشاہ "بلازیس" جو آشوریوں کی مداخلت سے دہشت زدہ ہوا تھا اس سے اتحاد کیا اِن دونوں بادشاہوں نے آشور سلطنت نینوا پر حملہ کے ارادے سے حرکت کی۔ جنگ کے شروع ہونے سے قبل یہ خبر اس نے (کیکان) سُنی ..ایک لشکر جو کیکانی، ادرگانی، کرمانی اور مالی کرد سربازوں پر مشتمل تھا۔ کیقباد کی مدد کیلئے بھیج دیا۔ یہ لشکر نینوا شہر کے باہر آشوری لشکر کے رُوبرو ہوا تین مرتبہ جنگ ہوئی۔ تینوں مرتبہ آشوری لشکر مغلوب ہوا۔

اور اسے شکست ہوئی ۔ کیقباد فتح ونصرت کے ساتھ واپس ہوا
ان کرد قبائل کے افراد توران ومکران واپس نہیں ہوئے
وہ کیقباد کے ہمرکاب مادستان گئے اور وہیں سکونت اختیار کی

مساتنگ اور کیکان قلعوں کی مرمت

تورانیوں اور مادیوں کے مابین جنگ کے دوران کیکان ، غزدار ، نغان مساتنگ ، گل گلا کے قلعے معدوم ہوئے تھے ۔ انکی مرمت کر کے تعمیر کیا۔ کیونکہ قوت کا راز مضبوط قلعوں کے دفاع میں ہے ۔

قلعوں کی مرمت کے بعد امیر کیکان نے سر پا زدوں کو نہیں بٹھایا ۔ امیر کیکان ماد کرد بادشاہ کیقباد کا ہم عصر تھا اور یہ براخوئی کرد قبائل کے سردار امیر گوران گورانی ۔ امیر زاخو ساروئی ۔ امیر مہران غزداری ۔ امیر مشکان مشکانی ۔ امیر ارمیل ارمیلی ۔ امیر بولان بولانی ۔ امیر زین گرشکانی ۔ امیر کیکان کے ہم عصر تھے ۔

میر میران امیر زوراک کے بارے میں

امیر کیکان کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر زوراک مسندِ امیری پر بیٹھا ۔ یہ امیر نہایت دانا اور ہوشیار تھا امورِ مملکت کے انتظام کاری میں بہت یکتا تھا ۔ جب توران کی حکومت اس کے ہاتھ آئی ۔ توران کے صوبوں میں کارگذاری کو بہتر سرانجام دینے کیلئے اس نے توران کے اطراف اور دور دراز علاقوں تک ۔ براخوئی کرد قبائل کو پھیلایا تاکہ یہ براخوئی کرد قبائل زراعت میں مشغول رہیں اور توران کے عوام آسودہ ہو جائیں ۔

توران کے صوبوں کی تقسیم

توران کا وہ شمالی علاقہ جو بنجبیر کے نام سے موسوم تھا اسے کیکانی اور گورانی قبائل کو دیا کہ انکی سکونت کے بعد اس علاقے کا نام کیکانان مشہور ہوا ۔ اور توران کا وسطی علاقہ جو کوہیار کے نام سے مشہور تھا ۔ اسے غزداری ۔ ساروانی ۔ گریشکانی مشکانی قبائل کے حوالہ کیا اور انکی سکونت کے بعد کوہیار کا شہر غزدار کے نام سے موسوم ہوا ۔ جنوبی توران کا علاقہ جو سنار بیل کے نام سے معروف تھا ۔ اسے ارمیلی قبیلہ کو عطا کیا گیا ۔

رفتہ رفتہ یہ علاقہ ارمیل قبیلہ کی سکونت کی وجہ سے

ارمابیل کے نام سے موسوم ہو کر شہرت حاصل کی اور درزنگان

کا درہ جو کیکانان کے کوہستان میں ایک تنگ گھاٹی تھی۔

اسے اس نے قبیلہ بولانی کو مرحمت کیا۔ جو بولانی قبیلہ کی سکونت

کے بعد درزنگان کے نام کی بجائے بولان کے نام سے موسوم ہوا۔

کیقباد بادشاہ کی وفات

امیر زوراک کے دورِ حکمرانی میں مادستان و فارس

کا بادشاہ کیقباد نے سات سو اناسٹھ (۷۵۹) قبل از مسیح

میں وفات پائی۔ اس نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے چھوڑے۔

کیکاؤس۔ کیاپود۔ کیاشہر۔ کیارمین۔ کیابشین۔ سلطنت

کے اُمراء و اراکین نے اس کے بڑے بیٹے کیکاؤس کو تخت پر بٹھایا

سندان کے حکمران کا توران پر حملہ اور شکست

سندان کے فرمانروا سنگھار نے اچانک درہ درزنگان سے

شمالی توران کے علاقہ کیکان پر یلغار کی۔ براخوئی کردوں کے

لشکر نے آدھے راستے پر درہ درزنگان پر دشمن کی راہ روک

لی اور انہیں آگے بڑھنے نہ دیا۔ سخت جنگ کے بعد دشمن کو

شکست ہوئی۔ تمام کو تلوار کے گھاٹ اتار کر قتل کیا۔ جو ان میں سے بچ نکلے انہوں نے راہ فرار اختیار کی۔

پہلوان رستم کے بارے میں

راویوں کی روایت ہے کہ رستم پہلوان امیر کیکان اور امیر زوراک کا ہم دور ہوا ہے۔ اسکا باپ زال اور دادا سام زابلستان کے امیر ہوئے ہیں۔ اور رستم پہلوان کے توران کے بادشاہ افراسیاب سے ابتداء میں دوستانہ مراسم تھے۔

سلطنت مادستان و فارس کے ابتدائی دور میں اس نے افراسیاب کی حمایت کرکے مادستان کے بادشاہ کیقباد کے خلاف لڑا ہے۔ رستم کا باپ زال اپنے دور میں کیقباد کے ہاتھوں شکست کھا کر افراسیاب کی پناہ میں گیا تھا اور اسکا بیٹا رستم چند مدت تک افراسیاب کا ہمرکاب رہا ہے۔ انکے قیام کے دوران افراسیاب ان سے ناراض ہو جاتا ہے تب زال کیقباد کی جانب منہ پھیر لیتا ہے اور اسے اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ توران و مادستان کے مابین آخری جنگ میں زال کیقباد کی حمایت کرتا ہے اور تورانی لشکر سے لڑتا ہے۔ مملکت

توران کو اس جنگ میں شکست ہوتی ہے ۔ کیقباد ماد بادشاہ خوش ہوتا ہے اور زابلستان میں اسکی موروثی حکومت اسے واگزار کرلیتا ہے ۔

امیر سنداں کی دوسری مرتبہ حملہ آوری

امیر سنداں سنگھار موسنداں نے اپنی پہلی شکست سے نصیحت حاصل نہیں کی ۔ دوسری مرتبہ سرزمین توران پر حملہ کیا ۔ اس مرتبہ جالیران کے درہ سے توران میں داخل ہوتا ہے اور وادی جالیران میں براخوئی کردوں اور جدگال لشکر میں سخت لڑائی ہوتی ہے اور ایک شدید جنگ واقع ہوتی ہے ۔ بالآخر دست بدست لڑائی ہوتی ہے ۔ امیر زوراک ، امیر سنگھار کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے اور اس کا سر قلم کردیتا ہے اور اپنے نیزے پہ اسے اوپر اٹھاتا ہے ۔

جب دشمن لشکری اپنے امیر کے کٹے ہوئے سر کو دیکھ لیتے ہیں ۔ بد دل ہو جاتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں ۔ دشمن کی فوج کے بیشتر سپاہی لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں ۔

امیر زوراک کی وفات

امیر زوراک مادستان کے مادکرد بادشاہ کیقباد کا ہم
عصر تھا۔ امیر زوراک نے کیقباد کی وفات کے چند روز بعد
وفات پائی۔ براخوئی دیگر قبائل کے یہ سردار امیر کرہ جک گورا
امیر سلاوز ساردنی، امیر کیتون غزداری، امیر مرداس منگالی
امیر منشکان ارمیلی، امیر باجل لولانی، امیر تادی گریشکانی۔ امیر
زوراک کیکانی اور بادشاہ کیقباد کے ہم عصر ہوئے ہیں۔

میر میران امیر وشتاب کے بارے میں

امیر زوراک نے چوالیس ۴۴ سال حکومت کی۔ اس کی وفات
کے بعد اس کا بیٹا وشتاب توران کی مسند پر بیٹھا۔ وشتاب
نیک انسان، نیک طبع اور نیک خصال تھا۔ اس نے عدل و
انصاف کو اپنا شیوہ بنایا تھا۔ لوگوں سے اس نے بڑی نیکوکاری
کی۔ اس نے تمام عمر کردوں کی خدمت میں گذاری۔ پینتالیس ۴۵ سال
اس نے حکومت کی۔ وہ مادستان کے بادشاہ کیکاوس کا ہم عصر
تھا اور براخوئی کردوں کے یہ سردار امیر شادین گورانی، امیر شاگین

سارونی ، امیر کاشک غزداری ، امیر کرہ جک مشکانی ، امیر خمان
ارمیلی ، امیر پوران بولانی ، امیر زیدان گرشیکانی ، اس کے ہم
نسل ، ہم پلہ ، ہمدم اور ہم عصر ہوتے ہیں ۔

میر میران امیر زگرین کے بارے میں

وشتاب کی وفات کے بعد براخوئی کردوں کے سرداروں
نے توران کے میر میران کے منصب پر وشتاب کے بیٹے امیر
زگرین کو بٹھایا ۔ اس کے دور میں مادستان کے بادشاہ کیکاؤس
بغیر اولادِ نرینہ کے اس دنیا سے چل بسا ۔ کردوں میں مادستان
کے بادشاہ کے انتخاب میں اختلاف پیدا ہوا ۔ کرد قبائل الجھن
میں پڑ گئے ۔ کیونکہ کیکاؤس کی وفات کے بعد دو شخص کیکاؤس
کا داماد لراسپ اور فریبرز کا بیٹا توس بر قیدِ حیات تھے
کردشمش و پیچ میں پڑ گئے کہ دو میں سے کس کو
سلطنت کی سربراہی کیلئے منتخب کریں ۔ لہراسپ کیقباد کا
پوتا اور کیکاؤس کا داماد تھا ۔ وہ آزمودہ کار نہ تھا ۔
سلطنت کے تدابیر سے ناواقف تھا اس لئے اکثریت کو
قبول نہ تھا ۔ فریبرز کا بیٹا توس جو دانا اور ہشیار اور سیاست

مدار تھا۔ اسے سلطنت کی سربراہی کیلئے منتخب کریں۔ چونکہ
لہراسپ وراثت کی رو سے اپنے کو زیادہ حقدار سمجھتا تھا
توس کی حکمرانی کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔

کردوں نے انکے مابین مصالحت کرادی۔ اور فیصلہ کیا
کہ باختر اور کابلستان کے صوبے لہراسپ کو دیئے جائیں
جب ان دو صوبوں کی حکومت اس کے سپرد کی گئی
ان کے مابین جھگڑا ختم ہوا۔ جب لہراسپ فوت ہوا۔ تو
ان دو صوبوں کی حکومت وراثت کے لحاظ سے دوبارہ
توس کے پاس آگئی۔

اس جھگڑے میں توران کے براخوئی کردوں اور ادرگالی
مالی اور کرمانی مکران کے کردوں نے توس کی بادشاہی کی
طرفداری اور حمایت کی اور لہراسپ سے کچھ بھی سروکار
نہیں رکھا۔

حاکم سندان کی توران پر یورش

امیر زگرین کی مسند پر بیٹھنے سے نصف صدی پہلے۔ امیر سنگھار موسیدان نے توران پر حملہ کیا تھا اور جنگ کے دوران اسے خفت آمیز شکست ہوئی تھی۔ وہ بھاگ گیا تھا۔ اس کا پوتا ماتان کی خواہش تھی کہ امیر زگرین کے دور میں اپنے دادے کی خفت کے اس داغ کو دھو ڈالے۔ اور اس کی شکست کا بدلہ لے۔ اس مقصد کیلئے ماتان نے نہایت راز داری سے کام لیتے ہوئے جنگ کی ٹھان لی۔

اس اثناء میں براخوئیؑ کردوں کے مخبر جو توران کی سرحدوں پر متعین تھے امیر ذگرین کو اس کی اطلاع کر دی۔ امیر ذگرین نے کرد قبائل کے سرداروں سے مشورہ کیا۔ اس نے توران کے ان علاقوں اور سرحدوں پر جو سند سے ملحق تھے ان میں کرد جانبازوں کو چھپا دیا اور اس نقل وحمل کو پوشیدہ رکھا۔ کہ کرد جنگ وجدل کی نیت سے علاقوں میں منتشر ہوئے ہیں۔

فوجی کمانڈروں اور آزمودہ کار تیر اندازوں کو دونوں کے مورچوں میں بٹھا دیا گیا۔ اور اس جنگی تدبیر سے کام لیا کہ جب سندان کی

کی فوج توران کی سرزمین میں داخل ہوں تو کرد بھاگ جائیں
تاکہ دشمن کو یہ گمان ہو کہ کردوں کو شکست ہوئی اور وہ تسلی
سے ملک کے اندر داخل ہوں ۔ اور اسطرح انکو گھیرے میں لینا
آسان ہوگا۔ آخر مسیح کی ولادت سے سات سو سال پہلے موسم
گرما میں ماتان اپنی فوج کے ساتھ سرزمین توران پر حملہ کیا۔

کردوں کے لشکر نے اپنے کو پیچھے ہٹایا۔ کردوں کا یہ
بہانہ کامیاب ہوا ۔ اور دشمن کے سپاہیوں کو دھوکہ ہوا ۔ اور انہوں
نے کردوں کا پیچھا کیا۔ یہانتک کہ کوہستان میں داخل ہوئے۔

براخوئی کرد پلٹ کر جدگالوں پر ٹڈی اور چیونٹیوں کی طرح
حملہ آور ہوئے اور ہر جگہ انہیں گھیر لیا۔ ماتان کو اسکے تمام جانثاروں
کے ہمراہ قتل کیا ۔ اور اس کا بیٹا جو ارمابیل کے نواح میں مصروف
جنگ تھا ۔ اس بری خبر کو سن کر بدحواسی میں سندان کا رخ کیا۔

مگر امیر کلاجک ارمیلی ، امیر سابول سارونی اور امیر کیچان
عزداری نے اس کی راہ فرار کو روک لیا۔ چونکہ اس کی قسمت میں
زندہ رہنا تھا ۔ ماتاں کا بیٹا نبگان اپنے چند جانثاروں کے ساتھ
زخمی حالت میں فرار میں کامیاب ہوا ۔ اور اپنے ملک سلامتی سے پہنچا
اس سخت اور مشکل جنگ کے بعد براخوئی کردوں کی بہادری

جرأت اور مردانگی کا خوف سندان کے حکمرانوں پر ایسا طاری ہوا کہ آئندہ کے ادوار میں کردوں سے جنگ جوئی کا ارادہ ترک کیا۔ اور ان سے دوستانہ مراسم پیدا کیا۔ جس کے نتیجے میں کردوں اور جدگالوں کے مابین آمد و رفت اور لین دین کی صورت پیدا ہونا شروع ہوئی۔

امیر ذگرین کی وفات

پینتیس ۳۵ سال کی مجاہدانہ زندگی گذارنے کے بعد امیر ذگرین اس دنیائے فانی سے رخت سفر باندھ لیا۔ وہ توس جو گجنرو کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے کا ہم عصر تھا

براخوئی کرد قبائل کے دوسرے سردار امیر کاش گورانی۔ امیر سابول ساردنی، امیر کبچان غزداری، امیر گلباک منشکانی امیر کلاجک ارمیلی، امیر تمان بولانی، امیر بروش گریشکانی اس کے ہم عصر تھے۔

میرِمیران زیبار کے بارے میں

امیر زگرین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر زیبار توران کے تخت امارت پر بیٹھا ۔ زیبار دانا ، زیرک ، مضبوط اور چست شخص تھا ۔ جنگی فن میں مہارت رکھتا تھا ۔ توران اور سندان کے مابین گذشتہ جو جنگیں ہوئی تھیں وہ چاہتا تھا کہ پھر ایسی جنگیں نہ ہوں اور تورانی کردوں کی ملت حملہ آوروں کی اس قسم کی زیادتیوں سے ہمیشہ امن و امان میں رہے ۔ اس نے اس مقصد کیلئے مشرقی توران کی سرحد جو سندان کی حکومت سے متصل تھی ، اس کی حدود میں سرائے اور منزل گاہیں تعمیر کئے اور امیر کرد جانبازوں کو بٹھایا ۔ جو دن رات پہرہ دیتے تھے اور ہر وقت پاسبانی کرتے تھے ۔

مادستان کے بادشاہ توس (جو کیخسرو) کی وفات

امیر زیبار کے دورِ حکومت میں مادستان و پارس کے بادشاہ توس نے اس دارِ فانی کو الوداع کیا ۔ اس کے بیٹے فریبرز کو سلطنت کی مسند پر بٹھایا گیا ۔

کیکان میں زوراک کی عبادت گاہ کی تعمیر

جب امیر زیبار توران کا میر میران تھا۔ اسوقت فریبرز مادستان و پارس کا بادشاہ تھا۔ وہ نہایت دور اندیش، دوربین تھا۔ سمجھ اور باتدبیر تھا۔ اسے اپنے دین سے دلچسپی تھی

اس نے زرتشتی آئین کے مرکز کو جو اس کی فرمانروائی کے دور تک بلخ میں تھا اسے دارالسلطنت مادستان اکباتانہ منتقل کیا اور زرتشتی عبادت گاہ کے انتقال کی اس یادآوری میں امیر زیبار نے توران کے پایۂ تخت شہر کیکان میں پہلی عبادت گاہ تعمیر کی۔ شہر کیکان کے جنوب میں شہر کیکان سے پانچ فرسنگ کے فاصلے پر ایک پہاڑی سلسلہ ہے جس کا نام زاوک ہے۔ اس کی سب سے اونچی چوٹی پر عبادت گاہ تعمیر کی۔ اور اس عبادت کا نام "زوراک" رکھا۔ کردی زبان میں طاقتور اور مضبوط کو کہتے ہیں۔

امیر زیبار کا جاں بحق ہونا

امیر زیبار جشن نوروز کے سلسلہ میں غزدار گیا تھا۔ اس جشن میں نیزہ بازی کے غیغاتج کے دوران گھوڑے سے نیچے گرا اور جاں بحق ہوا۔ امیر موصوف کی تدفین کے بعد اس کے بیٹے براخم پرستار

امارت باندھا گیا اور یہ براخوئی کرد قبائلی سردار ۔ امیر راہین گورانی امیر سورچین سارونی ، امیر مانور غزداری ، امیر توراب مشکانی ، امیر کرمان ارمیلی ، امیر کیتون بولانی اور امیر بازو گریشکانی زیبار کے ہم عصر تھے ۔

میر میران امیر براخم کے بارے میں

امیر براخم اپنے والد کی وفات کے بعد توران کی امارت کی مسند پر بیٹھا ۔ کردوں سے اسے محبت تھی ۔ اور چاہتا تھا حکومت کا ہر معاملہ اس کی نگاہ درشت میں رہے ۔ اس مقصد کیلئے وہ ہمیشہ سفر میں رہتا تھا اور توران کے صوبوں کا کونہ کونہ معائنہ کرتا تھا ۔ کردوں کی خبرگیری کر کے انکی حاجت روائی کرتا تھا ۔

چونکہ وہ دین دوست اور یزداں پرست آدمی تھا ۔ اپنے مذہب کی تبلیغ بھی کرتا تھا ۔ تاکہ لوگ دین کی راہ سے بھٹک نہ جائیں ۔

غزدار میں حلوان عبادت گاہ کی تعمیر

دین کی پرستش کو تقویت دینے کی غرض سے غزدار میں شہر کے جنوب میں واقع پہاڑ کی چوٹی پر ایک عبادت گاہ تعمیر کی۔ اس کا نام حلوان رکھا گیا۔ کردی زبان میں حلوان کے معنی خوش آئند کے ہیں۔ اس وجہ سے یہ پہاڑی سلسلہ حلوان کے نام سے مشہور ہوئی۔

مادستان کے بادشاہ فریرز کا جنگ آشور میں مارا جانا

چھ سو پچیس ۶۲۵ سال قبل از مسیح میں فریبرز نے ایک جانب سے دریائے جیحون سے لیکر دوسری جانب ہند تک اپنی سلطنت کو توسیع دی تھی۔ ازاں بعد ایک بڑا لشکر لیکر جو مختلف قبائل پر مشتمل تھا۔ آشوریوں پر حملہ کیا۔ اور جنگ میں مارا گیا۔

اس کے لشکر کو شکست ہوئی اس ڈر سے کہ اس ناگفتہ بہ صورت میں ماد و پارس کی مملکت آشوریوں کے ہاتھ نہ لگے جلدی سے دوسری مرتبہ گرد قبائل یکجا ہوئے اس کے بیٹے کو جس کا نام اکسار

تھا۔ تخت پر بٹھایا

براخوئی اور ادرگانی کرد قبائل کی ملّی جنگوں سے ترخیص

جس وقت توس مادستان و پارس کے تخت پر بیٹھا۔ اس نے توران کے براخوئی اور مکران کے ادرگانی، مالمی اور کرمانی کرد قبائل کو قومی جنگوں میں حرکت نہ کرنے کی اجازت دے دی۔ اسکا سبب یہ تھا کہ ان کے صوبے دارالحکومت سے بہت دور تھے۔ اور توران و مکران کے کرد مشرقی سرحدوں کی حفاظت کے ذمہ دار تھے ان کی اپنے صوبوں سے غیر حاضر ہونے کی صورت میں بیرونی حملوں کا خطرہ تھا۔ اس وجہ سے وہ انکو قومی جنگوں میں شرکت کرنے کی اجازت نہ دی۔

کواکسار کا بادشاہ ہونا

فریبرز کے مارے جانے کے بعد اس کا بیٹا کواکسار مادستان و پارس کے تخت پر بیٹھا۔ اس بادشاہ کو اپنے باپ سے جو ورثہ ملا تھا۔ وہی آشور سے انتقام لینا تھا۔ لہذا کواکسار نے اپنی فوجوں کی تیاری شروع کی۔

آشوریوں سے کواکسار کا انتقام لینا

ایک بڑا لشکر تیار کرنے کے بعد اس نے باپ کا انتقام لینے کیلئے اس نے مملکت آشور پر حملہ کیا۔ مقابلہ کے باوجود انہیں سخت شکست دی اور نینوا کے شہر کا محاصرہ کیا۔ آشور کا بادشاہ شارا کو چونکہ مقابلہ کی صورت نہ پاکر اس نے آگ روشن کردی۔ خود اپنے کو اور اپنے خاندان کو آگ کے حوالہ کیا۔

مادستان کی سرزمین پرسیتیوں کا حملہ

کواکسار، آشور کی جنگ میں بین النہرین میں مصروف تھا اسے خبر ہوئی کہ سیتیوں نے سرزمین مادستان پر حملہ کیا ہے۔ اور وہ قفقاز کے پہاڑی سلسلوں کو عبور کرکے شمالی مادستان کے نواح میں داخل ہوئے ہیں اور بے پناہ کشت وخون شروع کردیا ہے۔ کواکسار نے مجبوراً آشور کی جنگ سے ہاتھ کھینچ لئے اور اپنی مملکت کی حفاظت کیلئے لوٹا۔

دریائے اورومیہ کے شمال میں ایک زبردست جنگ سیتیوں سے لڑتا ہے مقابلہ کی تاب نہ لاکر اس نے سمجھوتہ کیا۔ مادستان اور قرب وجوار کی ولایات سیتیوں کی لوٹ مار اور زیاں کاریوں کے

کی آماجگاہ بنا۔ یہاں تک کہ کواکسار نے ایک منصوبہ اختیار

سے کام لیا۔ ایک سرکاری ضیافت کی۔ اور انہیں اسقدر شراب

پلایا کہ وہ بدمست ہوئے اور اس حالت میں سیتی امراء کو

قتل کرا دیا۔ اور بقیہ کو مملکت مادستان سے نکال باہر کیا۔

امیر براخم کی وفات

امیر براخم نے چوالیس ۴۴ سال حکومت کی اور اس دنیا سے

کوچ کیا۔ اور جان آفرین کو جان سپرد کی برخوئی کردوں کے یہ

قبائل امیر بوغار گورانی، امیر مانی ساروئی، امیر کادر عزداری۔ امیر

مانور مشکانی۔ امیر گوران ارمیلی، امیر ترمات بولانی، اور امیر تاپین گرینگانی

اس کے ہم عصر تھے۔

میر میران امیر گوران کے بارے میں

امیر گوران اپنے والد کی وفات کے بعد توران کی امارت کی

مسند پر بیٹھا۔ اور امارت کا نظام عدل و انصاف سے چلایا۔ وہ

نیک آدمی تھا۔ ہر کسی سے نیکی کی۔ اسکی فرمانروائی کے دوران مادستان کا

بادشاہ کواکسار نے وفات پائی۔

ازدیاک کا بادشاہ ہونا

کواکسار کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ازدیاک مادستان کے تخت پر بیٹھا ۔ یہ بادشاہ ایک نالائق شخص تھا۔ ایک وسیع سلطنت کو جو اسے ورثے میں ملی تھی ۔ اسے چلا نہ سکا ۔اس کی زندگی کی بنیاد عیش ، فضولیات اور شراب نوشی پر تھی ۔ وہ رزم پر بزم کو ترجیح دیتا تھا ۔ اور اپنا شیوہ مردم آزاری کو بنایا تھا اس وجہ سے لوگ اس سے ناخوش اور دل رنج ہوئے ۔

آزدیاک کی تخت سے معزولی

مادستان کی مملکت جو کواکسار کے اچھے اقدامات کی وجہ سے شوکت و اقتدار کی حد کو پہنچی تھیں ۔وہ رو بہ زوال ہوئی ۔ آزدیاک کی بادشاہی میں ایسا اور کوئی باقی نہ تھا ۔جو مملکت مادستان کو جنبش میں لاسکتا ۔ ماد حکومت کے بڑے اور اہم لوگ سب ناز و نعمت میں مگن تھے ۔ لوگوں کی ترقی اور آسائش بادشاہ کو ناگوار تھی ۔ اس وجہ سے بادشاہ کے شخصی ظلم نے آہستہ آہستہ شدت اختیار کی حکومت کے روابط عوام سے سرد مہری کا شکار ہوئے ۔ ان

حالات کے دوران آزدیاک کا وزیر جس کا نام ارپاک تھا ۔ کرد
امیروں اور سرداروں سے ملا اور انہیں ایک خاص مجلس میں بلانے
کا اہتمام کیا۔ تاکہ ازدیاک کو معزول کیا جائے ۔ ان سے مشورہ کیا
تاکہ پارس کے بادشاہ چشپش دوئم کے بیٹے کورش کو جو
آزدیاک کا بھانجا تھا ۔ کو پوشیدہ ایک خط لکھا اور ایک رازدار
قاصد کے ذریعہ حکومت پارس کے مرکز پاسا گارد بھیجا ۔ اسے دعوت
دی کہ وہ مختصر لشکر لیکر اکباتانا کے قریب پہنچ جائے ۔ تاکہ ماد لشکر
اپنے سپہ سالاروں کے ساتھ مل جائے ۔ اس خط کو پڑھنے کے بعد
کورش اپنے لشکر اور سپہ سالاروں کے ہمراہ اکباتانہ روانہ ہوا ۔

آزداک کی کورش سے لڑائی

جب آزدیاک نے یہ خبر سنی ۔ آزدیاک نے کورش کی سرکوبی کیلئے
ارپاک کی سرکردگی میں ایک بڑی فوج بھیجی ۔ ارپاک دوسرے حملے
میں اسے مغلوب بناتا ہے اور ماد لشکر کے ہمراہ کورش سے مل جاتا
ہے اس غیر متوقع حالات کو دیکھ کر آزدیاک خشمناک ہو جاتا ہے ۔
اور انتظار کئے بغیر ذاتی طور پہ ایک اور لشکر لیکر کورش کی جانب
روانہ ہوتا ہے جنگ کی ابتدا میں اسے شکست ہوئی اور وہ خود

اکباتانہ پہنچاتا ہے اور محصور ہو جاتا ہے بالآخر کورش کی فوج اکباتانہ میں داخل ہوئی اور اسے گرفتار کیا۔ اور سلطنت مادستان کا خاتمہ ہوا۔

کورش کا تمام کردوں سے سلوک

اکباتانہ کا پایہ تخت مادستان کو قبضہ میں لینے کے بعد کورش نے اپنی بادشاہت کو قائم کیا۔ کورش نے صلہ رحمی کا راستہ اختیار کیا۔ ازدیاک کے خاندان کو نوازا۔ چونکہ والد کی طرف سے کردوں کے ساتھ اس کا خونی رشتہ تھا۔ اس نے ماد شہزادوں کو اپنی فوج میں اعلیٰ عہدے دیئے۔ اور آریتما جو آزدیاک کا داماد تھا اس کی بیٹی سپنوی جو رشتہ میں کورش کی خالہ زاد تھی۔ اس سے شادی کی۔ سلطنت مادستان کا نظام جیسے پہلے تھا اسے پہلی حالت میں باقی رکھا۔ تاکہ کردوں اور پارسیوں کے مابین غیریت اور بیگانگی پیدا نہ ہو۔

جہاں کہیں کرد سردار اور امراء تھے انکو نوازا اور انہیں ترقیاں دیں۔ اس طرح براخوئی کردوں کی امارت توران میں اور گکان کردوں کی امارت مکران میں برقرار رہی اور جہاں کرد اعلیٰ عہدوں

پر تھے بدستور اسی طرح رہے اور کورش کو جو مملکت ماد و
اس کا نام مملکت مادستان و پارس رکھا اور اس کے نام
کوئی تبدیلی نہ کی۔

امیر گوران کی وفات

امیر گوران کی حکمرانی کے وقت ماد و پارس کی بادشاہت
خاندان ماد سے خاندان ہخا منشی کو منتقل ہوئی۔ اور کورش ماد
و پارس کی سلطنت کے تخت پر جلوہ افروز ہوا اس کی تخت نشینی
کے چند ماہ بعد امیر گوران رحلت کر گئے

براخوئی کرد قبائلی سردار امیر راسن گوراقی، امیر شوہان سارونی
امیر جہران عنزداری، امیر بیکر مشکانی، امیر کوساد ارمیلی، امیر حکار
بولانی اور امیر خیزان گریشکانی اس کے ہم عصر تھے۔

پارسی قبائل کے بارے میں

روایت کی رو سے فارسی قبائل کے نام اسطرح ہیں۔ پارسا
گرد، سارائین (مارانی)۔ مارسپین (ماسپانی)، پانشیانی، درسیانی (دروز
دروپیکی، گرمانی (ژرمنانی)، ماردی (امردی) دائی (دارانی)
یہ چھ طائفہ پارساگرد، مارانین، مارسپین، پانشیانی

دروسیانی ۔ گرمانی شہروں میں رہتے تھے اور طائف دروپکی
ساگارتی ، ماردی ۔ دائی خانہ بدوش تھے ۔ شہر میں رہنے والے
طائفوں میں پارساگرد و مارافین و مارسپین ۔ پارسیوں کے ممتاز
قبائل میں سے تھے ۔ ان کے اُمراء اور سرداران تمام متذکرہ بالا
طائفوں پر جو انکے ماتحت تھے حکمرانی کرتے رہے ہیں ۔

ہخامنشی طبقہ کے بارے میں

پارساگرد ۔ مارافین اور مارسپین قبائل پارسیوں کے حکمران
تھے ۔ ہخامنشی پارساگرد قبیلے کی ایک شاخ ہے ۔ اس
قبیلے کی شاخ کے امیر کورش نے ماد و پارس میں ہخامنشیوں کی حکمرانی
کی بنیاد رکھی ۔ اس کا دادا ہخامنشی پارساگرد قبیلہ کا سردار تھا
اس نے پارسی قبائل کو یکجا کر کے منظم کیا اور پارس میں اپنی
حکمرانی کی بنیاد رکھ دی اور پارساگرد کے نام سے مشہور ایک شہر
تعمیر کیا ۔ اور اسے اپنی حکومت کا پایہ تخت بنا دیا ۔

اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا چشن پیش ، اسکا بیٹا کمبوجی
اول ، اس کا بیٹا کورش اول ، اس کے بعد اس کا بیٹا چشن پیش ثانی فارس
میں حکمران رہے ۔ چشن پیش ثانی کے دور میں آشوری بادشاہ آشور

ہی پال کے مملکت ایلم پر حملوں کی وجہ سے رو بہ زوال ہوا۔ اس
کی حکومت کا نظام کمزور ہوگیا تھا۔ اس وجہ سے چش پش اوّل
اس کے دارالخلافہ پر ایسا حملہ کیا کہ شہر پر قبضہ کیا۔ اور مملکت
ایلم پر اپنا تسلط جمایا۔ چش پش کے دو بیٹے تھے آریامان اور کورش
کورش مادستان پارس کے بادشاہ آزدیاک کی بیٹی کے بطن
سے تھا۔ جب چش پش موت و زیست کے مرض میں مبتلا تھا اس نے
پارس کی حکمرانی آریان کے حوالے کی۔ اور انشان کی حکومت کورش کے
سپرد کی۔ یہ دونوں مملکتیں مادستان کے بادشاہ کے باجگزار تھے
لیکن مادستان و پارس کے بادشاہ آزدیاک کی نالائقی کے
سبب کرد اُمراء سرداروں نے اسے تخت شاہی سے معزول کیا۔ اور اس کی
جگہ اس کے نواسے کورش کو بٹھایا۔ اسطرح مادستان و فارس پر
ہخامنشی خاندان کی حکمرانی ہوئی۔ چش پش ثانی کے دو بیٹوں کا
نسب نامہ اسطرح ہے

کورش اعظم چش پش ثانی کا بیٹا، کورش اول کا بیٹا
کمبوجی اول کا بیٹا۔ چش پش اول کا بیٹا ہخامنشی
دوسرے بیٹے کا نسب نامہ آریامان بیٹا چش پش ثانی بیٹا آرش
اول بیٹا کمبوجی اول بیٹا چش پش اول بیٹا ہخامنشی کا۔

بار دوئم !

توران میں براخوئی کردوں کی حکمرانی

ماد کردوں کے خاندان کے زوال کے بعد ماد کردوں اور پارسی قبائل کے بڑوں اور اُمراء نے مادستان و پارس کے بادشاہ آزدیاک کے نواسے کورش ہخامنشی کو بادشاہ بنا کر اسے تخت پر بٹھایا ۔ اس نے مادستان کے ماد کردوں کے سلطنتی نظام میں کوئی تبدیلی نہیں کی ۔ اور انہیں پہلی حالت میں برقرار رکھا ۔ اس طرح براخوئی کردوں کی حکومت توران میں اور ادرگانی کردوں کی حکومت مکران میں پہلے کی طرح قائم رہی ۔ اور ہخامنشی بادشاہوں کے زیر سایہ بار دوئم انکی حکمرانی کا سلسلہ شروع ہوا ۔

میر میراں امیر زرشان کے بارے میں

جب امیر گوران نے اس دنیا کو الوداع کہا۔ براخوئی کردوں کے سرداروں نے اس کے بیٹے کو امیری کی مسند پر بٹھایا۔ امیر گوران کے دو بیٹے تھے امیر زین اور زرشان۔ بڑا بیٹا امیر زین تھا جو اپنے والد کی زندگی میں ہی فوت ہوا تھا۔ امیر زرشان کو زراعت سے بڑی دلچسپی تھی

پانی کے بندوں کی تعمیر

چونکہ وہ چاہتا تھا کہ اپنے عوام کی بہتری کیلئے غیر آباد اراضیات کو آباد کرے اور پانی کے وسائل کو استعمال میں لائے اپنے بے آب و گیاہ دشتوں میں پانی کے کئی بند تعمیر کرائے۔ بارش کے پانی کو کام میں لایا گیا اور ان بندوں کے پانی کے وسائل سے اراضیات آباد کیے گئے۔ اس کے بعد توران میں آبپاشی کے اس طریقہ کار کا توران کی زراعت میں رواج ہوا۔ اور توران کے دہقان اس سے آسودہ حال ہوئے اور ان کے سرمائے میں اضافہ ہوا۔

سندان کے حکمران کا حملہ

ماد خاندان سے ہخنا منشی خاندان کو بادشاہت منتقل ہوئی اور یہ منتقلی حاکم سندان کے حملے کا سبب بنی۔ سندان کے حکمران امیر باگارم کا گمان تھا کہ منتقلی کی اس حالت میں جبکہ سلطنت کے امور ابھی مستحکم نہیں ہوئے ہیں۔ توران کی سلطنت پر تسلط کرنا آسان ہوگا۔ اس نے دور اندیشی سے کام نہ لے کر ارمابیل کی راہ سے توران پر چڑھائی کی۔ سرحدی محافظوں نے جو سرحدی قلعوں میں تھے ان کی پیش قدمی روک دی اور حاکم سندان کی چڑھائی کی خبر امیر زرشان کو پہنچادی۔ امیر موصوف کیکانی، غزداری، ارمیلی، سارونی اور مشکانی قبائلی مجاہدوں کے ہمراہ میدان جنگ میں داخل ہوا۔ اور چابکدستی سے حاکم سندان کے فوجی ٹھکانوں پر چڑھائی کی اور کرد تیر انداز دستوں نے ایسی تیر باری کی کہ سندان کا لشکر گھبراہٹ کی حالت میں راہ فرار اختیار کرگیا تیر باری ایسی شدید تھی کہ دشمن اپنا اسلحہ کا ذخیرہ اٹھا نہ سکا۔ کردوں کے ہاتھ اس جنگ میں بے شمار و بے حساب مال غنیمت آیا۔

کورش اعظم کی وفات

کورش نے تخت نشینی کے بعد سلطنت کو وسعت دینے کو اپنا شیوہ بنایا۔ اور اسے بہت وسعت دی۔ اور کورش اعظم کا لقب پایا۔ مشرقی صوبوں کی جنگوں میں مارا گیا۔

کمبوجی ہنخامنشی کا بادشاہ ہونا

کورش اعظم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا کمبوجی تخت پر بیٹھا۔ اور شورش زدہ صوبوں کو مطیع بنایا۔ وہ صرع مرض میں مبتلا تھا۔ اس وجہ سے بعض اوقات اس کا جبر اور تشدد انتہا کو پہنچتا۔ ازاں بعد وہ مصر کو فتح کرنے کیلئے مصر میں داخل ہوا اور اسے فتح کیا۔

کمبوجی کا اقدام خودکشی

جب کمبوجی مصر کو فتح کرنے کے بعد کامرانی و سرخروئی سے واپس ہوا اور سوریہ (شام) پہنچا۔ اس دوران اسے خبر ملی کہ ایک زرتشتی پیشوا نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا ہے اس بری خبر کے سننے سے وہ بہت غمگین ہوا چونکہ اسے صرع کی بیماری تھی اسکا ذہنی توازن بگڑ گیا اور اس نے خودکشی کرلی۔

امیر زرشان کی وفات

امیر زرشان نے اکیس ۲۱ سال حکومت کی ۔ وہ کورش اعظم اور کمبوجی کا ہم عصر تھا اور براخوئی کرد قبیلوں کے پیروشا ۔ امیر ناگان گورانی ۔ امیر یزمان سارونی ، امیر شیشار غزداری ، امیر گرگیں مشکانی ، امیر باہر ارمیلی ، امیر بوغا بولانی ، امیر سمبان گرلیتیکالف اس کے ہم عصر تھے ۔

میر میران امیر زوراک دوئم کے بیان میں

امیر زرشان کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر زوراک دوئم توران کے تخت پر بیٹھا ۔اسے باپ کی طرح زراعت سے دلچسپی تھی اس نے آبپاشی کے بندوں کی تعمیر کو جاری رکھا ۔جو بند انکے والد کے دور میں نامکمل رہ گئے تھے انہیں مکمل کرلیا ۔

حشر کے رسم کو رواج دینا

زوراک دوئم توران کا اعلیٰ امیر گذرا ہے جس نے اپنی امارت کے وقت حشر کے رسم کو رواج دیا ۔ اہم اور بہت بڑے کام اس رسم کی وجہ سے بہت جلد تکمیل کو پہنچے ۔ اس کے نتیجے میں سرزمین توران کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دشتوں میں لاتعداد بند

آب تعمیر ہوئے ۔ زراعت کو ترقی ملی ۔ اور توران کے باشندوں نے زیادہ سے زیادہ فصلیں حاصل کیں ۔ جس کی وجہ سے وہ آسودہ حال ہوئے ۔

رسم حشر کی تشریح

حشر فتح (یعنی زبر) سے بڑے گروہ کا معنی دیتا ہے ۔ ایسا کام جو لوگوں کی بہت بڑی تعداد سرانجام دے ۔ اسے حشر کہا جاتا ہے ۔ یعنی کام حشر کے ذریعہ تکمیل کو پہنچا ۔ اس طرح توران کی مملکت میں ہر شہر قصبہ دیہات میں لوگ اکھٹے ہوتے اور کام کو سرانجام دیتے ۔ اس طرح وقت کے گذرتے گذرتے یہ طریقہ کار حشر کے نام سے موسوم ہوا ۔

دارا اوّل ہخامنشی کا بادشاہ ہونا

کمبوجی کا کوئی بیٹا نہ تھا ۔ سلطنت کے اراکین نے دارا کو جو اریامان ہخامنشی کی اولاد سے تھا ۔ اسے تخت پر بٹھایا ۔ عقل ، کفایت شعاری اور عدل و انصاف میں مشہور تھا اور سیاست اور معاملہ فہمی میں بھی یکتا تھا ۔ اس نے اپنی قدرت اور عظمت کے کمال سے حکومت کی ۔ مملکت کی شان و شوکت

کو عروج پر پہنچایا ۔ وہ گوہات پیشوا جس نے ملک کے طول و عرض میں علم بغاوت بلند کر رکھا تھا کی تلاش میں چل نکلا اور اسے گرفتار کیا ۔ اور قتل کرا دیا ۔ اور اس کے بعد فتوحات شروع کیں

امیر زوراک کی وفات

امیر زوراک دوئم نے چونتیس ۳۴ سال حکومت کی ۔ اور فوت ہوا ۔ امیر موصوف دارا اوّل کا ہم عصر تھا ۔ اور براخوئی قبائل کے سردار دوج گورانی ، امیر دینار سارونی ۔ امیر کانشک غزداری ۔ امیر بولورمشکانی ۔ امیر آماچ ارملی ، امیر درنیل بولانی ، امیر زیک گرینشکانی اس کے ہم دور تھے ۔

میر میران امیر ارجان کے بیان میں

اپنے والد کی وفات کے بعد امیر ارجان توران کی مسند پر بیٹھا وہ ایک نیک خصلت اور نیکوکار انسان تھے ۔ عدل و انصاف میں مشہور تھا ۔ شاہسواری میں یکتا تھا کہتے ہیں سفر کے دوران تین گھوڑے زین شدہ آگے آگے منزل کی جانب دوڑتے تھے ۔ ایک گھوڑا اس کی سواری کی تاب نہیں لا سکتا تھا وہ باعمل شخص تھا ۔ جس کام کا آغاز کرتا اسے پایۂ تکمیل تک پہنچاتا تھا ۔

کشیکچیوں (محافظوں) کے لشکر کی تشکیل

امیر زرشان نے اپنی حکمرانی کے دوران توران وسندان کی متصل سرحدوں پر رباط تعمیر کئے تھے۔ اور ان پر پہرہ دینے کے لئے جانبازوں کو مقرر کیا تھا۔ جب امیر ارجان مسند پر بیٹھا۔ اس نے کشیکچیوں کا ایک جدا لشکر منتظم کیا۔ جو ہمیشہ فوجی چوکیوں میں رہ کر سرحدوں کی حفاظت کرتے تھے۔ یہ پہرہ دار ہمیشہ بیداری کی حالت میں رہتے تھے۔

خشایارشا ہخامنشی کا بادشاہ ہونا

جب دارا اوّل مرض الموت میں مبتلا ہوا۔ اس نے اپنے اس بیٹے کو جو کورش کی بیٹی آتوسا کے بطن سے تھا اپنا ولی عہد نامزد کیا اور اس کی وفات کے بعد خشایارشا تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ ابتدا ہی سے پارس کے لوگ اسے دل سے چاہتے تھے اور مقبول عام تھا۔

مصر و بابل کی فتح

اس کی فرمانروائی کے دوران مصر و بابل کی مملکتوں نے بغاوت کر کے اپنے کو مملکت پارس کی زبردستی سے رہا کیا تھا اور ماتحتی کے جوئے کو گلے سے اتار پھینکا تھا۔ خشایار شا عازمِ سفر ہوا۔ اور ایک شدید جنگ میں مصریوں کو شکست دی۔ اور بغاوت کو کچل دیا۔ ازاں بعد بابل کا رُخ کیا۔ اور شہر کا محاصرہ لیا اور شہر کے محاصرین نے لاچار ہو کر ہتھیار ڈال دیئے اور خشایار شا کے تابع ہو گئے۔

یونان پر حملہ

ان مہموں سے فارغ ہو کر وہ یونان پر حملے کے لئے متوجہ ہوا بحری اور بری افواج کو جمع کر کے جنگجو مسلح اور طاقتور فوج لیکر سرزمینِ یونان پر حملہ آور ہوا۔ اس جنگ نے طول کھینچا۔ آخر سلاس کی لڑائی میں پارس افواج کو شکست ہوئی اور اس شکست کے بعد خشایار شا اپنی فوج کی سپہ سالاری مردونیا کے حوالے کر کے خود پارس واپس ہوا۔

امیر ارجان کے بھائی پندران کا قتل ہونا

امیر ارجان کی حکمرانی کے دوران سندان کے جدگال خطا کار دل اور راہزنوں کا گروہ چھپ کر شہر کیکان اور بلبلان کے مابین پہاڑوں کی بلندترین چوٹیوں پر ٹھکانہ بنایا تھا اور کمین گاہ ان کا ذریعہ معاش بن گیا تھا۔ وہ سفر کے دوران لوگوں اور قافلوں کو لوٹتے۔

امیر ارجان نے اپنے چھوٹے بھائی امیر پندران کو ان کی سرکوبی کیلئے مقرر کیا۔ جس وقت امیر پندران نے ان پر شب خون مارا۔ لڑائی کے دوران زخمی ہوا۔ اور زخم اسقدر شدید تھا کہ اس سے جان بر نہ ہوا اور وفات پائی۔ اور اس حادثہ کی وجہ سے اس وادی کا نام پندران ہوا۔

خشایارشا کا قتل ہونا

یونان کی جنگ سے جب خشایارشا واپس ہوا اور پارس آیا اسے چاہیئے تھا کہ مملکت یونان سے اس شکست کا بدلہ لیتا اور جنگ کرتا۔ مگر برعکس اس نے اپنی زندگی کا وتیرہ عیش و نوش فضول خرچی اور بادہ گساری بنایا۔ اپنے بزم کو رزم یعنی لڑائی پر ترجیح دی۔ اور اس نے بزدلی، ڈرپوکی، کاہلی اور سستی سے کام لیا۔ اس نے حکومت

کے اراکین اور سرباز فوجی سردار اس سے ناراض ہوکر بیزار ہوئے

فوج کے سپہ سالار اردوان نے اُمراء اور شاہی محل کے

خواجہ سراؤں کو ساتھ متفق کرکے سب نے ملکہ خاشا یاراشا کو قتل

کردیا۔

امیرارجان کی وفات

امیرارجان نے پچیس ۲۵ سال حکومت کی ۔ وہ یرقان کے مرض

میں مبتلا ہوا ۔ اور اس فانی دنیا سے کوچ کرگیا۔ وہ خشایاراشا

ہخامنشی بادشاہ کا ہم عصر تھا۔

براخوئی کردوں کا سردار امیر جرموک گورانی ، امیر کابو ساروئی

امیر ویلم عزداری ، امیر توتک مشکانی ، امیر کمبیل اریلی ، امیر خیزان بولانی

اور امیر پیلار گریشکانی اس کے ہم عصر تھے

میرمیران امیر شاموز کے بیان میں

امیر شاموز اپنے والد کی بجائے مسند پر بیٹھا وہ ایک دانا

اور ہوشمند شخص تھا۔ کوئی کام کرد قبائلی سرداروں کے مشورہ کے

بغیر نہیں کرتا تھا اس لئے کرد قبائلی سردار ہمیشہ اس کے ہم رکاب رہتے

تھے اور امیر شاموز کے دربار میں حاضر رہتے۔ وہ تلوار چلانے میں

بے مثال تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں میں تلوار لیکر لڑتا اور ڈھال استعمال نہیں کرتا۔

اردشیر اوّل کا بادشاہ ہونا

جب اردوان نے خشایارشا کو اس کی خوابگاہ میں قتل کیا اس کی خواہش تھی کہ کمسن شہزادہ اردشیر کو تخت پر بٹھائے اور حکومت کے اختیارات خود سنبھالے۔ مگر خشایارشا کے بڑے بیٹے دارا کی موجودگی میں اس کا امکان نہ تھا۔ اردوان نے اردشیر کو اکسایا اور آمادہ کیا کہ اپنے بڑے بھائی دارا کو جس نے باپ کے قتل میں حصّہ لیا تھا۔ اس کو اس کی اس خطا کی سزا میں قتل کروایا۔

ازاں بعد اردوان نے بہت جلد نئے بادشاہ اردشیر کے خلاف سازش کی کوشش کی کہ اسے بھی بیچ سے غائب کردے۔ لیکن اردشیر کو اس سازش کا پتہ چلا۔ اس کا سر قلم کردیا اور مملکت کو اس کی کینہ پروری، فتنہ انگیزی اور سازشوں سے نجات دلائی۔

امیر سندان کی درہ مولہ پر چڑھائی

کنداوچ اپنے جدگال سوار اور اپنے پیادہ سربازوں کے ہمراہ جو تمام کے تمام مسلح اور زرہ پوش تھے بدھا کے پایہ تخت کندابیل جو کہ درہ مولہ کے دہانے پر واقع ہے سرزمین توران کیجانب، روانہ ہوا۔ اور مولہ کی گھاٹی میں داخل ہوا۔ کرد جانباز محافظوں کو گرفتار کرکے تہہ تیغ کیا۔ جس سے کوئی بھی باقی نہ بچا۔ تاکہ سندان کے لشکر کے حملے کی خبر امیر توران تک نہ پہنچ سکے

چند روز بعد غزدار کے براخوئی کردوں نے اس بُری خبر سے امیر شاموز کو مطلع کیا۔ امیر اس خبر سے بہت دکھی اور غصہ ہوا۔ اس نے کرد قبائلی لشکر کو بڑی تیزی سے اکٹھا کیا۔ اور کیکان سے غزدار پہنچا۔ اس نے جانباز امیروں سے مشورہ کیا اور اپنی فوج کو تین حصوں۔ دایاں، بایاں اور قلب میں تقسیم کیا۔ ایک بازو کا کمان اس نے امیر مرداس ساروئی کو سونپا۔ دوسرے کا امیر خرزان غزداری کو اور خود اس نے قلب کا کمان سنبھالا۔ اور درہ مولہ کی جانب رُخ کیا جب براخوئی لشکر جدگال افواج کے مرکز کے قریب پہنچے۔ سندان کے افواج کا ایک خاصا حصہ مربع کی شکل میں

منتظم ہو گئے۔ اب تک کردوں کو دشمن کی تعداد اور طاقت کا پتہ نہ تھا۔ اس لئے ان کے آمنے سامنے کرد سپاہیوں کا طلایہ قرار پایا میدان کی گہرائی میں کرد جنگجوؤں کا بڑا حصّہ جس نے دشمن کے اوتی لباس کے نیچے اپنا اسلحہ اور زرہ بکتر اور خود چھپا رکھا تھا امیر کے ایک ہی اشارے میں براخوئی لشکر کے سرباز سرداروں نے اس لباس کو دور پھینکا اور ایک خوفناک چیخ کے ساتھ ڈھول کی صدا کے ہمراہ جدگال افواج پر ٹوٹ پڑے

اس سے پہلے کہ امیر سندان کنداوج ہوش سنبھالتا۔ اس نے اپنے کو محصور پایا۔ جدگال پیادوں کو کرد تیر اندازوں نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ان پر ہر جانب سے تیروں کی بوچھاڑ ہوئی

آخر کار جدگال اور کرد افواج کے درمیان دست بہ دست جنگ شروع ہوئی۔ امیر سندان کنداوج شدید زخمی ہوا اور مجبور ہو کر پیچھے ہٹا۔ جدگال سربازوں کو شکست ہوئی۔ جدگال سربازوں نے ایک چھوٹی پہاڑی پر قبضہ جما کر اپنے ڈھالوں سے اپنی حفاظت میں دفاع کیا۔ یہاں تک کہ سب مارے گئے۔ امیر شاموز نے کنداوج کا سر تن سے جدا کیا اور اس کا نیزے کی نوک پر اٹھایا۔

اور دوبارہ جدگال لشکر کی طرف بڑھا۔ جدگال سربازوں کو شکست ہوئی۔ اور وہ فرار ہوئے۔ لیکن دشمن کے فرار کی پر راہ بند تھی۔ وہ جس طرف مُنہ کرتے کردوں کی تلوار کا لقمہ بن جاتے۔ تقریباً پندرہ ۱۵ ہزار جدگال سرباز اس جنگ میں مارے گئے۔ یہ جنگ چارسو پچاس سال قبل از مسیح میں واقع ہوئی تھی۔ جس کی فتح کی یادگار میں کردوں نے اس وادی کا نام امیر شاموز کے نام سے موسوم کیا۔ اس جنگ میں جن جدگال قبائل نے امیر سندان امیر کندابوچ کی حمایت کی تھی

انکے نام اس طرح ہیں۔

لوہانی، سہتونانی، ابرانی، ماچانی، بمبی، کچاور ہانی، وندادر، کلواری، ماجھی، نسوری، پوہوری، رونجھا گونگو، مانگی، انگاری، رازی، راندانی، جاموٹ، ذہور موندان، بورادی، سومار، بھاتی، کھرکی، راکھا، کھوکھری

اردشیر اوّل کی وفات

اردشیر چالیس سال حکومت کرکے فوت ہوا۔ اس کے دور حکومت میں ہخا منشی سلطنت کا زوال شروع ہوا تھا۔

اور طوائف الملوکی نے جڑ پکڑ لی تھی ، اس تمام کمزوری ، بیماری نادرستی ، نادانی کے باوجود اردشیر اوّل کی حکومت طویل تھی۔

امیر شاموز کی وفات

اردشیر اوّل کی وفات کے بعد امیر شاموز نے بھی اس فانی جہان کو چھوڑ دیا۔ یہ براخوئی کرد قبائلی سردار اس کے ہم عصر تھے امیر کازان گورانی ، امیر مرداس سارونی ، امیر خزران غزدائی امیر دوغان مشکانی ، امیر باسیر ارمیلی ، امیر مشکان لولانی ، امیر ماخان گریشکانی۔

میر میران امیر براخم دوئم کے بیان میں

امیر شاموز کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر براخم ثانی توران کی مسند پر بیٹھا۔ وہ ایک خوش خصال ، نیک گفتار ، نیک فطرت اور نیک سیرت شخص تھا۔ وہ ہمیشہ کرد قبائل کو آسودہ حال رکھتا تھا اور انکی خیر ، بہتری اور سلامتی کیلئے کوشاں رہتا۔ اس نے بھی زراعت کے وسائل کو ترقی دی۔

کاریزوں کا کھودنا

امیر براخم ثانی نے اپنی حکمرانی کے دور میں پانی کے ایک اور وسیلہ سے بھی استفادہ کیا۔ جسے کاریز کہتے ہیں. جس کے ذریعہ زیر زمین پانی کے ذخیرے کو زمین کی سطح پر لایا جاتا ہے اور اسے زراعت کے کام لایا جاتا ہے کاریز کھودنے کا دستور براخم ثانی کے دور میں بہت رواج پاگیا۔ جہاں ممکن ہوتا ملک کے لوگ کاریز کھودتے۔ اور اس کے پانی کو استعمال میں لاتے۔

مالِ غنیمت کی تقسیم

کنزابوج امیر سنذان کے ساتھ جنگ میں کردوں کے ہاتھ بے شمار مالِ غنیمت آیا تھا۔ امیر شاموز اس دولت کو اپنے دورِ حکمرانی میں تقسیم نہ کرسکا کیونکہ اس جنگ کے کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہوا اور اس مالِ غنیمت کو اس کا بیٹا امیر براخم ثانی نے حقداروں میں تقسیم کیا۔

خشایار اشادوئم کا بادشاہ ہونا اور قتل ہونا

اردشیر اوّل کی وفات کے بعد اس کا بیٹا خشایارشا دوئم

تخت پر بیٹھا۔ اس نے فقط پینتالیس ۴۵ دن حکومت کی اس دوران اس کا بھائی سغد بانو کنیز کے بطن سے تھا اور اس سے حسد کرتا تھا۔ رات کو ایک محفل میں اسے اسقدر شراب پلایا کہ وہ بے خود ہو گیا اور اس بے خودی کی حالت میں اس کے بھائی نے اسے قتل کیا۔

دارا دوئم ہخامنشی کا بادشاہ ہونا

جب سغد بانو نے خشایارشا کو قتل کیا۔ اوخوس بلخ کا حکمران تھا۔ اور اراکین حکومت اس کے اس بُرے فعل سے ناخوش ہوئے۔ وہ اوخوس سے متحد ہوئے اور اسے گرفتار کیا اور اسے اپنے بھائی کے خون ناحق کے بدلے قتل کیا۔

اوخوس نے دارا کا لقب اختیار کیا اور تخت پر بیٹھا۔ دارا ایک نابکار، تن پرور، تن آسان اور سست الوجود آدمی تھا۔ قوت ارادی نہیں رکھتا تھا۔ حکومت کا اختیار اس کی بیوی اور تین خواجہ سراؤں کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے پوری سلطنت میں انقلاب بپا ہوا۔ بدامنی نے جگہ کی اور جگہ جگہ لڑائیاں شروع ہوئیں۔ جس سے مملکت کا استحکام کمزور ہوا۔ جس کا نتیجہ ہخا منشی خاندان کی کمزوری

کی صورت میں نکلا اس تمام خطا کاری اور گناہگاری کے باوجود
دارا دوئم بیس۲۰ سال تک حکمران رہ کر فوت ہوا۔

امیر براخم ثانی کی وفات

امیر براخم ثانی امارت توران کا بارہواں بادشاہ تھا۔ اس نے
چوبیس۲۴ سال حکومت کی اور فوت ہوا۔ براخوئی کرد قبائل کے یہ
سردار اس کے ہم عصر تھے
امیر تریل گورانی، امیر ریگان سارونی۔ امیر کوساد غزداری،
امیر کاتین مشکانی، امیر بولاک ارسیلی، امیر سیکران بولانی۔ امیر سارم
گریشکانی۔

دارا دوئم کی وفات

دارا دوئم نے تقریباً بیس۲۰ سال حکومت کی اور اس دنیا
سے چل بسا۔ اور موت سے پہلے اس نے اپنے بیٹے ارشک
کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ جو اردشیر ثانی کے لقب سے تخت پر
بیٹھا۔

میر میران امیر سابول کے بیان میں

امیر براخم ثانی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر سابول توران کی مسند پر بیٹھا وہ ایک منصف مزاج شخص تھا وہ عدل کرتا دور اندیش اور دوربین تھا۔ اس کی حکمرانی کے دور میں مملکت فارس کے قرب وجوار میں بدنظمی، فسق و فجور کے حالات سرایت کر گئے تھے۔ حکومت کے امراء نے شرانگیزی، شراندازی اور جنگ جوئی کیلئے کمر باندھ لی تھی۔ چونکہ امیر سابول نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس کی ولایت میں انتشار کا بیج پھوٹے۔ اس لئے توران و مکران کے علاقے بدنظمی، شرارت اور بدامنی سے محفوظ رہے

امیر سابول کی وفات

امیر سابول اکتیس ۳۱ سال کی حکمرانی کے بعد جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ وہ مادستان و پارس کے بادشاہ دارا دوم ہخامنشی کا ہم عصر تھا۔ اور براخوئی کرد قبائل کے یہ سردار اس کے ہم عصر تھے

امیر گوران گورانی، امیر کیتون سارونی، امیر مشکان عزداری امیر زوران مشکانی، امیر اورام اریلی، امیر سامون بولاتی امیر داران گرشکانی

اردشیر ثانی کا بادشاہ ہونا

اپنے والد کی وفات کے بعد اردشیر ثانی پارس کے تخت پر بیٹھا۔ اس نے اکتالیس[۴۱] سال فرمانروائی کی۔ اردشیر نرم مزاج اور رحمدل تھا۔ ہمیشہ عفو اور درگذر سے کام لیتا۔ اس لئے حکومت کے اُمراء اور رئیس اس سے سرتابی کرتے۔ اس کی حکمرانی کا دور بغاوتوں اور شورشوں سے بھرا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کی بیگمات کی تعداد چھیاسٹھ[۶۶] تھی اور ایک سَو پندرہ[۱۱۵] بیٹے اور بیٹیاں رکھتا تھا۔ بیشتر اولاد اس کی زندگی میں وفات پا گئی۔ چار بیٹے زندہ رہے۔ دارا، اریاسپ، ارسام، اوکس۔ اس نے بڑے بیٹے کو ولی عہد نامزد کیا۔ کہتے ہیں اردشیر ثانی نے چونسٹھ[۶۴] سال حکومت کی

میر میران امیر نورگان کے بیان میں

جب امیر سابول فوت ہوا۔ براخوئی کرد قبائلی سرداروں نے اس کے بیٹے جس کا نام نورگان تھا کو توران کی امارت کی مسند پر بٹھایا۔ جب امیر نورگان نے توران کی امارت کا اختیار ہاتھ میں

لیا۔ آس پاس کے حالات نامساعد و ناسازگار تھے۔ مملکت
مادستان و پارس میں ہر جانب سے شر و فساد کی قوتوں نے سر
اٹھایا تھا۔ حکومت کے اُمراء آپس میں دست و گریباں تھے۔
ان میں سے ہر ایک چاہتا تھا کہ اپنے مدمقابل سے طاقتور
ہو اور زیادہ سے زیادہ صوبوں کو اپنے تصرف میں لائے
چونکہ امیر نورگان ہوشیار اور معاملہ فہم تھا۔ اس نے اپنی
امارت کے نظام کو اس طرح کے انتشار سے بچایا۔ اور نہیں چھوڑا
یہ ناگفتہ بہ حالات کہ اسمیں سرایت کرے۔ اس نے کردوں کو
توران کے دفاع کیلئے تیار کیا۔

نورگان قلعہ کی تعمیر

امیر شاموز کے دور میں امیر سندان کا درہ مولہ پر بڑے
حملے سے اس حقیقت کا پتہ چلا کہ درہ کا دفاع کمزور رہا تھا اس
مقصد کیلئے امیر نورگان نے سوینڈرون وادی میں جس کے شمالی
دہانہ سے درہ مولہ شروع ہوتا ہے ایک بڑا سنگین اور مضبوط قلعہ
تعمیر کیا۔ تاکہ ضرورت کے وقت درہ کا فوراً دفاع کیا جا سکے اور

اس قلعہ کو پانی کے ایک چشمہ کے قریب پہاڑ کی چوٹی پر تعمیر کیا

کرد سربازوں کو اس قلعہ میں پہرہ دینے کیلئے

بٹھایا ۔ ازاں بعد اس علاقہ کا نام نورگان مشہور ہوا ۔ اور نورگان

کے نام سے موسوم ہوا ۔

اردشیر ثانی کی وفات

اردشیر ثانی چونسٹھ ۶۴ سال کی حکومت کے بعد فوت ہوا ۔

اس نے چار بیٹے پیچھے چھوڑے ۔ دارا ۔ اریاسپ ۔ ارسام اور اواکس

دارا کو اس نے اپنی حکمرانی کے دور میں ولی عہد نامزد کیا تھا ۔

امیر سابول توران کا میرمیران اس کا ہم عصر تھا ۔

اردشیر ثالث کا بادشاہ ہونا

اردشیر ثانی کے بعد اس کا چھوٹا بیٹا اوکس نے اپنے کو

اردشیر ثالث کے لقب سے ملقب کر کے تخت پر بیٹھا ۔ وہ ایک

بدخصلت ، بدطنیت ، بداطوار ، بدباطن اور بدکردار شخص تھا ۔

برے لوگوں کے ماحول میں پرورش پائی تھی ۔ ان کا اثر قبول

کیا تھا ۔ اور ان میں ایک ہو گیا تھا ۔ دارا جو اس کا بڑا بھائی تھا

اور ولی عہد نامزد ہوا تھا ۔ اسے اس نے باپ کی زندگی ہی میں ایک سازش سے قتل کروایا ۔ اس کا بھائی اریاسپ جو نیک خصلت، نیک خو، نیک چلن، خوش خلق اور خوش گفتار اور حکومت کے اراکین میں مقبول شخص تھا ۔ اُسے بھی درمیان سے ہٹایا ۔ تمام عزیز و اقارب کو تلوار کے گھاٹ اُتارا ۔ یہاں تک کہ تخت کا کوئی دعویدار نہ رہا ۔

امیر نورگان کی وفات

جب امیر نورگان فوت ہوا ۔ براخوئی کرد قبائلی سردار امیر مہران گورانی ۔ امیر باتھوک سارونی، امیر بنیل غزداری ۔ امیر بوزیک مشکانی، امیر اوکی اریلی، امیر کل غل بولانی، امیر تو غنے گرنیشکانی اس کے ہم عصر تھے ۔ امیر نورگان خود اردشیر ثالث کا ہم عصر تھا

میر میران امیر کیانوش کے بیان میں

نورگان کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر کیانوش کو براخوئی کرد قبائلی سرداروں نے توران کی امارت کی مسند پر بٹھایا اور اس نے اپنی حکمرانی کے دوران کرد قبائل کی یکجہتی اتفاق اور اتحاد کیلئے

کوشاں ہوا ۔ اس نے اجازت نہیں دی کہ وہ ایکدوسرے سے جدا ہو جائیں اور انکے مابین بیگانگی پیدا ہو ۔ اس نے ان کی یگانگت (اتحاد) کو زیادہ مضبوط بنایا۔کیونکہ تمام مملکت ماد و پارس میں بے راہ روی ، گمراہی کا سلسلہ جاری تھا ۔صوبوں کے حکمران زوال کی گہرائی تک پہنچے تھے ۔ اور بادستان و پارس کے نظام مملکت کے تانے بانے میں خلل پیدا ہوا تھا ۔

اردشیر ثالث کی وفات

باگواس خواجہ سرا جو اردشیر کا دوست اور معتمد تھا جب خود اس میں ہوسِ بادشاہی پیدا ہوئی۔ اس نے اس بات پر اکتفا نہیں کیا کہ پوری سلطنت کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ مملکت میں سیاہ و سفید کا مالک ہے اس نے اردشیر کو زہر دیکر ماردیا ۔

امیر کیانوش کی وفات

امیر کیانوش بارہ سال کی حکمرانی کرکے عین شباب میں چیچک کے مرض میں مبتلا ہوکر فوت ہوا۔ وہ اردشیر ثالث کا ہم عصر تھا۔ براخوئی کرد قبائلی سردار امیر گشتاسپ گورانی ، امیر انیاخ ساروی

امیر کرجل غزداری ۔ امیر براخم مشکانی ۔ امیر زرین ارمیلی ، امیر لاکور بولانی ، امیر بلباس گرشیکانی اس کے ہم عصر تھے ۔

میر میراں امیر کیکان ثانی کے بیان میں

امیر کیا نوش کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر کیکان ثانی امارتِ توران کی مسند پر جلوہ افروز ہوا ۔ اس کے عہد میں مادستان و پارس میں بدنظمی اپنے عروج کو پہنچا تھا اور ہر طرف طوائف الملوکی نے شدت اختیار کر لی تھی ۔ جب امیر کیکان نے اپنے کو ان بے آرامیوں میں گرفتار و مشغول پایا تو اس نے کرد قبائلی لشکروں کی تربیت اور منظم کرنے میں مصروف ہوا ۔

دارا سوئم کا بادشاہ ہونا

جب باگواس نے اردشیر سوئم کو زہر دے کر ہلاک کیا ۔ اس نے ایک شخص کو جو ہخامنشی خاندان سے تھا ۔ جس کا نام کدماں تھا اور گوشہ نشینی میں زندگی بسر کر رہا تھا ۔ جو اردشیر سوئم کے بھائی آستن کا پوتا تھا ۔ اسے سلطنت کے تخت کیلئے منتخب کیا ۔ جب کدمان تخت پر بیٹھا اس نے دارا کا لقب اختیار کیا وہ بادشاہت کے قابل تھا ۔ سلطنت کے رموز سے واقف

تھا۔ فیاض اور دلیر تھا۔ اپنے پیشروؤں سے زیادہ لائق تھا
جب باگواس نے اس میں ان خوبیوں اور خواص کو دیکھا ایسے
اپنے اس نئے گماشتہ سے خطرہ محسوس ہونے لگا اس نے کوشش کی
کہ دارا کو بھی زہر دے کر مروائے مسموم شدگان میں اضافہ کرے
لیکن دارا نے اس کی نیت کو بھانپ لیا۔ باگواس خواجہ سرا
کو اس طرح مجبور کیا کہ وہ خود زہر پی کر اپنے کو ہلاک کیا۔

مادستان و فارس کی سرزمین پر یونانیوں کا حملہ

مملکت یونان مختلف چھوٹے بڑے جزیروں پر مشتمل ہے اور
ہر جزیرہ ایک حکمران کے ماتحت تھا۔ انکے مابین اتحاد نہیں تھا ہمیشہ
ایک دوسرے پر حملہ کرتے رہے ہیں۔ اس وجہ سے مادستان و پارس
کے بادشاہ ان پر غالب رہے ہیں
مقدونیہ مملکت یونان کی ایک بڑی ریاست تھی جس کا
بادشاہ فیلکوس تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ یونان کی ریاستوں کو متحد کر کے
مادستان و پارس پر چڑھائی کرے وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جب تک اس
کا جنگی ساز و سامان اور اسلحہ دشمن سے بہتر نہ ہو۔ وہ مادول اور

پارسوں پر غالب نہ ہو سکے گا ۔ جونہی اس نے فی الحقیقت جنگ کے لئے اسلحہ کی تیاریاں شروع کیں ۔ پابانیاس نامی ایک شخص فیلکوس کے دربار میں چارہ جوئی کی ۔ چونکہ اس کے حق میں فیصلہ نہ ہوا اور وہ فیلکوس سے ناراض ہوا ۔ موقعہ پاکر اس نے فیلکوس کو قتل کیا

اس بدشگون حادثہ کے بعد فیلکوس کا بیٹا سکندر مقدونیہ کے تخت پر بیٹھا اور جس جنگ کی تیاری اس کے باپ نے شروع کی تھی اُسنے اسے ہاتھ میں لیا

جنگ کا آغاز کرنا

سال تین سو چونتیس ۳۳۴ قبل از مسیح اس جنگ کا آغاز ہوا ہے ۔ اور ایشیائی ممالک کو فتح کرنے کیلئے نکل آتا ہے ۔ مصر اور سوریہ (شام) ماد اور پارس کا رخ کرتا ہے ۔ ماد و پارس کی مملکت سے اس کی پہلی جنگ دریائے کرینوکوس (گرانیک) کے کنارے واقع ہوتی ہے ۔

دوسری جنگ ان دو ممالک کے مابین السیوس کے مقام پر ہوئی اس جنگ میں ماد و پارس کے جانباز شکست سے دوچار ہوئے اور پیچھے ہٹے ۔ سکندر، دارا کے تعاقب میں نکلا ۔ شہرستانوں اور صوبوں کو فتح کرتا ہوا گاگا میلان کے مقام پر پہنچا ۔ اور ایک شدید لڑائی

لڑ کر دارا کو شکست ہوئی۔ اس شکست کے نتیجہ سے دارا بددل ہوا اپنا مرکز خالی کرکے مشرق کی جانب راہِ فرار اختیار کی۔ دمغان کے مقام پر بلخ کا حکمران بسوس اور سیستان کا امیر برسان نے دارا کو گرفتار کیا۔ سکندر برق رفتاری سے انکی منزل گاہ پر پہنچا۔ جب بسوس کو سکندر کے داخل ہونے کی خبر ملی اس نے دارا کو قتل کیا۔ اور اسطرح سکندر کے تعاقب سے اپنے کو نجات دیا۔ اور اس نے اس طرح ہخامنشی خاندان کے چراغ کو بجھا دیا۔

سکندر کا ہندوستان میں داخل ہونا

مادستان و پارس کی مشرقی ولایتوں کو فتح کرنے کے بعد سکندر مقدونی دو سال تک ان مفتوحہ سرزمینوں کی نگہبانی کرتا رہا۔ مملکت ماد و پارس پورے کا پورا اس کے تسلط میں آچکا تھا لیکن اس وسیع سلطنت کے قبضہ سے اس کے مہم جویانہ جبلت کی تسکین نہ ہوئی چونکہ سکندر کی ہوسِ ملک گیری نے اسے اس بات پر آمادہ کیا تھا۔ کہ وہ مملکت ماد و پارس کے مشرق میں واقع ممالک کو فتح کرکے اپنی فرمانروائی میں لائے۔ اس لئے اس نے کوہستان ہندوکش کے سلسلے کو عبور کیا۔ اور سرزمین

ہندوستان میں داخل ہوا اور صوبہ پنجاب کو فتح کیا۔ ابھی اس کی خواہش تھی کہ ان دیگر صوبوں کو جو پنجاب کے مشرق میں واقع ہیں انہیں بھی قبضہ کرے لیکن اس کی افواج نے آگے بڑھنے سے انکار کیا۔

سکندر مقدونی کی واپسی

جب سکندر نے یہ محسوس کیا کہ سرباز اور سپاہی مسلسل جنگ وجدل سے بیزار ہوئے ہیں اور بددل ہیں اس لئے اس نے ناچار ہوکر واپسی کا ارادہ کیا۔ جنوب کی جانب کوچ کیا اور سندان میں وارد ہوا۔ سندان دریا کے کنارے کیمپ کیا اور اپنی فوجوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ کو جو بھاری ساز وسامان اور زخمی سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ امیر سپہ سالار کراتیوراس کی سرکردگی میں توران کے راستے زابلستان بھیجا اور خود یہاں سے حرکت کی اور دیول کی بندرگاہ پر پہنچا اور یہاں دوسری مرتبہ اپنی فوجوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصے کو امیرالبحر نیارکس کی سربراہی میں بحری جہازوں اور کشتیوں میں بحیرہ عمان کے راستے پارس کی طرف بھیجا۔ اور دوسرے حصے کو اپنی سرپرستی میں خشکی کے راستے پارس

کی جانب روانہ ہوا ۔ جنوبی توران کے علاقہ ارمابیل میں داخل ہوا
اور منزلیں طے کرکے مکران پہنچا اور مکران سے پارس پہنچا
اس سے بابل آیا یہاں مرض میں مبتلا ہوا اور عین شباب
میں بتیس ۳۲ سال کی عمر میں فوت ہوا

توران ومکران کے کردوں کی سکندر کی فوجوں سے جنگ

جب توران ومکران کے کرد بلوچوں کو پتہ چلا کہ سکندر مقدونی
اپنی افواج کے ساتھ توران کے جنوبی طرف اور مکران سے پارس کی جانب
واپس ہو رہا ہے ۔ توران ومکران کے کرد قبائلی سرداروں نے آپس میں
مشورہ کیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ کرد بلوچوں کی روایت ورسم کو ملحوظ
رکھتے ہوئے ۔ دشمن سے جنگ کی جائے تاکہ دشمن یہ گمان نہ کرے
کہ توران ومکران کی سرزمین کے باشندوں نے بغیر چون وچرا کے
اور خون بہائے بغیر دشمن کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ۔

جنگی تنظیم

ابھی سکندر سندان کی سرزمین پر منزل طے کر رہا تھا ۔توران
ومکران کے بلوچ منگور کے مقام پر جمع ہوئے ۔ اور جنگ کے منصوبہ

کو منتظم کیا۔ بولانی اور گورانی قبائل کو انکے سردار امیر بروز بولانی اور امیر روش گورانی سمیت درہ بولان کے دفاع پر مامور کیا۔

امیر شادین غزداری اور امیر راسن مشکانی کو انکے قبائل کے ساتھ درہ مولہ کے دفاع کیلئے مقرر کیا۔ امیر کیکان کیکانی، ساروانی ارمیلی، گرشکانی قبائل کے ساتھ اور امیر بوسان، اورگانی، ماملی کرمانی فرقوں کے ساتھ ارمابیل میں داخل ہوئے یونانی دشمن کی راہ میں مورچہ بندی کرکے اس کے مقابلے کیلئے چشم براہ ہوئے

درہ مولہ میں کرد بلوچوں کی چھاپہ مار جنگ

جب کرائیو راس یونانی سپہ سالار دریا سندان کے کنارے سے دشت بدھاں پہنچا۔ منزلیں طے کرکے وہ درہ مولا میں داخل ہوا۔ بلوچ کردوں نے شب خون مارنے کا جنگی طریقہ اختیار کیا اور ہمیشہ ان کے کیمپوں پر شب خون مارتے اور دشمن کے سپاہیوں کو تہہ تیغ کرتے۔ کراتیو راس نے بڑی زحمت اور مصیبت سے درہ مولہ کو پار کیا۔ اور کوئیرانی وادی میں داخل ہوا۔ وادی کے دہانے میں زیدان کے مقام پر بلوچی کردوں اور یونانیوں کے مابین سخت جنگ ہوئی۔ امیر راسن مشکانی ہلاک ہوا۔ اور امیر شادین غزداری زخمی

حالت میں جان بچاکر نکلا اور ارمابیل کی جانب بلوچ کردوں

کی مدد کیلئے روانہ ہوا۔

توران کی سرزمین میں سکندر کی آمد اور ارمابیل پر قبضہ

اس اثناء میں سکندر مقدونی مملکت سندان سے سرزمین

توران مین ارمابیل کے علاقہ میں داخل ہوا۔ ارمیلان کی وادی میں

کیمپ کیا۔

بلوچ کرد اور یونانی افواج میں یہاں مقابلہ ہوا۔ بلوچ

کردوں نے چھاپہ مار جنگ شروع کی۔ شدید لڑائی کے بعد بلوچ

کردوں کے لشکر نے پسپائی اختیار کی

امیر جاگیں ساروتی اور امیر نورگان ارمیلی اپنے فوجی دستوں

کے ساتھ ارمابیل قلعہ میں داخل ہوئے اور وہاں مورچہ بند ہوئے

سکندر نے تیزی سے ان کا تعاقب کیا۔ شہر کا محاصرہ کیا۔

اور چاروں طرف سے اس کی افواج نے قلعہ کو گھیر لیا۔ اور

شہر پر قبضہ کیا۔ اس کشت و خون میں بہت سے بلوچ کرد

جنگجو جوان لقمۂ اجل ہوئے۔

حُلیّن کی گھاٹی میں جنگ

شہر ارمیلان کی فتح کے بعد کرد قبیلے سارونی اور اریلی حُلیّن کی گھاٹی کی جانب دوڑے۔ جہاں توران اور مکران کے اور کرد قبائل جمع ہوئے تھے۔ تاکہ یونانیوں سے جنگ کریں۔

سکندر نے تیزی کے ساتھ اپنے سربازوں کے ہمراہ ان کا پیچھا کیا اور ایک خون ریز لڑائی انکے مابین ہوئی۔

یونانیوں کو بلوچ کرد قبائل پر غلبہ ہوا۔ کرد پیچھے ہٹے اور کوہستان کے اطراف میں پھیل گئے۔ تمام بلوچ کرد قبائل وادی گل گالہ میں اکٹھے ہوئے اور ایک بڑی لڑائی کا ارادہ کیا۔

راس کیچاں کے علاقہ میں گل گالا کی جنگ

سکندر اپنی فوجوں کے ساتھ حلیّن کی گھاٹی سے بڑی مشکل سے گذرا اور گل گالا کی وادی میں پڑاؤ ڈالا یہ وادی دریا

پورالی اور حلیّن کے پہاڑی سلسلے کے مابین واقع ہے۔ اور
ایک وسیع و عریض وادی ہے۔ وہاں سکندر انتظار کرنے لگا
تاکہ اس کی بحری افواج راس کیچاں جو گل گالا وادی سے متصل
ہے پہنچے اور لنگر انداز ہو۔

ازاں بعد یہ دو برّی اور بحری لشکر باہم مشورہ کریں
اور زاد راہ اکٹھا کرکے دوبارہ سفر کا آغاز کریں۔ کرد بلوچوں
نے جو وادی گل گالہ میں جمع ہوئے تھے۔ سکندر کی لشکر
گاہ پر تاخت و تاز شروع کردیا۔ اور پانچ دن رات تک
چھاپہ مار جنگ کی حکمتِ عملی کو جاری رکھا۔

کرد بلوچوں نے تین رات مسلسل سکندر کی لشکرگاہ پر
شب خون مارتے رہے۔ اور علی الصبح پہاڑوں میں اپنی
کمین گاہوں میں غائب ہو جاتے۔

تاکہ یونانی سپاہی تھکاوٹ اور بے خوابی کی زحمت میں
مبتلا رہیں اور انکی قوتِ مدافعت درہم برہم ہو جائے۔ پانچویں دن
علی الصبح کرد بلوچوں کی فوجوں نے پچیس ہزار سوار سربازوں
کی جمیعت میں سکندر مقدونی کی لشکرگاہ پر تین جانب سے

حملہ آور ہوئے اور صف بندی کر کے باقاعدہ جنگ شروع کیا
پہلی صف دشمن پر حملہ آور ہوئی اور دوسری صف اس
کے پیچھے حرکت میں آئی۔ اور تیسری صف اس کے بعد پہنچ
جاتی۔ اس طرح دشمن پر ٹوٹ پڑتے۔

انہوں نے یونانی افواج کے سر قیامت بپا کی۔ شام تک
جنگ ختم ہوئی۔ اور دس ہزار کرد بلوچ جو صف شکن، سرفروش
جنگجو اور جنگ آزما۔ جواں سال اور جواں بخت تھے۔ اپنے وطن
کے دفاع کیلئے سر ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ کارزار میں جان دے
دی۔ اس خون آشام جنگ میں جو المناک، ہیبتناک، دلدوز
اور دلفگار اور دلخراش جنگ تھی۔

اس میں براخوئی کرد قبائلی سرداروں میں سے امیر جاگین
ساروئی، امیر آچاک گریشکانی نے اپنی جانیں تلف کیں اور فدا
کاری کی تاریخ میں نیک نام چھوڑ دیا۔

توران ومکران میں سکندر مقدونی کے نمائندے

جب سکندر مقدونی نے جنوبی توران کے علاقہ ارمابیل
کو فتح کیا تو وہاں اپنے فوجی سرداروں سے سیفی سون کو وہاں
چھوڑا تاکہ اس مفتوحہ علاقے کے نظام کو یونانی دستور سے
چلائے اور خود سرزمین مکران میں وارد ہوا۔

مکران کو فتح کرنے کے بعد اپنے ایک اور فوجی سردار
ریالی فائینس کو صوبہ مکران کا ستراب (گورنر) بنایا۔ [1]

توران ومکران میں کساندوس کا بطور سترابی تقرر

جب سکندر مقدونی کی وفات کے بعد اس کا کمانڈر
ان چیف سلوکس نادستان و پارس کی سلطنت پر تخت نشین
ہوا تو اس نے اپنے ایک جرنیل کساندوس کو توران و مکران
کی ولایت پر ستراب مقرر کیا اور وہ مکران پہنچا اور ان دو[2]
صوبوں کے زمام حکومت اس نے سنبھالا۔

توران و مکران میں کرد بلوچوں کی حالت زار

ہخا منشی بادشاہت کی شکست کے بعد تمام صوبوں میں یونانی حکمران برسر اقتدار ہوئے۔ انہوں نے ہخا منشی حکومت کے تمام ڈھانچوں کو بدل دیا۔ اور ماد و پارس پر زبردستی سے یونانی دستور کو رواج دیا۔

جو فرقہ اور گروہ اس کو قبول کرنے سے انکار کرتا یونانی حکمران اس پر جبر اور دست اندازی کرتے تھے اس وجہ سے ماد و پارس کی پوری مملکت میں امن و امان مفقود اور ناپید تھا۔ لوٹ مار جاری اور جنگ کا بازار گرم تھا۔

چونکہ کرد بلوچ توران و مکران میں یونانی دستور کو قبول کرنے سے منکر تھے اور بددل اور رنجیدہ تھے۔ اس وجہ سے یونانیوں کی نظر میں معتوب تھے اور ان کے غضب کا نشانہ بنے رہتے۔ اس طرح بلوچ بے آرامی اور مصیبت میں گرفتار رہتے۔ اور زبوں حالی اور بیچارگی کی زندگی بسر کرتے تھے۔

مملکت ہند پر سیلوکس کا حملہ

یونانی لشکر سیلوکس کی بادشاہی کو ماد و پارس میں زیادہ وقت نہیں گذرا تھا۔ وہ اپنی قوت، زور آوری اور مضبوطی پر نازاں اور اپنی وسیع سلطنت کے بے پناہ وسائل پر مغرور اس نے اپنے آپ کو بہت طاقتور جان کر بغیر سوچے سمجھے جلدی سے ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ چونکہ اسے مملکتِ ہند کی قوت اور طاقت کا اندازہ نہ تھا۔ چندر گپت موریہ نے اسے شکستِ فاش دی۔ جب سیلوکس نے اپنے میں مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں دیکھی اور اپنی غلطی اور ذلت کا اسے احساس ہوا۔ اس نے صلح کی خواہش کی۔ ماد و پارس کے وہ صوبے جو مملکتِ ہند سے متصل تھے۔ انہیں تاوانِ جنگ میں بادشاہ ہند کے حوالے کیا اس طرح توران و مکران کے صوبے ماد و پارس کی مملکت سے نکل کر مملکتِ ہندوستان کے قبضہ میں آئے۔

کرد بلوچ مملکتِ ہند کے تسلط میں

فرمانروائی کی اس تبدیلی نے کرد بلوچوں کو طرح طرح کی مصیبتوں اور مشکلات میں مبتلا کیا ۔ اس لئے کہ تسلط کرنے والی مملکتوں کا دستور رہا ہے کہ مفتوحہ علاقوں میں جب وہ تازہ قبضہ کرتے تو ان علاقوں کے مکینوں کو اپنی مملکت کے پرانے علاقوں میں منتقل کرتے اور ان کی جگہ اپنی قوموں کو لے آتے اور بساتے ۔

اس صورتحال میں کرد بلوچوں کیلئے دو چارہ کار تھے یا تو وہ ہندی حکمران لوگوں کو تسلیم کرتے اور ہندوستانی لوگوں کی اطاعت کرتے یا پھر مضبوطی سے اپنی آزادی پر ڈٹے رہتے اور اسے ہاتھ سے جانے نہ دیتے اور اسے جاری رکھنے کیلئے جدوجہد کرتے ۔ کرد بلوچوں نے دوسری راہ اختیار کی ۔

اس آزادی کو دائم و قائم رکھنے کیلئے راستے تلاش کرنا شروع کئے ۔

توران و مکران میں ہندی طوائف کی آمد

جب ہندی منصب داروں نے توران و مکران میں فوجی حکمرانی کی باگ ڈور سنبھال لی۔ توران و مکران میں ہندی طوائف کی آمد کا آغاز ہوا۔

سندھ کے ان طوائف کو قدیم سے کرد بلوچوں نے جدگال کا نام دیا ہے۔ انہوں نے ٹڈی اور چیونٹی کی دل کی طرح توران اور مکران میں ہجوم کیا۔

کرد بلوچوں کو پوری طرح مکران سے نکال باہر کیا اور وسطی اور جنوبی توران کے صوبوں غزدار اور ارمابیل پر قبضہ کیا۔ ان علاقوں سے بھی کرد بلوچوں کو باہر کیا۔ توران کا شمالی صوبہ کیکانان ان کے دست برد سے محفوظ رہا کیونکہ کرد بلوچوں کے تمام طوائف شکست کے بعد یہاں قیام پذیر ہوئے تھے۔

زابلستان کے کرد قبائل سبائی۔ سنجاوی۔ نشعاری اور زنگنہ اپنے کرد بلوچوں کی مدد کیلئے کیکان میں داخل ہوئے تھے۔ اسطرح انکی قوت اور طاقت میں اضافہ ہوا تھا۔ جدگالوں کو ہمت نہ ہوئی کہ کرد بلوچوں پر حملہ آور ہوں۔

زابلستان کے کردوں کی مدد کیوجہ

شرقاً اور جنوباً زابلستان کی سرحدیں توران اور مکران سے متصل رہی ہیں۔ زابلستان کے امیر۔ امیر برسان خود کرد نسل سے تھے۔ جب اس نے توران و مکران کے کردوں کی زبوں حالی کو دیکھا۔ دل آزردہ ہوا۔ اور انکی نیستی و نابودی کو کرد نسل کی کمزوری اور ناتوانی سمجھتا تھا اور جانتا تھا کہ توران و مکران میں کردوں کی مکمل تباہی سے جدگالوں کے حوصلے بلند ہوں گے اور وہ زابلستان کو قبضہ کرنے کی جانب متوجہ ہوں گے اس لئے اس نے کرد بلوچوں کی مدد کے لئے کمر باندھی۔

شہر آباداں کی جنگ

مکران اور جنوبی اور وسطی توران کے صوبوں کو قبضہ کرنے کے بعد جدگال وادی شہر آباداں میں جمع ہوئے تھے اور ان کا امیر اگماران نعان کے قلعہ میں بنیان، مومیدان اور تاکیں قبائل کے ہمراہ وہاں اقامت کر رہا تھا۔ امیر اپنے رئیسوں کے ہمراہ اس یخت و پز (منصوبہ بندی) میں مصروف تھا کہ توران کے دارالحکومت کیکان پر کسطرح حملہ کیا جائے۔ کرد بلوچوں کو اس کا پتہ چلا۔ انہوں نے

چابکدستی سے شہر آبادان پر یلغار کیا۔ کرد بلوچوں نے جدگالوں کے فوجی ٹھکانے پر حملہ اور جنگ کیلئے منظم طریقے سے صف بندی کی۔ علی الصباح دشمن کی چھاؤنی پر ہلہ بول دیا۔ اور جنگ کا آغاز کیا۔ امیر زابلستان ، امیر برسان ، کرد قبائل ، سباجی سنجادی ، سفتاری اور زنگنہ کے ساتھ شرقی نغار پر اور امیر کیبکان امیر توران براخوئی کرد قبائل کے ساتھ ، قلب پر اور امیر مکران ، امیر کباذ ادرگانی ، مالی اور کرمانی قبائل کے ساتھ غربی نغار پر یکبارگی حملہ آور ہوئے۔

یہ لڑائی تین روز تک جاری رہی۔ جدگالوں کو شکست ہوئی۔ اور پسپا ہوئے۔ امیر جدگال نے اپنے میں مقابلے اور دفاع کا تاب نہ دیکھا۔ صلح کی درخواست کی۔ صلح نامہ میں شہر آبادان کو بلوچ کردوں اور جدگالوں کے مابین حدِ فاصل قرار دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ جنگ دو سو نوے ۲۹۰ سال قبل مسیح میں واقع ہوئی تھی۔

حکومت زابلستان سے کیکان علاقے کا الحاق

یونانی اور سندھی قبائل کے اخراج کے بعد مکران و توران میں بلوچ کردوں کا قبائلی شیرازہ بکھر گیا تھا۔ اور اس کا تانا بانا ٹوٹ چکا تھا۔ بیشتر رہنما اور سردار بلوچ کرد جو جہاں دید، آزمودہ کار کارشناس اور معاملہ فہم تھے وہ یونانیوں اور جدگالوں کی جنگوں میں کام آئے تھے۔

جیسا کہ امیر راسن تشکانی، یونانی فوجی سردار کراتیوراس سے درہ مولہ میں جنگ کرتے ہوئے فرار ہوا تھا۔ اور امیر جاگیں ساروانی امیر آچاک گرشکانی، امیر بولان مالی اور امیر توران کرمانی۔

یونانی بادشاہ سکندر کی جنگوں میں جام شہادت نوش کئے تھے امیر شادین غزداری، امیر تورگان ارمیلی اور امیر بروز بولانی شہر آبادان کی خون ریز لڑائی میں جانثاری کرتے ہوئے کام آئے تھے۔ اور بلوچ کردوں میں سے فقط امیر کیکان کیکانی اور روش گورانی اس کشت و خون اور قتل و غارت سے جان بچا سکے تھے

چونکہ بلوچ کردوں کی قبائلی تنظیمی ہیئت کمزور ہوئی تھی اور اس کا تانا بانا ٹوٹ چکا تھا وہ اس قابل نہیں رہے تھے چونکہ

قبائلی تنظیمی ہیئت کمزور ہوئی تھی کہ اپنی سیانت اور اپنی وحدت کو بغیر کسی کمک اور مدد کے برقرار رکھ سکیں۔

چونکہ اور کوئی چارہ کار نہ رہا لہذا حکومت زابلستان سے الحاق کیا۔

بلوچ کردوں کے تمدن کے بارے میں

بلوچ کردوں کا مذہب ہ ر ما دستان میں ہجرت کرنے سے

پہلے کردوں کے مذہب کا آئین بہت تاریک اور نامعلوم ہے۔

مادستان کے علاقوں میں داخل ہونے کے بعد آثار نشانات

سے ایسا نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ وہ آہورا پرست رہے ہیں یعنی

روشنی کی پرستش کرنے والے۔ روشنی کو دوست رکھتے تھے۔ تاریکی

سے تنگ دل اور خوف زدہ رہتے تھے۔ کیونکہ لفظ آھورا۔ آ

اور ھورا کا مرکب ہے۔ ھور کے معنی آگ ہے اور آ کے معنی آیا

ہوا۔ وہ حقیقت جو آگ سے آئی ہے وہ کیا ہے۔ وہ روشنی ہے

کرد آگ کو جسکا منظر حقیقت ہے۔ یعنی روشنی۔ اسے مقدس

جانتے تھے اور اس کی پرستش کرتے تھے۔

سورج کو اسی مناسبت سے جو منظر حقیقی روشنی ہے۔ اسے

بھی اسی وجہ سے مقدس جانتے تھے اور اس کی پرستش کرتے تھے

جب بلوچوں نے توران اور مکران میں سکونت اختیار کی انہوں

نے اپنے مذہب کو رواج دیا۔ تورانیوں کا بت پرستی کا مذہب

جو ان علاقوں میں کردوں کی آمد سے پہلے بت پرستی رائج تھی وہ متروک ہوگئی۔ کردوں کی دینی رسومات بہت آسان اور سادہ تھیں۔ دن میں تین بار آگ کی پرستش کیا کرتے تھے۔ طلوعِ آفتاب، غروب آفتاب اور دوپہر یا نصف النہار کے اوقات میں عبادت کرتے تھے وہ اپنی عبادت گاہ کو آرین کے نام سے یاد کرتے تھے۔ جو آر سے مشتق ہے یعنی آتشکدہ۔ آتشکدہ کے معبد کو آری دان کہتے تھے۔ عموماً شہروں اور دیہات میں ایک آتشکدہ ہوتا تھا۔

بلوچ کردوں کے حکمرانوں نے دو بڑی عبادت گاہیں کیکان اور عزدار میں آرین زوراک اور آرین حلوان کے نام سے تعمیر کی تھیں جو کوہ زوراک اور کوہ حلوان کی چوٹیوں پر بنائی گئی تھیں۔

بلوچ کرد ان عبادت گاہوں کو بہت متبرک جانتے تھے۔ سال میں دو بار موسم بہار اور موسم خزاں میں ان عبادت گاہوں کی زیارت کیلئے توران و مکران کے اطراف سے بلوچ کرد بار برداری کے حیوانات اور راشن لے کر جمع ہو جاتے تھے۔ کئی روز تک ان مقدس عبادت گاہوں میں پرستش کرتے ہوئے

یزدان کی عبادت میں مصروف ہوتے تھے۔

آرین (عبادت گاہ) کی عمارت کی ساخت

چونکہ کردوں کے مذہب کے آداب بہت سادہ ہوتے تھے

اس وجہ سے ان کی عبادت گاہوں کا طرزِ تعمیر ظاہری آرائش

و زیبائش اور سجاوٹ سے پاک ہوتا تھا۔

بلوچ کرد عبادت میں تصنع نہیں کرتے تھے۔ اس طرح

عبادت گاہ کی عمارت ایک وسیع کشادہ کمرہ تھا جو چوکور

یا مستطیل ہوتا تھا۔ جس میں دن رات آگ روشن ہوتی اور

لوگ جو روشنی کو اس کا نور سمجھتے تھے یزدان کی پرستش

کیلئے اس مکان میں آتے۔

اس کمرے میں ایک دائرہ ہوتا تھا جس میں تین آتش

دان ہوتے۔ جن میں متواتر آگ روشن رہتی۔ عبادت گذار

آدمی اس دائرہ کے گرد بیٹھتے۔ اور یزدان کے نور کی

پرستش کرتے۔

بلوچ کردوں کے آداب

الف :۔ بلوچ کرد موت کے بعد زندگی کے آغاز کے قائل نہیں رہے ہیں۔ موت کو اھرمن سے قطع رشتۂ تسلسل جانتے تھے شروع میں مُردے کو دفن نہیں کرتے تھے۔ پتھروں یا سطح مرتفع پر چھوڑ جاتے تھے۔ تاکہ پرندے اور جانور اسے کھائیں۔

تاکہ وہ دوبارہ جانداروں کے جسد کا جزو بن جائے بعد میں اس طریقہ کو ترک کیا۔ مردے کو خمرہ میں ڈال کر پہاڑوں میں دفن کرتے تھے۔

ب :۔ ان میں عقد و نکاح کا رواج نہ تھا فقط طرفین کی رضامندی یعنی مرد اور عورت کی۔ اور پھر والد یا بزرگ کی منظوری تاکہ دونوں میں شادی انجام پائے۔

ج :۔ کردوں میں زیادہ شادیوں کی ممانعت نہ تھی۔ مگر زنا اور لواطت کی سختی سے ممانعت تھی۔

د :۔ بیٹی۔ ماں اور بہن سے شادی نہیں کی جاتی تھی۔ ان سے رشتۂ ازدواج حرام تھا۔

ہ :۔ ختنے کی رسم کی عادت نہ تھی۔

و : لڑکیاں بلوغت تک پہنچنے سے پہلے شلوار نہیں پہنتی تھیں۔

ز : لڑکے جب تک سنِ بلوغت تک نہ پہنچتے کمر نہیں باندھا کرتے۔ لڑائی میں انہیں مار ڈالنا ممنوع تھا۔

س : بلوچ کرد طبعاً مویشی چراتے اور پالتے تھے۔ انکے بڑے بڑے گلے ہوتے تھے۔ پہیے والی گاڑی میں حرکت کرتے تھے۔

ش۔ چونکہ بلوچ کرد ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے اس لئے وہ سردیوں میں گرم علاقوں اور گرمیوں میں سرد علاقوں کو منتقل ہوتے تھے۔

ص : بعد میں جب شہروں میں سکونت اختیار کی۔ کھیتی باڑی باغداری اور شجر کاری شروع کی۔ اور پانی کو ذخیرہ کرنے کیلئے ایسے ایسے بند تعمیر کئے کہ انسان انکو دیکھ کر حیران ہوجائے۔

ض : خاندان کے سیاہ سفید کے اختیارات خاندان کے بزرگوں کے ہاتھ میں ہوتے تھے۔ اہم معاملات کے فیصلے قبیلے کے سردار کرتے تھے۔ باہمی معاملات اور تنازعات کے حل اور فصل کے تمام اختیارات قبیلے کے سرداروں

اور سفید ریش بزرگوں کے ہاتھوں میں ہوتے تھے ۔

ط :۔ جب کسی بڑے بادشاہ کے ماتحت ہوتے تو قبیلے کے سردار ہی مذکورہ بادشاہ یا حکمران کے ساتھ معاملات طے کرتے تھے ۔ وہ بھی سیاسی ، سرکاری امور جیسے جنگ ،مسلح افواج ، خراج اور لشکر وغیرہ

ظ :۔ روپیہ ، پیسہ سے چنداں واقفیت نہیں رکھتے تھے ۔ اپنی ضروریات صرف اجناس کے تبادلے سے پوری کرتے تھے ۔ یعنی جنس کے بدلے جنس کا لین دین ۔

ع :۔ لباس اور جوتے اون یا پھر پالتو یا جنگلی جانوروں کی کھال سے تیار کرتے تھے ۔ جو نہایت سادہ ہوتے تھے ۔

غ :۔ زندگی کے امور میں عورتیں مردوں کے دوش بدوش کام کرتی تھیں ۔

ف :۔ کرد بلوچوں کے ہتھیار ، تیر و کمان ، گرز ۔ تلوار ۔ خنجر کمند ، فلاخن پر مشتمل ہوتے تھے ۔

ق :۔ حال لینے کی رسم :۔ حال احوال لینے کا رواج کرد بلوچوں میں مدتوں سے جاری ہے ۔ باہر سے جب کوئی کسی گاؤں یا گھر میں آتا ہے تو میزبان اسکو خوش آمدید

کہتا ہے پانی وغیرہ پلانے کے بعد اس کا حال احوال پوچھتا ہے اسکے سفر اور آنے کی وجہ پوچھتا ہے اور مہمان بھی پوری ایمانداری سے اپنا حال بیان کرتے تھے

ک ۔ کرد بلوچوں کی کوئی باقاعدہ فوج نہیں ہوا کرتی تھی جنگ کے موقع پر ڈھنڈورچی ملک کے اطراف و اکناف میں پھیل کر سربازوں کو اطلاع دیتے تھے۔ اس اطلاع دینے کو ہُل کہتے تھے ہُل کردی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اعلان کرنا ہے۔ ہُل کے دوران سربازوں کو جمع ہونے کیلئے مخصوص جگہ کا اعلان بھی کیا جاتا تھا۔ اور سرباز ان خاص مقامات پر جمع ہوجاتے تھے

کرد بلوچوں کی کاشتکاری

ابتدا میں جب کردوں نے مرکزی ایشیاء سے ہجرت کرکے مادستان میں داخل ہوئے۔ تو وہ خانہ بدوش تھے اور مال مویشی پالتے تھے۔ مویشیوں کے گلے اور رمہ انکی دولت ہوتی تھی۔ کاشتکاری کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ گاڑیوں میں سفر کرتے تھے ۸۵۰ء قبل از مسیح میں جب کردوں

کے سب سے بڑے سردار کیقباد نے مادستان کی سلطنت قائم کی۔ اور توران پر حملہ کر کے سغدستان، کابلستان زابلستان اور مکران پر قبضہ کر لیا۔

اور کرد بلوچ کے قبائل براخوئی، ادرگانی، مامل اور کرمانی قبائل کو توران و مکران کے صوبوں میں پھیلا دیا۔ تو ان قبائل کو توران و مکران میں پھیلا کر اس میں بسا دیا۔

تب انہوں نے کاشتکاری شروع کی۔ کنّات تعمیر کیں۔ پانی کو ذخیرہ کرنے کیلئے بند باندھے۔ اور کاشتکاری کی پیداوار سے فائدہ حاصل کرنا شروع کیا۔

کرد بلوچوں کی زبان

مشرقی کردوں کی زبان یعنی ماد کردوں کی وہی زبان تھی جس میں آوستا لکھی گئی تھی۔ مگر جب کردوں کے براخوئی، ادرگانی، کرمانی اور مامل توران و مکران میں آباد ہوئے تو وہ بھی اپنی اس کردی زبان میں بات کرتے تھے۔ اس لئے وہاں کے مقامی لوگوں نے انکی زبان کو کردگالی کہنا شروع کیا۔ یعنی کردی زبان بولنے والے۔ راویوں کی روایت

ہے کہ جب مادستان کے بادشاہ کیقباد کرد نے توران پر
قبضہ کیا تو کردوں نے کران اور زابلستان پر قبضہ کرلیا
تورانی قبائل سے کچھ لوگ اپنے آبائی وطن سغدستان
نہیں گئے کردوں کی حکومت کو تسلیم کرلیا۔ تورانی ترک قبائل
جنہوں نے ہجرت نہیں کی۔ وہ قبائل یہ ہیں

"گرگاوی" گنداریچ، ہنگاساری، مجارک، اندنداک
سمی غان، سورغان، سندغار واہی ماک، رنگاسارتی۔ میمو
جاندک، جوگمان، ہوناک، صبخاک، برنجک، الیاتون
کاوکان، ازنگی، سارغون، کالداش اور گیورک

یہ ترک قبائل تورک زبان میں بات کرتے تھے کردوں
کی اطاعت قبول کرنے کے بعد یہ تورانی ترک قبائل کردوں کے
ساتھ مل گئے۔ تاکہ ان کا رشتہ اور برادرانہ تعلقات مضبوط
اور مستحکم ہوجائیں۔ اس ملاپ سے براخوئی زبان
وجود میں آگئی۔ دونوں زبانیں ایک دوسرے پر
اثر انداز ہوگئیں۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ براخوئی
قبائل کردی اور تورکی زبان بولنے لگے۔

کرد بلوچوں کا لشکری نظام

مادستان کی سلطنت کی حفاظت، سلامتی اور دفاع کے لئے کردوں کا لشکری نظام ہر صوبے میں ایک جیسا ہی ہوتا تھا افواج مردوں پر مشتمل ہوتی تھی ۔ کرد قبائلی جوانوں کو سرباز کہتے تھے۔ تجربہ کار، جنگ آزما اور جہاندیدہ سردار اور بزرگ لشکری نظام کے امیر اور کمانڈر ہوتے تھے۔ کرد قبائل عمر رسیدہ، سفید ریش جو ضعیفی کی وجہ سے جنگ کے قابل نہیں ہوتے تھے ۔ وہ جنگ کے دوران خواتین اور بچوں کی نگہبانی کرتے تھے۔ وہ مال مویشی، کھیتوں اور کھلیانوں کی حفاظت بھی کرتے تھے ۔

کرد بلوچوں کے افواج کا طریقہ کار

توران اور مکران میں کردوں کی فوج کے مختلف شعبے ہوتے تھے۔ لشکر کے ہر شعبے کو بولک کہتے تھے ۔ لشکری تقسیم قبائل اور علاقوں کی بنیاد پر کچھ اس طرح تھی ۔ اکیکان گودان مسارون، سغزدار، ثمسکان، ارمیل، لولان، نگرشکان، ماملَ،

اور کرمان بولک) انکے پرچم پر چیتے کا چہرہ ہوتا تھا۔ بولک میں کئی قبائل، قبیلے میں کئی تمن اور تمن میں کئی شلوار ہوتے تھے۔ شلوار ایک خاندان کے جوانوں پر مشتمل ہوتا تھا۔

پارین، قبیلے اور تمن کے کئی شلواروں کے سربازوں سے بنتا تھا۔ جوک۔ قبیلے کے سربازوں پر مشتمل کئی پارین سے جوک بنتا تھا اور کئی جوک مل کر بولک میں شامل ہوتے تھے

توران و مکران کے کردوں کا لشکر دو حصوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ جن میں ایک پیادہ سرباز اور دوسرا سوار سرباز۔ انکو سوار اور پیادہ لشکر کہتے تھے۔ پیادہ فوج کے تین دستے ہوتے تھے۔ تیر انداز۔ شمشیر باز اور پیرانچی، شمشیر باز، تیراندازوں کے عقب میں انکی مدد کرتے تھے۔ اور انکے عقب میں پیرانچی انکی مدد کرتے تھے۔ پیرانچی وہ دستہ ہوتا تھا جو دشمن پر گوپھن سے سنگباری کرتے تھے۔

پیرانچی اس تیزی سے دشمن پر سنگباری کرتے تھے۔ کہ دشمن کی یلغار کو شکست میں بدل دیتے تھے۔ سوار لشکر کے دو حصے ہوتے تھے۔ گران بار سوار اور سبک بار سوار گران بار ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہوتے تھے۔

سبک بار سواروں کے پاس صرف تیر کمان یا نیزے ہوتے تھے۔ کرد بلوچ باقاعدہ فوج تیار نہیں رکھتے تھے۔ البتہ سر بازوں کا ایک حصہ سندھ اور کچھی کی سرحدوں پر متعین ہوتے تھے۔ جو سندھ اور توران کے درمیان سرحدوں کی حفاظت کرتے تھے۔ تاکہ دشمن کے حملوں کو آسانی سے روکا جا سکے۔

کردوں کے لشکری کمانڈر کچھ اس طرح سے ہوتے تھے

سہران میران سر لشکر، بولک کے سر لشکر، جوک کے سر لشکر پارین کے سر لشکر، شلوار کے سر لشکر۔

کرد بلوچوں کے شہری نظام

توران اور مکران کے کردوں کا شہری نظام بھی انکے لشکری نظام کے مطابق ہوتا ہے۔ لشکری نظام کا فرض ملک کی حفاظت کرنا تھا۔ شہری نظام علاقے کے تمدن کی نگرانی کرتا تھا۔ شہری نظام قبائل کے برادرانہ رشتوں کے ارتباط پر استوار ہوتا تھا۔ ہر قبیلہ اور تمن خاندانوں پر مشتمل ہوتا تھا ہر گروہ کو تمن یا بولک، ہر طائفے کو جوک اور ہر ٹکر کو پارن کہا جاتا تھا۔ ہر پارین کئی شلوار یا حلک پر مشتمل

ہوتا تھا۔ تمن یا قبائل کے تمدنی نظام میں ہر تمن کا ایک سربراہ اعلیٰ ہوتا تھا۔ جس کو میر میراں کے نام یا لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ ہر تمن کا ایک امیر ہر قبیلے کا ایک سردار اور ہر شلوار کا ایک ٹکری یا سربراہ ہوتا تھا۔

جن کو میر میران، میر، سرگل، کماش یا واجہ کہتے تھے۔ کرد بلوچوں کا تمدنی نظام اس طرح چلتا تھا۔

گاؤں، دہ کدہ، قریہ اور بلدات

سلطنت مادستان کے قدیم دور میں توران، مکران اور زابلستان سرسبز اور شاداب ہوا کرتے تھے۔ لوگ آسودہ اور خوشحال تھے۔ ان کے علاقوں کے وسیع و عریض خطے میں گاؤں قریہ اور قصبے با رونق اور آباد تھے۔ قدیم قصبوں سے کچھ اب بھی آباد ہیں۔ مگر وقت گذرنے کے ساتھ بیشتر دہ کدے اور شہر ویران ہو گئے ہیں۔ جنکے آثار اب بھی نظر آتے ہیں۔ انکو تپہ یا دمب کہتے ہیں۔

کرد بلوچوں کا نسب نامہ

براخوئی :۔ تاریخی اسناد اور حوالوں کے مطابق ۔ کردوں کے دو حصے ہیں

پہلا حصّہ :۔ ان کردوں کا ہے جو آرارات اور کوہ جودی کے کوہستان سے آئے جو دجلہ اور فرات کے درمیانی علاقے میں غرباً شام اور بحیرہ روم کے ساحلوں اور شرقاً خلیج فارس اور بحیرہ عمان کے ساحلوں تک پھیل گئے ان کردوں کے قبائل مندرجہ ذیل ہیں

لولو ، گوتی ، کاسو اور سوباری ۔ کردوں کے یہ قبائل بحیرہ خزر کے مغربی علاقوں سے آئے ہیں۔ اس لئے ان کو مغربی کرد کہا گیا ہے

کردوں کا دوسرا حصّہ

وسطی ایشیاء سے باختر اور موجودہ ایران آئے اور پھر وہاں سے بحیرہ خزر کے مشرق سے گذر کر مذکورہ بحیرہ کے جنوب میں آذربائیجان کے علاقے میں پھیل گئے اور یہیں آباد ہو گئے ۔ دوسرے حصے میں مادو ناٹری اور کاردوخ قبائل شامل

ہیں ۔ اس وسیع و عریض مملکت کو ماد کی مناسبت سے مادائی یا
میدیا کہا گیا ہے ۔ اصل کردوں کے سات قبیلے ہیں ۔ بعد میں بعض
دوسرے قبائل بھی ان میں ضم ہو گئے ہیں
ہر قبیلے کی کئی شاخیں ہیں ۔ ان کرد قبائل کو مشرقی کرد بھی
کہا گیا ہے ۔ کردوں کے اس گروہ میں براخولی، اردگانی، ماملی اور
کرمانی قبائل شامل ہیں ۔ جو ماد کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں ۔
اس لئے دوسرے کردوں کے نسب ناموں کو چھوڑ کر ہم
ان ماد کردوں کے نسب نامے کو لیتے ہیں ۔ اس نسب نامے
کو حضرت نوح علیہ السلام سے شروع کرتے ہیں ۔ جو طوفان
کے بعد بنی نوع انسان کے بابا آدم ثانی کہلاتے ہیں ۔

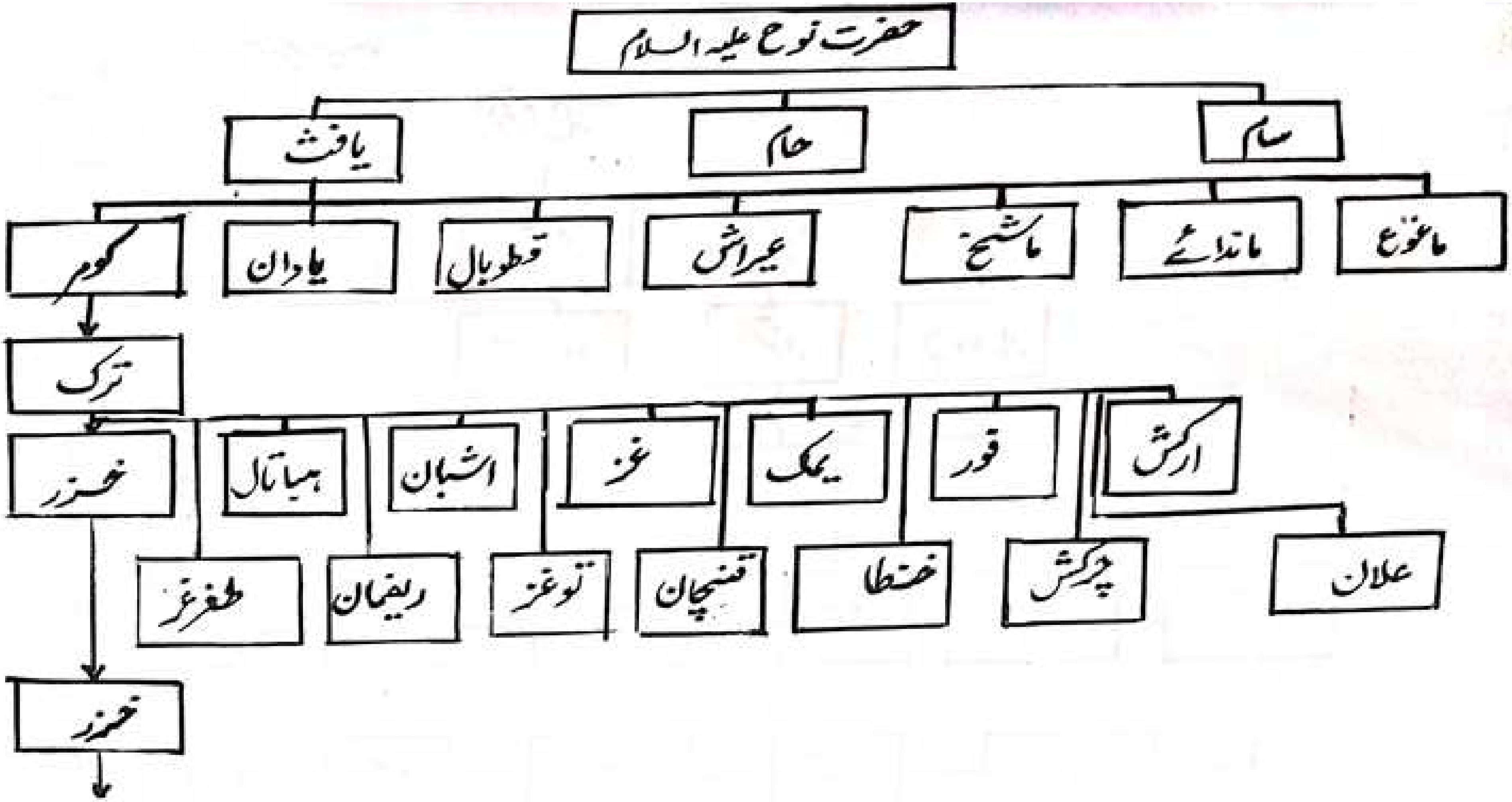
حضرت نوح علیہ السلام
سام
حام
یافث
ماغوغ
ماندائے
ماشیخ
عیراش
قطوبال
یادان
گومر
ترک
ارکش
قور
یمک
غز
اشبان
ہیاتال
خزر
علان
چرکش
ختطا
قنیچان
توغز
ریفیان
طغرغز
خزر

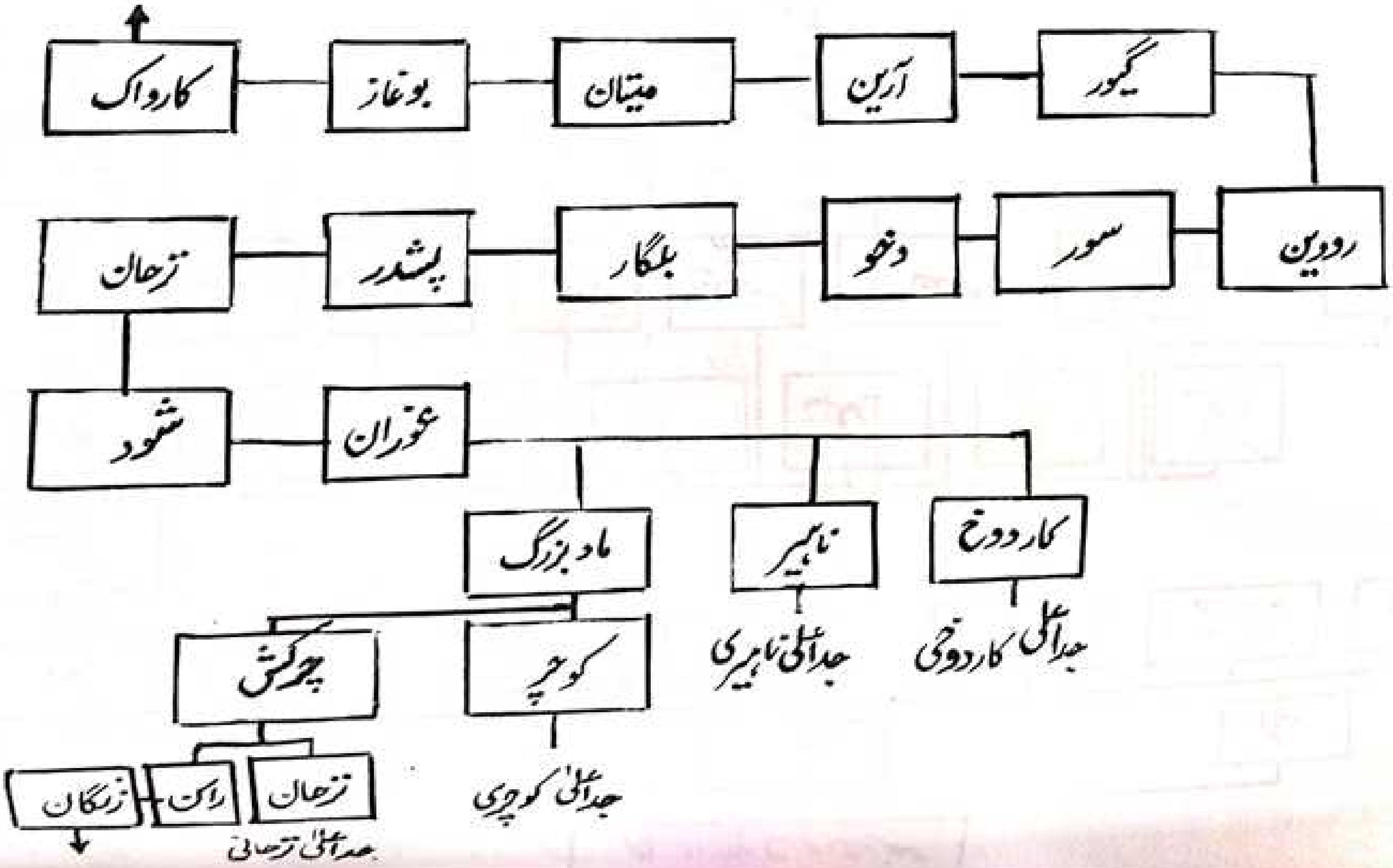

کارواک
بوغاز
میتان
آرین
گگور
رودین
سور
دخو
بلگار
پشدر
زحال
شود
غوزان
ماد بزرگ
نابیر
کاردوخ
جدائی نابیری
جدائی کاردوخی
چرکش
کوچی
جدائی کوچی
ترحال
راکت
زنگان
جدائی ترحالی

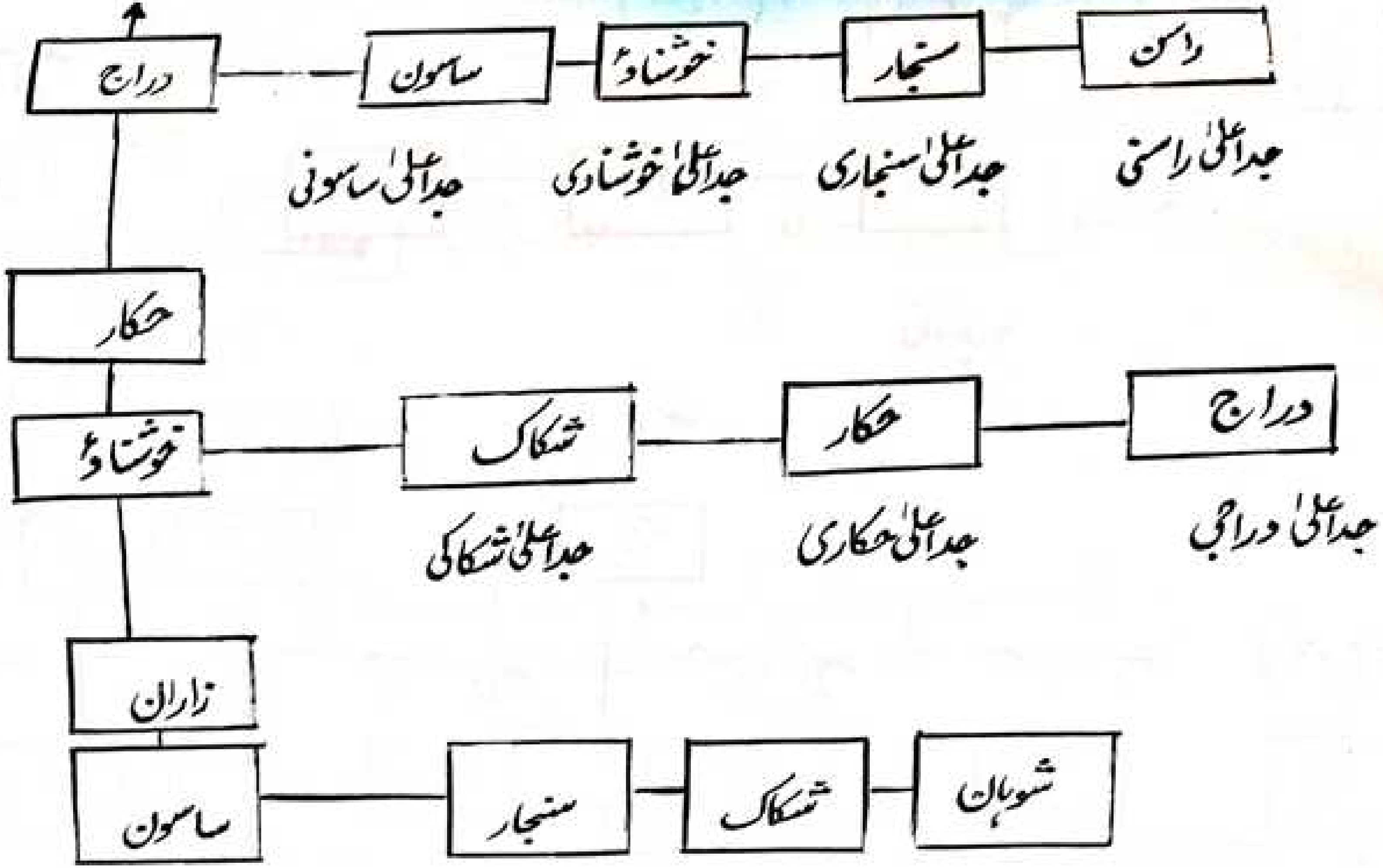
راسن
سنجار
خوشناڈ
ساسون
دراج
جدِ اعلیٰ راسنی
جدِ اعلیٰ سنجاری
جدِ اعلیٰ خوشنادی
جدِ اعلیٰ ساسونی
حکار
خوشناڈ
دراج
حکار
شکاک
جدِ اعلیٰ دراجی
جدِ اعلیٰ حکاری
جدِ اعلیٰ شکاکی
زاران
ساسون
سنجار
شکاک
شوہان

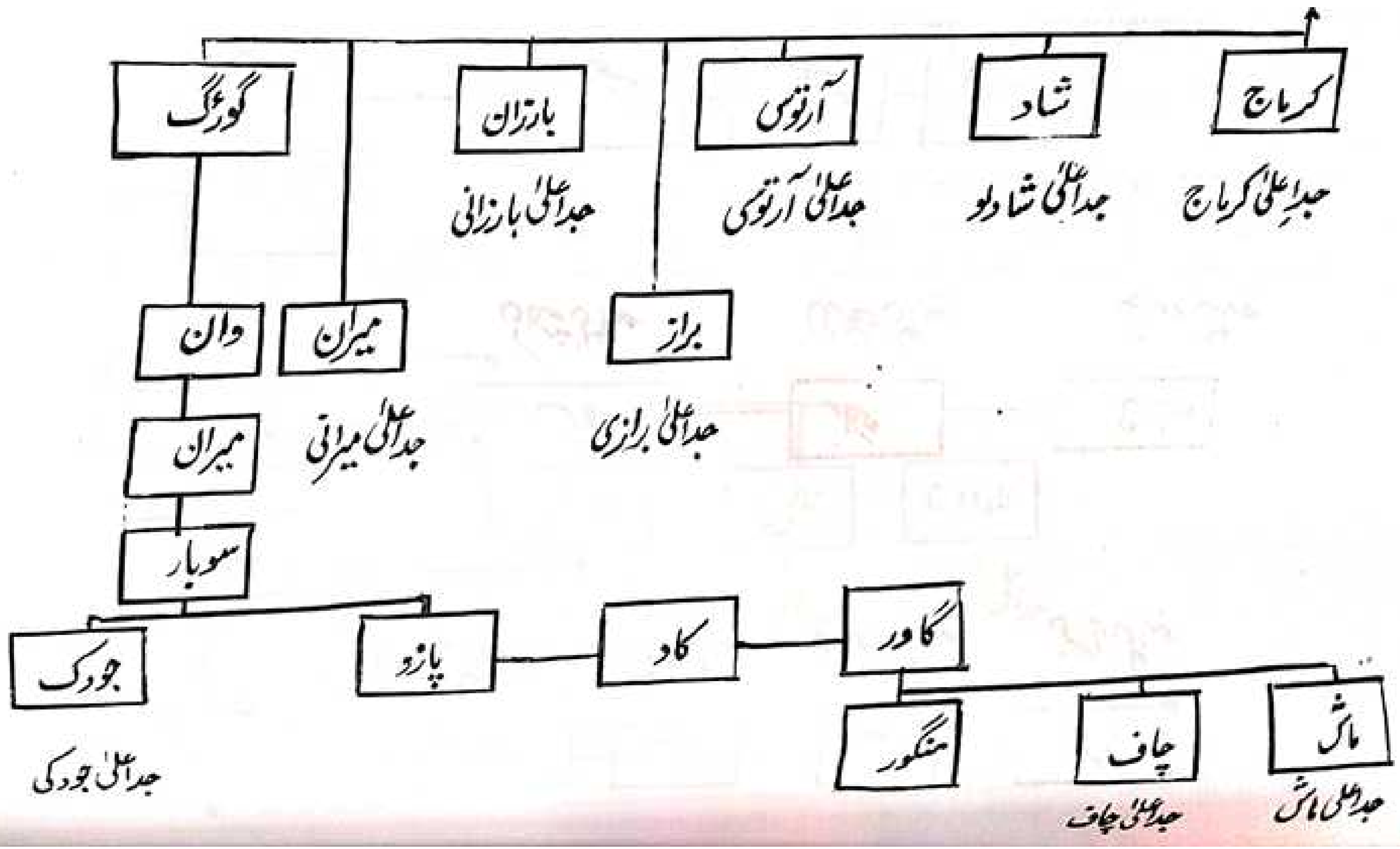
کرماج
جدِاعلیٰ کرماج
شاد
جداعلیٰ شادلو
آرتوس
جداعلیٰ آرتوسی
بارزان
جداعلیٰ بارزانی
گوئگ
میران
جداعلیٰ میرانی
براز
جداعلیٰ برازی
دان
میران
سوبار
جودک
جداعلیٰ جودکی
پازو
کاد
گاور
منگور
چاف
جداعلیٰ چاف
ماش
جداعلیٰ ماش

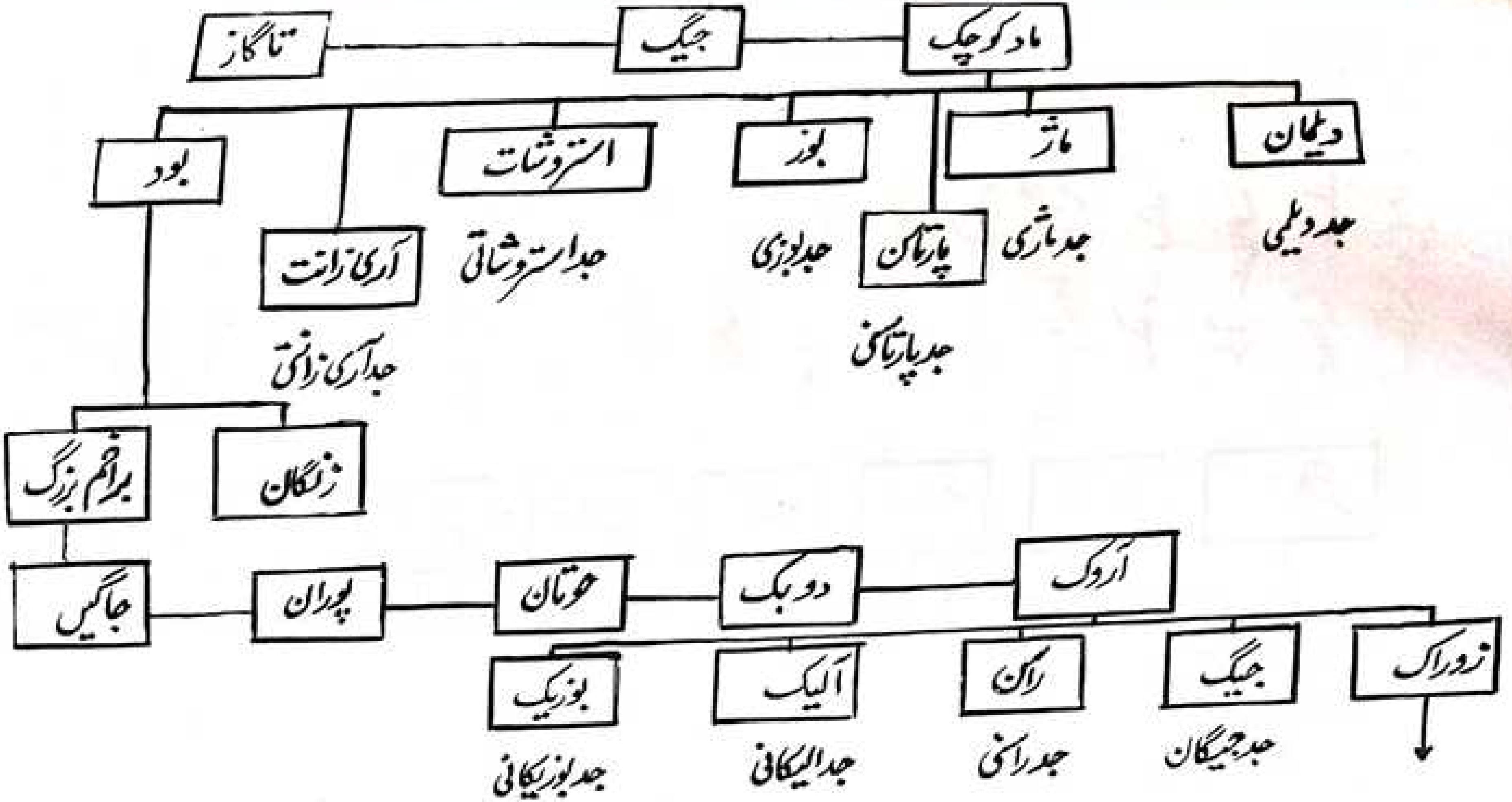
تاگاز
جیگ
مادکوچک
دیلمان
ماژ
پارتاکن
بوز
استروشات
آری زانت
بود
جد دیلمی
جد ماژی
جد پارتاکنی
جد بوزی
جد استروشاتی
جد آری زانتی
زنگان
براخم بزرگ
جاگیس
پوران
حوتان
دوبک
آروک
زوراک
جیگ
راکن
آلیک
بوزیک
جد جیگان
جد راکنی
جد الیکانی
جد بوزیکانی

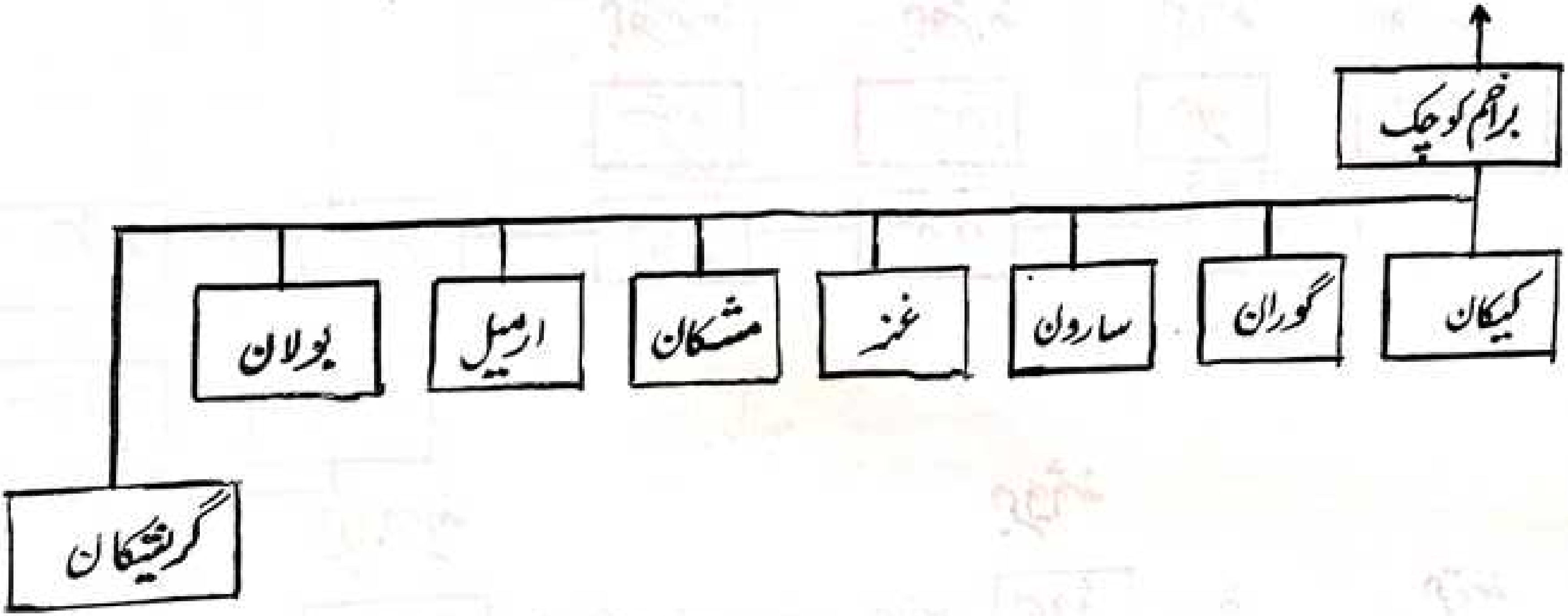
براخم کوچک
کیکان
گوران
سارون
غنز
مشکان
ارمیل
بولان
گرشیکان

براہم کوچک کے آٹھ بیٹے تھے۔ کیکان ۔ گوران ۔ساروان غز ۔ مشکان ۔ ارمیل ۔ بولان ۔ گریشکان ۔

افزائش نسل کی وجہ سے۔ براہم کے ان آٹھ بیٹوں نے یہ آٹھ طائفے ۔ کیکانی ۔ گورانی ۔ سارونی ۔ غزواری ۔مشکانی ارملی ۔ بولانی ۔ گریشکانی کو جنم دیا ۔

ان آٹھ براخوئی طائفوں کا نسب نامہ اسطرح ہے

الف :۔ کیکان :۔ روزاک ۔سنگین ۔ آرین ۔ پندران ۔ داخور زیبار ۔ اُمران ۔سنگین ۔ نحان ۔ کیکان

ب :۔ گوران :۔ شیدان ۔ باشمان ۔ دلوت ۔ زنیل تیکش کاش شیدان ۔ کوساد ۔ باشمان ۔ گوران

ج :۔ ساروان :۔ زیدک ۔ باشوک ۔ کورلی ۔ لاسین ۔ مامش دوسک ۔ سارم ۔ باسیر ۔ داخور ۔ زاخو

ح :۔ غز :۔ اودام ۔ راسن ۔ دوخان ۔ کاتین ۔ گیور غز گوروس ۔ ماحک ۔ روجاپ ۔ مہران

خ :۔ مشکان :۔ آیلہ ۔ اوکی ۔ مشکان ۔ ایلہ ۔ باشار ۔ مرداس گیلک ۔ توراب ۔ کویاں ۔ مشکان

د :۔ ارمیل :۔ مزرک ۔ زروان ۔ کویاں ۔ منگور ۔ سابول مزرک

زروان ۔ سکاش ۔ شاول ۔ ارمیل

ف : بولان :۔ زنیل ۔ بوزیک ۔ کازان ۔ ملیل ۔ کارنچ
شاگان ۔ شوبان ۔ کرباج ۔ بوزیک ۔ بولان

س : گریشکان :۔ بروز ۔ باشیر ۔ بولاک ۔ بروز ۔ گریشکان
کرہ جک ۔ ماخان ۔ چرموک ۔ لزیں

خاندان پیش دادیاں کی بادشاہی کے بارے میں

جب کہ قبائل ماد ۔ منطقہ آتروپان جو نواح اسپہان اور اکتابان کے شمال و جنوب میں واقع تھا ۔ دریا خزر کی طرف سے وارد ہوئے اور وہاں مسکن پذیر ہوئے ۔

انکی سکونت کی وجہ سے منطقہ مادستان کے نام سے شہرت پاگیا ۔ ابتدا میں کردوں کا یہ گروہ ۔ فرقوں میں بٹا ہوا تھا ۔ ہر فرقے کا رئیس ہوا کرتا تھا ۔ انکا کام گلہ بانی تھا ۔

سیاست سے انکو کوئی سروکار نہیں رہا ہے ۔ کلدہ ، آشور ۔ بابل ۔ عیلام کے بادشاہوں کے ماتحتی میں زندگی بسر کرتے تھے ۔ بعد میں ان خاندانوں کے حکمرانوں کے زوال بعد ماد اور پارس کو ان کی غلامی سے نجات ملی ۔

پہلی دفعہ مقامی خاندان ماد و پارس ۔ جو پیش دادیاں کہلاتے تھے اپنی حکومت ماد و پارس میں تشکیل دی ۔ چھ پشتوں تک انہوں نے حکومت کی ۔

جمشید نے حکومت پیش دادیاں کی بنیاد رکھی ہے ۔
خاندان پیش دادیاں کے فرمانرواں کے نام اس طرح ہیں

جمشید - ایتیان - فریدون - منوچہر - تہماسپ - وشتاسپ
گرشاسپ - پیش دادی خاندان کا آخری حکمران تھا -
اسکی وفات کے بعد سلطنت - ماد و پارس پر زوال
آگیا - چونکہ خاندان پیش دادیاں میں کوئی ایسا موزوں شخص
جو بادشاہت کا اہل ہو - نہ تھا -
اس اثناء میں افراسیاب توران میں بادشاہ تھا چونکہ
وہ ایک بدمزاج اور بدفطرت حکمران تھا - لہٰذا اس کی حکومت
کو کردوں کے طائفے و دیگر قبائل ماد و پارس پسند نہیں
کرتے تھے - لہٰذا تمام امراء و رؤسا و سردارانِ قبائل ماد و
پارس کو آشور کے ناجائز قبضہ کرنے سے نجات دلانے کی
خاطر - کیقباد امیر الامرا کرد کو جو عقل و دانش میں یکتا
تھا - سلطنت مادستان کے تخت پر بٹھادیا -
اس تخت نشینی کی وجہ سے سلطنت ماد و پارس کی
حکومت طبقہ پیش دادیاں سے طبقہ اہلِ ماد کو منتقل ہوگئی
مؤرخین نے مادستان کو (کیان) اور خاندانِ ماد کو
(کیانی) بھی کہا ہے - لہٰذا تمام سردار اور رؤسا ماد کرد قبائل
و قبائل پارس - گیل - دیلم - خزر آپس میں طولانی صلاح

و مشاورت کے بعد رئیس اعظم کیقباد جو عقل و فراست۔ عدل و انصاف۔ تدبر میں بے مثال تھا۔ تختِ سلطنت پر بٹھا دیا۔

اسی اثناء میں براخوئی کرد ایک بڑا اور توانا قبیلہ ملتِ کرد تھا۔ زمانے کے گذرنے کے ساتھ۔ اس قبیلے سے آٹھ طائفے برآمد ہوئے ہیں کہ ان کے نام اس طرح ہیں کیکانی۔ گورانی۔ سارونی۔ غزداری۔ مشکانی۔ ارمیلی بولانی۔ گریشکانی۔ اِن طائفوں کا امیر کبیر۔ امیر کیکان تھا کہ طائفہ کیکان سے تھا۔

براخوئی قبیلے کے دیگر طائفے جو تھے۔ ان کا ہر ایک ایک رئیس تھا۔ امیر گوران طائفہ گورانی کا رئیس تھا۔ امیر زاخو طائفہ سارونی کا سردار تھا۔ امیر مہران طائفہ غزداری کا سردار تھا۔ امیر مشکان طائفہ مشکانی اور امیر ارمیل طائفہ ارمیلی اور امیر بولان طائفہ بولانی۔ اور امیر لرزیں طائفہ گریشکانی کا سردار تھا۔ یہ دیگر کرد قبائل کی طرح مادستان میں سکونت پذیر تھے۔ جب امیر کبیر ماد کرد، امیر کیقباد نے سلطنت مادستان پر جلوس کیا۔

اس کے خاندان نے چھ پشتوں تک فرمانروائی کی
ان ماد کرد خاندان کے بادشاہوں کے ادوار میں بعض
مورخین نے انکے خاندان کو خاندانِ کیانی بھی کہا ہے۔
کیقباد و کیکاووس و نوس و فریبرز، کواکسار و
ازدیاک کے ادوار میں براخولی کردوں کے طائفوں کے
رئیسوں کا نسب نامہ اس طرح تھا۔

الف :- **طائفہ کیکانی** - کیکان، زوراک، دوشتاب،
ذگرین، زیبار، براخم، گوران

ب :- **طائفہ گورانی** - گوران، کرہ جک، شادیں،
کاش - رامیں - بوغاز - راستی

ج :- **طائفہ ساروئی** - زاخو - سلاوز - شاگیں - سابول
سورچن - مانی - شوبان

د :- **طائفہ غرزداری** - مہران - کینتون - کاشک - کیچان
مانود - گادر - بیکر

ہ :- **طائفہ منتکانی** - خشکان - مرداس - کرہ جل گیلباگ
توراب - مانور - بیکر

س :۔ **طائفہ ارمیلی** ۔ ارمیل ۔ مشکان ۔ خمان ۔ کلہ جک
کرماج ۔ گوزن ۔ کوساد

ش ۔ **طائفہ بولانی** ۔ بولان ، باجل ، پوران ۔ خمان ،کیتون
ترمان ۔ حکار

ص ۔ **طائفہ گرشکانی** ۔ لزین ۔ تادی ۔ زیدان ۔ بروش
پازو ۔ تاپین ۔ خیزان

تین سو سال بعد ۔ ماد کرد خاندان کی بادشاہی ، ہخامنشی خاندان میں منتقل ہوگئی ۔ امیرکورش ،کبیر امیر ہخامنشی مادستان اور پارس کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ اس خاندان کے بادشاہوں نے دو سو تیس سال حکرانی کی ۔ ہخامنشی حکمرانوں کے دور میں براخوئی کردوں کے رؤسا کا نسب نامہ اسطرح تھا ۔

الف :۔ **طائفہ کیکانی** ۔ زرشان ۔ زوراک ۔ ارجان ۔ شاہوز
براخم ۔ سابول ۔ نورگان ۔ کیانوش ۔ کیکان

ب :۔ **طائفہ کورانی** ۔ ناگان ۔ دوج ۔ چرموک ۔ کازان ۔ زنیل
گوران ۔ مہران ۔ گیشتار ۔ روشی

ج ۔ **طائفہ ساروني** ۔ لزمان ، ہینسار ، کابو ، مرداس ، ریگان ، کیتون ، باشوک ، اینارخ ، جاگیں

د ۔ **طائفہ عزداری** ۔ شیشار ۔ کاشک ۔ دیلم ۔ خزان ۔ کوساد ۔ مشکان ۔ بیغل ۔ کرجل ۔ شادین ۔

ر ۔ **طائفہ مشکانی** ۔ گرگیں ۔ بولور ۔ توتنک ۔ دوغان ۔ کاتین ۔ زروان ۔ بوزیک ۔ براخم ۔ راسن

س ۔ **طائفہ ارمیلی** ۔ باہر ۔ آماچ ۔ کمبیل ۔ باسیر ۔ بولاک ۔ اورام ۔ اوکی ۔ زرین ۔ بورگان ۔

ش ۔ **طائفہ بولانی** ۔ بوغا ۔ درنیل ۔ نغیزان ۔ منشکان ۔ سیکران ۔ ساسون ۔ کل غل ۔ لاکور ۔ بروز

ص ۔ **طائفہ گرگیکانی** ۔ سمبان ۔ زیدک ۔ پیلار ۔ ماخان ۔ سارم ۔ داروان ۔ توغنے ۔ بلباس ۔ آچاک

جسوقت سکندر مقدونی ریاست یونان نے مادستان و پارس پر حملہ کیا ۔ اور خاندان ہنحا منشی کی بادشاہت کو سقوط دی ۔ انکی سلطنت کو تہہ و بالا کیا ۔

براہوئی گردوں کے اُمراء کے یہ لشکر توران و مکران میں یونانیوں سے جنگ لڑی ۔ ان کے نام اسطرح ہیں ۔

امیر کبیر امیر کیکان کیکانی ، امیر اوشی گورانی ، امیر جاگین
ساروئی ، امیر شادین عزداری ، امیر راسن مشکانی - امیر تورگان
ازمیلی - امیر بروز بولانی - امیر اچاک گریشکانی -

ادرگانی، ماملی، کرمانی کرد بلوچوں کے نسب نامے کے بارے میں

زابلستان کے زنگنہ کردوں اور توران کے براخوئی کردوں کے تذکرہ کے بعد اب ادرگانی - ماملی - کرمانی کردوں کے نسب نامہ کو بیان کریں گے - یہ کرد طائفے بھی کردوں کے مشرقی گروہ سے ہیں - ان کا جد اعلیٰ براخوئی اور زنگنہ طائفوں کی طرح ماد کوچک ہے
ماد کوچک کے سات بیٹے تھے کہ ان کے نام ایسے ہیں پارتاسن - استر دشات - آری زانت - بوز - ماژ اور بود اور دلیمان ضرور زمانہ کے ساتھ - ان سات بیٹوں کی تعداد اسقدر بڑھ گئی کہ انہوں نے سات بڑے ماد کرد قبیلوں کو وجود میں لائے - جو ان ناموں سے مشہور ہوئے پارتاسن - استرو شاقی - آری زانتی - بوزی - لبوزی - بود

اور دیلمی ۔ طائفہ براخوئی کا جد براخم اور زنگنہ کا جد زنگان

بھائی تھے اور بود فرزند مادکوچک کے بیٹے تھے ۔

اسی طرح جد طائفہ ادرگانی ۔ ادرگان جد طائفہ مالمی ۔ مال اور

جد طائفہ کرمانی ۔ کرمان آپس میں بھائی تھے ۔ جو استروشات

کے بیٹے تھے ۔

استروشات خود مادکوچک کے سات بیٹوں میں سے

ایک بیٹے تھے ۔ اس توضیح کی رو سے طائفہ براخوئی اور زنگنہ

کرد اور طائفہ ادرگانی ۔ مالمی ۔ کرمانی کرد ۔ دو بھائیوں کے

اولاد ہیں یعنی بود اور استروشات جو کہ مادکوچک کے

بیٹے تھے

طائفہ ادرگانی ۔ مالمی ۔ کرمانی کے نسب نامہ کی ابتداء

حضرت نوح علیہ السلام سے کرتے ہیں ۔

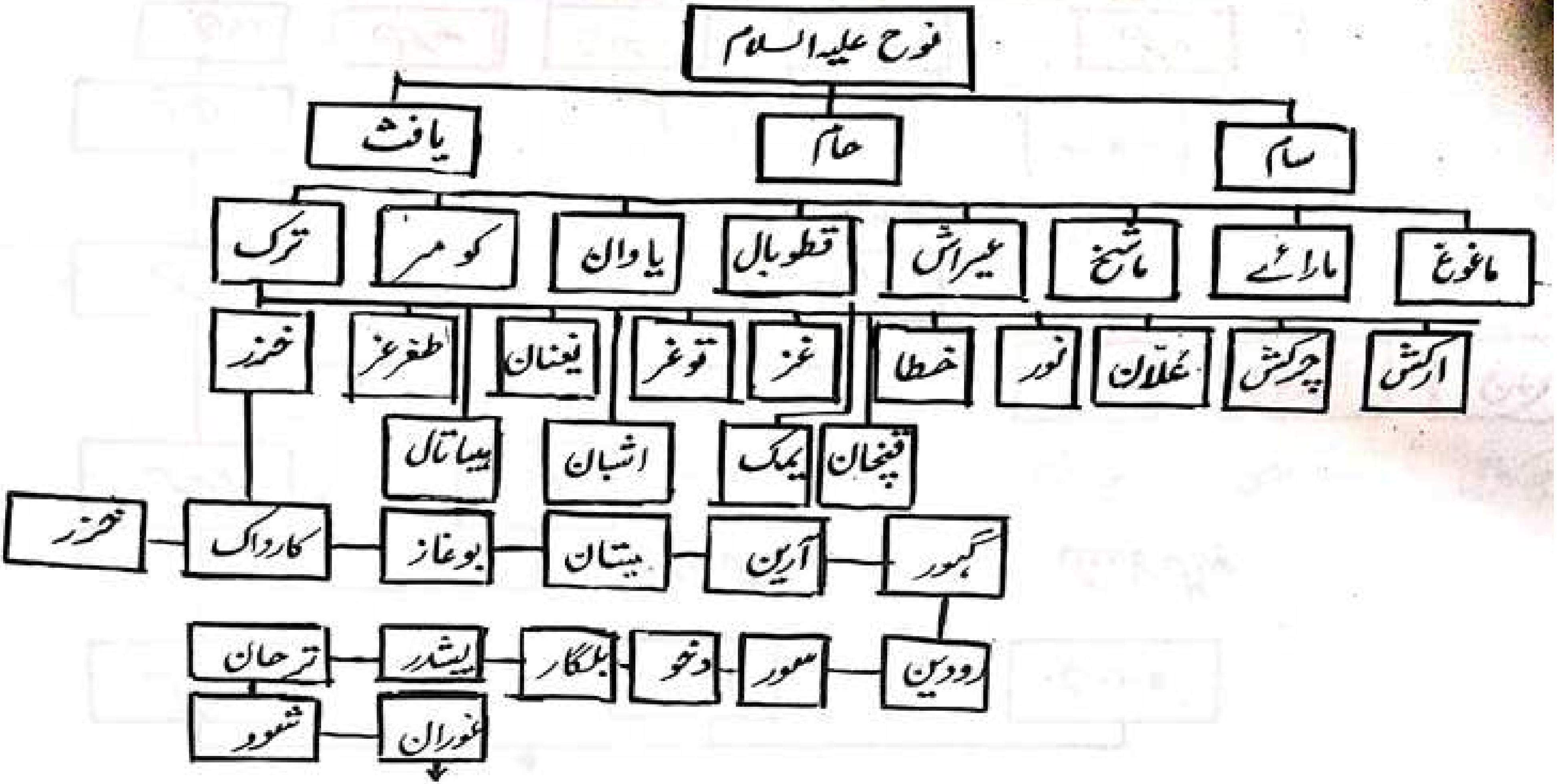

نوح علیہ السلام
یافث
حام
سام
ترک
کومر
یاوان
قطوبال
عیراش
ماشیخ
مارائے
ماغوغ
خزر
طغرغز
یغنان
توغر
غز
خطا
نور
غلان
چرکش
ارکش
بیاتال
اشبان
یمک
قپخان
خزر
کارواک
بوغاز
بیتان
آرین
گبور
ترحان
یشدر
بلگار
دخو
سور
رودین
شور
غوران

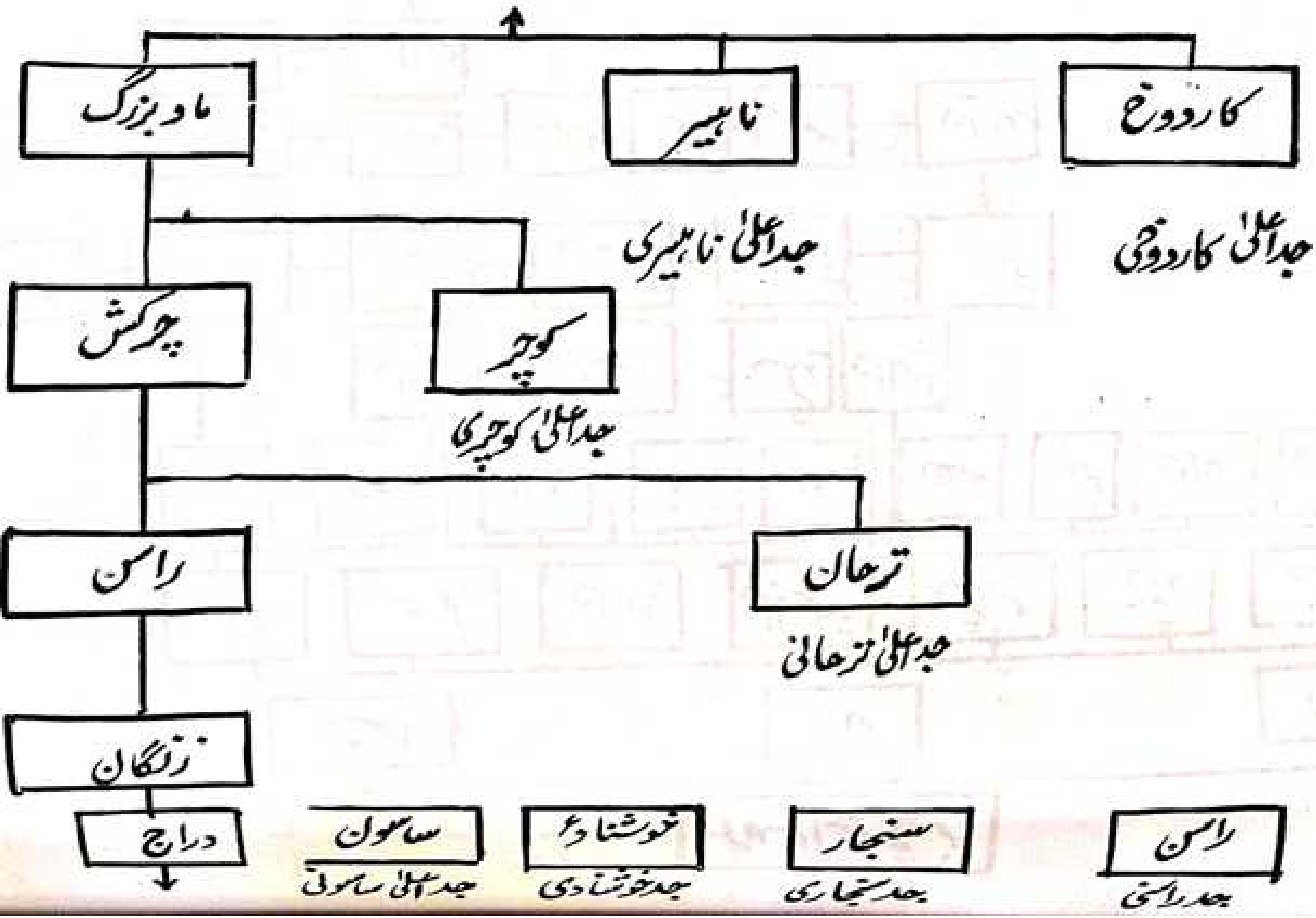

مادبزرگ
ناہیر
کاردوخ
جداعلیٰ ناہیری
جداعلیٰ کاردوخی
چرکش
کوچر
جداعلیٰ کوچری
راسن
ترحان
جداعلیٰ ترحانی
زنگان
دراج
ساسون
جداعلیٰ ساسونی
خوشتادر
جدخوشتادی
سنجار
جدسنجاری
راسن
جدراسنی

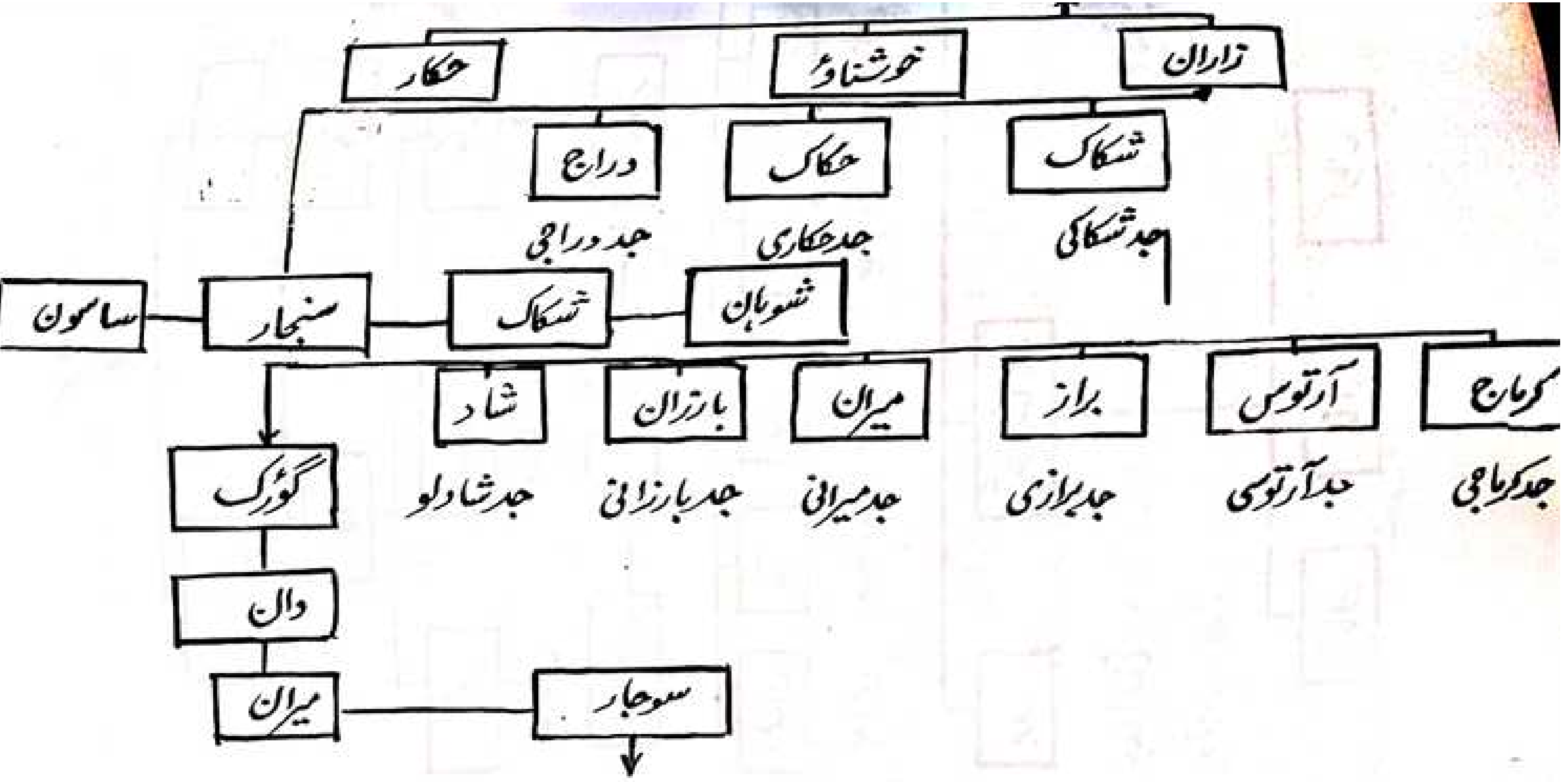
زاران
خوشناؤ
حکار
تشکاک
حکاک
دراج
جد تشکاکی
جدحکاری
جد دراجی
ساسون
سنجار
تشکاک
شوبان
کرماج
آرتوس
براز
میران
بارزان
شاد
جدکرماجی
جدآرتوسی
جدبرازی
جدمیرانی
جدبارزانی
جدشادلو
گوژرک
دال
میران
سوجار

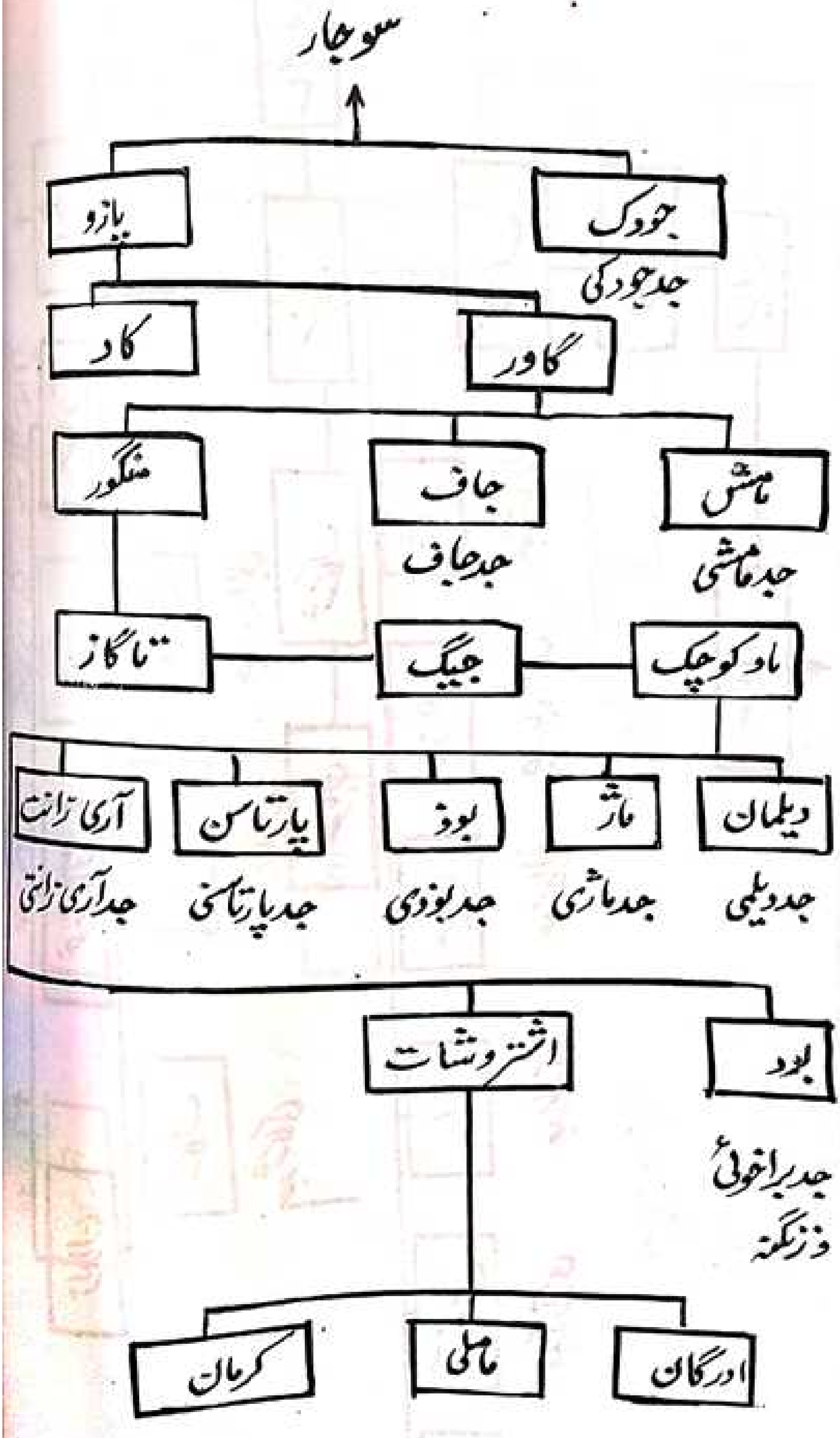

سوجار
بازو
جودک
جدجودکی
کاد
گاور
منگور
جاف
ماش
جدجاف
جدماشی
تاگاز
جیگ
مادکوچک
آری زانت
یارتاسن
بوژ
ماژ
دیلمان
جدآری زانتی
جدیارتاسنی
جدبوژی
جدماژی
جددیلمی
اشتروشات
بود
جدبراخوئی
دزنگنہ
کرمان
مالی
ادرگان

استروشات کے تین بیٹے تھے ۔ ادرگان ۔ مامل اور کرمان ۔ وقت گذرنے کے ساتھ انکی نسل میں اضافہ ہوتا گیا جو کردوں کے تین قبائل ادرگانی ۔ مامل اور کرمانی قبایل کو جنم دیا۔ جس کا نسب نامہ حسبِ ذیل ہے

الف : **ادرگان** : خسان ، کلہار ، پارکان ، جاگین ، سَمک ، داخور شابک ، باہو ، نودو ، سُہتنک ، سابول ، چونک ، شیکرو مندگار ، سندران ، زُمبر ، دارون ، ایلہ

ب : **مامل** : جلابین ، سَمک ، چمبُر ، ہوتان ، زوراک اوشاب ، زنیل ، مُرّاک ، کاتین ، بمیکان ، کازان ، نذامان ، ہوتکار ، سارون ، ہیجران ، ماکول ، اُنکازنگ

ج : **کرمان** : کودان ، شمید ، زنچلان ، دوسک ، پندران درابیل ، گاموں ، لاسین ، بوزک ، نوتان ، مزرک ، قوزا کلزان ، گوران ، پردکر ، راغ ، کَتک ، ہشار

کیقباد : جب ماد کرد کے امیر کبیر کیقباد کو سرسران ومہتران کرد قبائل نے مادستان کے تخت پر بٹھا دیا۔ اس زمانے میں ادرگانی قبائل کے سردار امیر ایلہ تھے اور مامل قبائل کے سردار امیر زنگ تھے ۔ اور کرمانی قبائل کے سردار امیر ہشار تھے

جب مادستان کے بادشاہ کیقباد اور توران کے بادشاہ افراسیاب کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اس وقت مذکورہ بالا قبائل کے سردار اپنے قبائل کے ہمراہ بادشاہ کیقباد کے ہمرکاب تھے اس جنگ میں کیقباد فتحیاب ہو گئے۔ تو سلطنت توران کو تقسیم کیا۔ اس جنگ میں ادرگانی، مالی اور کرمانی قبائل نے نکران کو فتح کیا تھا۔ تو مادستان کے بادشاہ کیقباد نے اس علاقے کی حکومت ادرگانی قبائل کے سردار کے حوالہ کی۔

ماد کردوں کے دور سلطنت میں ادرگانی، مالی اور کرمانی قبائل کے سرداروں کا نسب نامہ اسطرح تھا۔

الف:- **ایلہ**:- شتیاب، یوسا، منحان، ابدا، ممبرکان، سنگ

ب:- **زنگ**:- سول، پزگان، شاہول، شنخل، توہو، نوکف

ج:- **ہشار**:- نگران، سوران، لادی، اورام، کنداف، سہتک

امیر سنگ ادرگانی، امیر نوکف مالی اور امیر سہتک کرمانی کے دور میں ماد کردوں کی حکومت زوال پذیر ہو گئی۔

اور سلطنت پر ہنجا منشی خاندان کا قبضہ ہو گیا۔ کورش اعظم نے مادستان اور پارس میں ہنجا منشی خاندان کی حکمرانی کی بنیاد رکھ دی۔ چونکہ کورش اعظم کی والدہ ماد کردوں کے شاہی

خاندان سے تھی ۔ اس لئے کردوں کے ساتھ اس کا نسلی رشتہ تھا

وہ کردوں کو اپنا بازوئے شمشیر زن اور مخلص دوست سمجھتا تھا ۔ لہذا انہوں نے ماد کردوں کے حکومتی نظام کو حسبِ سابق برقرار رکھا ۔ تاکہ کردوں اور ہخامنشی خاندان کے ساتھ بیگانگی اور اجنبیت پیدا نہ ہونے پائے ۔

یہی وجہ تھی مکران میں ادرگانی ، مالی اور کرمانی کردوں کو مکران میں حکمرانی پر برقرار رکھا ۔ اس دور میں ادرگانی ، مالی اور کرمانی کردوں کے سرداروں کا نسب نامہ اس طرح تھا

الف :۔ **سمک** :۔ جادی ، ہوزان ، جیسان ، سومن ، پرتوس تیبان ، نوتار ، ساہو ، لیوسان

ب :۔ **نوکف** :۔ تگئے ، ہیرند ، موندان ، گمرسان ، تغان ملمان ، ہتو ، سیاگان ، بولان ۔

ج :۔ **سہتک** :۔ مسکال ، شاہول ، گوزیر ، بلیلان ، جیکان ، سرنگان ، شربان ، ادمان ، توران

توران اور مکران کے کردوں کے درمیان تعلقات

توران کے کرد براخوئی اور مکران کے کرد ادرگانی ماملی اور کرمانی ایک نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے ان دونوں حکمران خاندانوں کے باہمی تعلقات پُرخلوص برادرانہ اور دوستانہ تھے۔

ان قبائل کا جداعلیٰ ماد کوچک یعنی (ماد دوئم) تھا۔ ماد کوچک کے دو بیٹے "بود" اور "استروشات" تھے۔ براخم اور زنگان "بود" کے بیٹے تھے اور ادرگانی، ماملی اور کرمانی "استروشات" کی نسل سے تھے۔

کردوں کے یہ پانچ قبائل تقریباً پانچ سو سال تک توران اور مکران کے علاقوں پر فرمانروائی کرتے رہے۔ اس دوران ان کرد قبائل کو زمانے کے بے شمار نشیب و فراز، حادثات اور انقلابات سے گذرنا پڑا۔ مگر انہوں نے صبر و تحمل مردانگی اور بہادری سے تمام حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔

تمام مصائب و آلام کے آگے سینہ سپر رہے۔ فتنہ و فساد کی بیخ کنی کی۔ باہمی اتحاد اور اشتراک عمل سے توران اور مکران پر حکمرانی کرتے رہے۔ ان میں نفاق بیگانگی اور دشمنی

کبھی بھی پیدا نہ ہوئی۔ کیونکہ یہ لوگ ایک نسل، ایک زبان اور
ایک مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ انکے رسم و رواج، ثقافت
اور آداب معاشرت بھی ایک جیسے تھے۔ مصیبت اور آفات کے
موقع پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے اور ہر حالت میں
ایک دوسرے کا ساتھ دیتے تھے۔

پیش دادیاں کے بارے میں

پیش دادی۔ روایت ہے کہ کیومرث نے مادستان، پارس
آریان اور ترکستان میں پیش دادی خاندان کی حکومت قائم کی
اس کی وفات کے بعد اس کا پوتا ہوشنگ جو سیامک کے بیٹے
تھے۔ اس مملکت کے تخت پر بیٹھا۔
ہوشنگ کی وفات کے بعد طہمورث۔ اس کے بعد جمشید
حکمران ہوئے۔ جمشید کے بعد اپتیان کے بعد فریدون سلطنت
کے تخت پر بیٹھے۔ فریدون نے ضحاک عرب کو شکست
دے کر رعایا کو اس کے ظلم سے نجات دلائی۔ اور ضحاک کو
قید خانے میں ڈال دیا
فریدون کے دو بیٹے تھے "تور اور ایرج"۔ فریدون کے

مملکت کو تقسیم کر کے ترکستان اور خزران کو "تور" کے حوالے کیا۔ بادستان، پارس اور آریان "ایرج" کو دیا۔

پیش دادی خاندان کا نسب نامہ اسطرح ہے

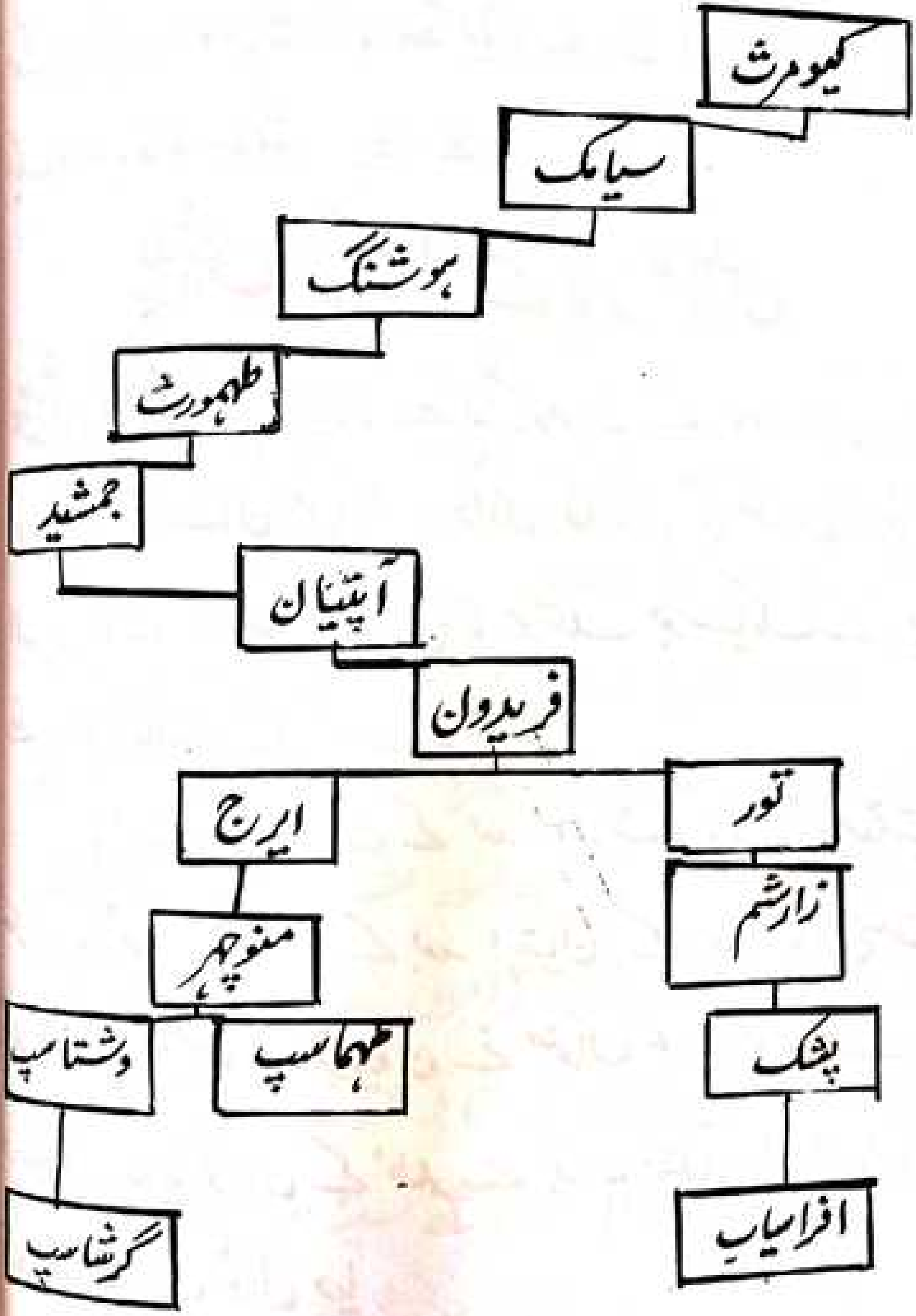

سندان کے علاقوں کے بارے میں

سندان قبائل - روایت کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حام کے کئی بیٹے تھے جن میں ایک کا نام سندان تھا۔ جو معاش کی تلاش میں موجودہ سندھ کی سرزمین میں آ کر آباد ہوا۔ اور اس مناسبت سے اس سرزمین کا نام سندان پڑ گیا۔ وقت گذرنے کے ساتھ سندان کی اولاد میں اضافہ ہوا۔ اور یہ تین گروہ میں تقسیم ہوئے۔ جن میں سے ایک قبیلہ بنیان، دوسرا قبیلہ تاکین، تیسرا قبیلہ مومیدان تھا۔

اور یہ قبائل سندان کے مختلف علاقوں میں پھیل گئے چونکہ توران اور سندان کے علاقے آپس میں متصل تھے۔ ان دونوں علاقوں کے عوام کے درمیان قدیم الایام سے باہمی تعلقات تھے۔ اس لئے اس علاقے کا ذکر بھی ضروری ہے۔

مادکرد بادشاہ کیقباد کے دور میں براخوئی کردوں نے توران پر قبضہ کرکے اپنی حکومت قائم کی اور یہیں سکونت پذیر ہوگئے۔ سندان کے لوگ براخوئی قبائل کو کردگال کہتے ہیں اور براخوئی سندان کے باشندوں کو جدگال کہتے ہیں۔ ان دو علاقوں کے عوام کے درمیان تجارتی تعلقات اور لین دین کا آغاز اسی دور سے چلا آ رہا ہے۔ سندان کے حکمران کے

قبائل کے سرداروں کا نسب نامہ اسطرح ہے

بنیان قبائل کا نسب نامہ

نوح علیہ السلام ، حام ، سندان ، بنیان ، لانگان ، ماچان ، تاہر ، داہر ، ماہر ، وہاری - سہتان ، ایران ، جوکان سوودان ، اڑان ، جونا ، سامرا ، ایرا ، بمبان ، چھران ، ہنی ، برّا ، ہرچند ، بنگھار ، سیاکر ، ماتان ، بنگان ، وسایو ، اسیار ، بلڑا ، باگارم ، جوبن ، بجرا ، کندابوج ، ککسو کوپی ، پرمیل ، جشل - جبین - آگماران

نسب نامہ تاکین

نوح علیہ السلام ، حام ، سندان ، تاکین ، بونگان ، سنگار ، راتو ، داماچ ، ڈکیا ، ڈیتان ، جسوودان - ماچ سومر ہستون ، کلوار ، اتار ، ڈرگ ، مائین ، بتّی ، سیال آرین ، جوپا ، آوان ، کھرل ، کیتر ، بنگر ، سکرپال ، تونیال منجون ، چاچڑ ، ایری ، کرار ، سامت ، دریال ، سپران ، جتان ، مسن ، اوتران ، سیانچ ، میرو

نسب نامہ مومیدان

نوح علیہ السلام ، سندان ، مومیدان ، انگاران ، موندرا ، گھنگا ، بروی ، شاہوک ، سخان ، روبخان ، وچان دودا ، بجرا ، بٹا ، جاماتی ، شاہت ، موتک ، گدورا مونا ، واہو ، جیتا ، انگیر ، آچرا ، پلال ، کورک ، وچانی گوردان ، وندر ، کھیر ، گجر ، ہری پال ، کوری پال ، اودانا ہدکر ، واچو ، سومر ، سبرا ۔ موندا ۔ گبدران ۔

توران اور مکران پر جدگال قوم کا قبضہ

جس وقت سکندر یونانی نے مادستان و پارس کی سلطنت پر قبضہ جمایا ۔ تو ہنجا منشی خاندان کی حکومت ختم ہوگئی ۔ سکندر جب یونان کی طرف واپس ہوگیا ۔ تو بابل کے مقام پر فوت ہوگیا ۔ سکندر کا کوئی جانشین نہیں تھا اس لئے اس کے کمانڈروں نے اس وسیع و عریض سلطنت کو آپس میں تقسیم کیا ۔ سلوکس کو سلطنت کا مشرقی حصّہ مل گیا ۔ جس میں مادستان ، پارس ، توران ، مکران ، کابلستان اور زابلستان کے صوبے شامل تھے ۔ سلوکس اس حصے کا بادشاہ بن گیا ۔

ملک گیری کی ہوس میں اس نے دور اندیشی سے کام نہ لیا اور ہندوستان پر حملہ کر دیا۔ مگر شکست کھا کر کابلستان توران اور مکران کو تاوانِ جنگ کے طور پر ہندوستان کے بادشاہ چندر گپت موریہ کو دے دیا۔

اس شکست کے نتیجے میں سندان کے جدگال قبائل کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور انہوں نے توران و مکران پر حملہ کیا کرد بلوچوں نے نہایت دلیری سے اپنی سلطنت کا دفاع کیا۔ دونوں طرف سے بے شمار لوگ مارے گئے۔ چونکہ جدگال قبائل کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ جس کی وجہ سے جدگال قبائل نے توران اور مکران کے تمام جنوبی اور وسطی علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اور سُہر آبادان تک پہنچ گئے

توران و مکران کے کرد بلوچ توران کے شمالی علاقے کیکانان میں جمع ہو گئے۔ اس عرصے میں زابلستان کے کرد بلوچ اپنے بھائیوں کی امداد کیلئے کیکانان پہنچ گئے اور سُہر آبادان میں مقیم جدگال لشکر پر حملہ کر دیا۔ اور ایک سخت جنگ کے بعد جدگال لشکر کو شکست دی۔ جدگال قبائل نے صلح کی پیش کش کی اور دونوں اقوام کے درمیان

سہر آبادان کو حدِ فاصل مقرر کیا گیا۔
مادکردوں کے حکمرانی کے دور میں مادستان کے بادشاہوں کے ہم عصر سندان کے سردار مندرجہ ذیل تھے۔
امیر برچیدر، امیر سنگھار، امیر سیاکر، امیر ماتان، امیر بنگان، امیر وسایو، امیر آسیار، امیر بلر[13]
مادکردوں کے بعد ہنجامنشی خاندان کے دور میں سندان کے جدگال حکمران یہ تھے۔ امیر بارگام، امیر جوبن، امیر بجرا امیر کندابوج، امیر ککسو، امیر گوپی، امیر پرسیل، امیر جشل امیر جبین اور امیر آگاران

مادستان اور پارس کے سیلوکس بادشاہوں کے بارے میں۔

سکندر یونانی مشرقی ممالک کی فتوحات کے بعد یونان واپسی کے موقع پر بابل میں فوت ہو گئے۔ چونکہ سکندر کے بعد اس کا کوئی وارث موجود نہیں تھا۔ اس کے جرنیلوں نے اس وسیع سلطنت کو آپس میں تقسیم کیا۔
سیلوکس کو سلطنت کا مشرقی حصہ جس میں مادستان پارس، توران، مکران، کابلستان اور زابلستان کے علاقے مل گئے

سیلوکس نے اردگرد کے تمام علاقوں پر قبضہ کیا اور
اپنی سلطنت کو وسعت دی۔ اور ۳۰ سال تک جاہ وجلال
سے حکومت کی۔ مگر اس کے بعد اس کے وارث اس عظیم
سلطنت کو نہ چلا سکے۔

سیلوکس نے آخری عمر میں واپس یونان جانے کا ارادہ
کیا۔ اور یونان کی طرف روانہ ہوا۔ مگر سفر کے دوران کیراؤس
نامی ایک شخص نے اس کو قتل کیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا انطیوکس
تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اور اٹھارہ سال تک حکومت کی۔

اس کے بعد اس کا بیٹا انطیوکس نے تخت سنبھالا۔ اس
کے دور میں دیودس ستراب باختر نے بغاوت کی۔ اور شاہ کا
لقب اختیار کیا۔ اس کے دیکھا دیکھی پارس کے امراء نے
بغاوت کا پرچم بلند کیا۔

سلوکس کی سلطنت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔
اس سے آشکانی سلطنت کا سورج طلوع ہو گیا۔ انطیوکس
کی وفات کے بعد سلوکس کی سلطنت متزلزل ہو گئی۔ پارس
کے عظیم سردار امیر اشک نے ماد ستان اور پارس پر آشکانی
خاندان کی حکمرانی کی بنیاد رکھ دی۔ اگرچہ سلوکس کے خاندان

کے بادشاہوں کے تعلقات ماد اور پارس کے لوگوں کے ساتھ اچھے تھے۔ انکو اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا تھا۔ اور اپنی فوج میں بھی ماد اور پارس کے لوگوں کو شامل کیا تھا۔ اور ان کے درمیان دوستانہ روابط بھی قائم کئے تھے۔ اور باہمی رشتوں میں بھی منسلک تھے۔ مگر ماد و پارس کے لوگوں نے ان کی غلامی سے نجات حاصل کر لی۔

زابلستان کے زنگنہ کرد قبائل کے امیر برسان کے بارے میں

زنگنہ کرد قبائل کے عظیم سردار برسان تھے۔ جو ہنجامنشی خاندان کے بادشاہوں کے دور میں دوسرے کرد قبائل کے سرداروں کی طرح زابلستان پر حکومت کرتے تھے۔

جس وقت یونانی بادشاہ سکندر نے ہنجامنشی خاندان کو شکست دے کر مادستان اور پارس پر قبضہ کر لیا۔ تو ہنجامنشی خاندان کے آخری بادشاہ دارا سوئم کو اس کے ساتھیوں نے اس لئے قتل کیا کہ سکندر ان کا تعاقب نہ کرے اس لئے امیر برسان کی حکومت بھی زابلستان میں متزلزل ہو گئی۔ اور وہ بے شمار مشکلات سے دو چار ہو گیا۔ مگر وہ

دانا اور عقلمند شخص تھے ۔ اس لئے اس نے یونانی بادشاہ سکندر کی اطاعت قبول کرلی ۔ تو سکندر نے اس کی حکومت کو زابلستان میں برقرار رکھا ۔

سکندر کے بعد اس کے جرنیل سیلوکس نے مادستان اور پارس کی سلطنت پر قبضہ کرلیا تو امیر برسان نے اس کی فرماں برداری کی ۔سیلوکس نے امیر برسان کو زابلستان کا حکمران تسلیم کرلیا۔ امیر برسان کے بعد اس کا بیٹا فیروز نے زابلستان کی حکومت سنبھال لی ۔ اس کے دور میں سیلوکس کے بیٹے انطیوکوس اول حکمران تھے ۔

امیر فیروز کے بعد اس کے بیٹے اسپیبد زابلستان کے حاکم بن گئے ۔ اس نے انطیوکوس دوئم کے دور میں بڑے خدمات سرانجام دیئے ۔ جن پر انطیوکوس نے خوش ہوکر انعامات اور خلعت سے نوازا ۔

امیر اسپیبد کے بعد اس کا بیٹا امیر کورنگ حکمران بن گیا اس دور میں سیلوکس خاندان کی حکومت مادستان اور پارس میں زوال پذیر ہوگئ ۔ پارت کے اشکانی امرا نے بغاوت کردی ۔مادستان اور پارس سے یونانیوں کو نکال باہر کیا ۔

مادستان اور پارس میں یونانی نسل کے ستراب قبائل کی بغاوت کے بارے میں

سیلوکس کے پوتے انطیوکوس دوئم کے عہد میں یونانی نسل کے ستراب قبائل نے بغاوت کردی۔ ستراب قبائل یونانی نسل کے تھے جو مادستان اور پارس کی یونانی سلطنت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ ستراب باختر سردار دیودتوس نے علم بغاوت بلند کیا انطیوکوس کو جب اس بغاوت کی خبر ملی تو اس نے جوش و خروش کے ساتھ مادستان و پارس کی طرف روانہ ہوا۔ مگر انطیوکوس کو ناکامی ہوئی۔ ستراب نے اپنی ایک الگ سلطنت قائم کی۔ دیودتوس نے اپنے اس ناشائستہ عمل سے سیلوکے سلطنت میں ایک غلط مثال قائم کی۔

اس سے مادستان و پارس کے لوگوں کے دلوں میں آزادی کا جذبہ پیدا ہوگیا اور خراسان کے عوام نے جہاد آزادی کا آغاز کیا

توران و مکران کے کرد قبائل کے جدید نظام کے بارے میں.

توران کے شمالی خطہ کیکانان کو زابلستان کے صوبے کے ساتھ ملانے کے بعد توران اور مکران کے کرد قبائل کیکانان

میں جمع ہوگئے۔ کیونکہ سکندر اور سلوکس کی یلغار سے کرد
بلوچ قبائل منتشر ہوگئے تھے اور ان کی حالت خراب ہوگئی
تھی۔ یہ کرد بلوچ قبائل کی خوش قسمتی تھی کہ وہ زابلستان کے
زنگنہ حکمران کے ماتحت آگئے۔ اس طرح وہ سندان کے جدگال
حکمرانوں کے ظلم وستم سے نجات پاگئے۔

زابلستان کے ساتھ الحاق سے وہ اپنے تمدن، قبائلی
اور لشکری نظام کو دوبارہ منظم کرسکے۔ کیونکہ وہ یونانی اور
جدگال حکمرانوں کے حملوں کی وجہ سے درہم برہم ہوگئے تھے
اس طرح زابلستان کے مختلف علاقوں میں بس کر اپنے
قبائلی قوت کو دوبارہ منظم کرسکے۔ تاکہ اس کے بعد کوئی
انقلاب اور مملکت ان کو نقصان نہ پہنچا سکا۔

کرد بلوچوں کا باہمی اتحاد اور قوت کو دیکھ کر ہر نیا حملہ
آور حکمران انکی حمایت اور دوستی کی کوشش کرتا تھا۔ کرد بلوچوں
نے اپنے جدید نظام کے تحت آپس میں متحد اور منظم ہوگئے تھے
ان میں اخوت اور یکجہتی پیدا ہوگئی تھی۔ اس طرح زابلستان
کے امیر زنگنہ کے پرچم تلے سارے کرد بلوچ قبائل جیسے
ادرگانی، براخوئی، اِشکنہ، زنگنہ، ماملی، کرمانی، درمانی

سباہی ، سنجاوی ، سفاری ، خانی ، خلی ، باشاری ، شاماری
سنجانی ، شیرکباری ، متلسانی ، بازیجانی ، سورانی ، سریانی ،
بابینی ، ماکی ، توکانی ، آسکانی ، سوتکانی ، صلاجی ، ششینوانی
گزجین ، جلابک ، ہوتکاری ، کوکانی ، ششکانی ، ندامانی ، ششودن
بجارانی ، مرّانی ، قنجانی ، کیشانی ، شمبد ، جادی ، خاوری ،
کِلذک ، جماک ، سوہانی ، ویوزی ، جسقانی ، سویانی ، حسرانی
دیگانی ، گوجاری ، شاہولی ، اتوانی ، ششقبانی ، شالمانی ، اینزی
شاہکی ، بیوانی ، سارولی ، سمدینی ، الزاری اور کریا
یہ کرد بلوچ قبائل امیر برسان کے زیر عاطفت میں
امارات زابلستان میں زندگی بسر کر رہے تھے ۔
امیر برسان زنگنہ انکو اپنی قوت اور وسیلہ جانتے تھے ۔
کرد بلوچ قبائل کا لشکری نظام پانچ حصوں میں منقسم تھا ۔
ہر حصے کو یَیسل کہتے تھے جو حسب ذیل تھے ۔
براخین یَیسل ، زنگین یَیسل ، ادرگین یَیسل ، مالین یَیسل ،
کرمین یَیسل یعنی براخوئی دستہ ، زنگین دستہ ، ادرگان دستہ
مالی دستہ اور کرمانی دستہ ۔
مذکورہ بالا قبائل کے لشکر کو ایلیات بولک کہتے تھے

امیر برسان زنگنہ ، زنگنہ قبائل کے کماندار تھے۔ امیر کیکان براخوئی قبائل کے ، امیر لبوسان ادرگان قبائل کے ، امیر کیشان مالی قبائل کے اور امیر الوّ کرمانی قبائل کے کماندار تھے۔

زابلستان کے حکمران امیر برسان ایلیات بولک کے کماندار اعلیٰ تھے۔ کرد قبائل کے یہ پانچ سردار امیر برسان زنگنہ ، امیر کیکان براخوئی ، امیر لبوسان ادرگانی ، امیر کیشان مالی ، اور امیر الوّ کرمانی سلوکس بادشاہ کے ہم عصر تھے۔

اور پھر انطیوکوس اول کے عہد میں امیر فیروز زنگنہ ، امیر مہراب براخوئی ، امیر منگیب ادرگانی ، امیر گنجان مالی ، امیر ماہ داد کرمانی اپنے قبائل کے سردار تھے۔

اور انطیوکوس دوئم کے دور میں امیر اسپید زنگنہ ، امیر مہراب براخوئی ، امیر منگیب ادرگانی ، امیر بسران مالی ، امیر مالک کرمانی اپنے قبائل کے سرکردہ تھے۔

سیلوکس دوئم کے دور میں امیر کورنگ زنگنہ زابلستان کے حکمران تھے۔ امیر برسام براخوئی ، امیر بختیار ادرگانی ، امیر بسران مالی اور امیر مالک کرمانی اپنے اپنے قبائل کے سردار تھے۔

آشکانیوں کے بارے میں

جب دیودتس ستراب باختری نے سیلوکس خاندان کے یونانی بادشاہ انطیوکس دوئم کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ انطیوکوس نے اس کو زیر کرنے کی کوشش تو کی۔ مگر اس پر فتح حاصل نہ کر سکا۔ اس اثناء میں انطیوکوس دوئم فوت ہو گیا۔

اس کی جگہ پر اس کا بیٹا سیلوکس دوئم تخت نشین ہو گئے اس وقت ستراب پارتیا آندراگوراس نے ایک بڑی غلطی کی۔ کہ اس نے امیر پارت کے بھائی تیرداد کو سرکاری امور کے انجام دہی کے سلسلے میں اپنے دربار میں بہت بُرا بھلا کہا اور اس کی بے عزتی کی۔ خراسان کے حکمران امیر اشک نے ستراب کی اس حرکت کو اپنی خاندان کی بے عزتی جان کر انتقام کی غرض سے کمربستہ ہو گیا۔ اور ان دونوں بھائیوں نے اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ مل کر ستراب آندراگوس کو قتل کیا۔ اور پارت کے عوام کو بغاوت پر آمادہ کیا۔ دیودتس ستراب باختر بھی انکے ساتھ مل گئے اور اشک کی اطاعت قبول کی۔

اساک کے شہر میں جو کچان کے قریب دریائے اترک کی وادی میں واقع تھا۔ امیر اشک کو تاج پہنایا گیا۔

مورخین نے آشکانی نسب کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ

لوگ صحرائی خانہ بدوش تھے۔ یہ لوگ وسیع و عریض دشتوں میں

زندگی بسر کرتے تھے۔ مورخین کا کہنا ہے کہ پارت بھی خانہ

بدوش تھے۔ جسکو داھا کہا گیا ہے۔ یہ لوگ خانہ بدوشی کے

دور میں پارت کے نام سے موسوم نہیں تھے۔ جب یہ لوگ

جنوبی علاقوں میں آکر پارس میں داخل ہو گئے۔ تو پارتاوا

کے صوبے کا اقتدار حاصل کیا اس لئے پارتی کہلانے لگے

اور انکے سردار پارت میں دولت اور عزت حاصل کی

پارت قبائل کے سردار نے آشکانی خاندان کی سلطنت کی

بنیاد رکھ دی۔ ابتدائی سالوں میں انہوں نے اپنی سلطنت کو

مستحکم کرنے کی غرض سے ہر وقت جنگ و جدل میں مصروف

رہتے تھے۔ امیر اشک بھی انہی جنگوں میں مارے گئے۔

اس کے بعد اس کا بھائی تیرداد بادشاہ بن گئے۔ اس

نے ہرکانیہ پر حملہ کر کے علاقے کو فتح کر کے اپنے

سلطنت میں شامل کیا۔ تیرداد نے اپنی سلطنت کو مضبوط کرنے

کیلئے لشکر کی تعداد میں اضافہ کیا۔ کئی قلعے تعمیر کئے اور مستحکم

شہر بنائے۔ درہ گز کوہ آلو رتواں میں "دارا" کے نام سے

ایک نیا شہر آباد کیا ۔ اس شہر کو بہت مضبوط اور ناقابل شکست بنایا۔ ۳۳ سال کی حکمرانی کے بعد تیرداد فوت ہوگیا اس کی جگہ پر اس کا بیٹا "اردوان" تخت نشین ہوگیا ۔ اردوان اول کے دور میں سلوکس کے خاندان کے چھوٹے بادشاہ انطیوکوس سوئمؒ نے اپنے اجداد کے ہاتھ سے نکلے ہوئے مشرقی ممالک دوبارہ حاصل کرنے کا ارادہ کیا ۔ اور جنگ کی تیاری شروع کی ۔

کرد بلوچ اور آشکانی بادشاہوں کے تعلقات کے بارے میں

جیسے کہ اشک نے آشکانی سلطنت کی بنیاد رکھی اور اپنی سلطنت کو مستحکم رکھنے کیلئے ہمیشہ جدوجہد کرتا رہا ۔ اور دشمنوں کے خلاف برسرپیکار رہے ۔ یہاں تک انہی جنگوں میں مارا گیا ۔ اور اس کا بھائی تیرداد ' . اس کی جگہ پر تخت نشین ہوا ۔ زابلستان کے حکمران امیر کورنگ نے حالات کا جائزہ لیا ۔ اور کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے سرداروں یعنی امیر سام براخوئیؒ ، امیر بختیار ادرگانی ، امیر بسران مالمی ۔

اور امیر مالک کرمانی کو مشورے کیلئے بلایا۔ اور کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے سرداروں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ آشکانی خاندان کی حمائیت کی جائے۔

کیونکہ آشکانی کرد بلوچوں کے ہم نسل اور ہم وطن ہیں جس وقت تیرداد تخت نشین ہوئے۔ کرد بلوچوں کے پانچوں قبائلی سرداروں نے اس کے ساتھ دوستی کا عہد و پیمان کیا۔

اور کردوں کی طرف سے حمایت کا یقین دلایا۔ اس دوستی اور حمایت کے صلے میں تیرداد نے زابلستان کی مسند امیر کورنگ زنگنہ کو دے دی۔

انطیوکوس سوئم کا آشکانی سلطنت کے حملہ کے بارے میں.

تیرداد کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اردوان اول جب تخت نشین ہوا۔ تو سیلوکس کے خاندان کا چھٹا بادشاہ انطیوکوس سوئم جو شام کا حکمران تھا۔ اس لالچ میں کہ مشرقی علاقوں مادستان اور پارک کو دوبارہ اپنی سلطنت میں شامل کرے مشرقی علاقوں میں حملہ کردیا۔ اور اکباتانا کے شہر تک پہنچ

اور اناھیتا کا عبادت خانہ تباہ کیا اور مال و متاع پر قبضہ کیا۔ اور اس کے بعد ایک بڑے لشکر کے ساتھ ہرکانیا کی طرف روانہ ہوا۔

ہرکانیا پر قبضہ کرکے دمغان کے قریب پہنچا۔ جہاں آشکانی اور کرد بلوچوں کے سرباز دمغان کے پہاڑوں پر مورچہ بند تھے۔ پہاڑوں کی بلندیوں سے دشمن پر شب خون مارا۔ بے شمار یونانی مارے گئے۔ جب انطیوکوس دمغان کے پہاڑوں میں چاروں طرف سے گھر گئے۔ تو آشکانی بادشاہ اردوان سے صلح کرلی۔ اور دوستی کا عہدنامہ کیا۔

آشکانی بادشاہ کے ساتھ کرد بلوچوں کی امداد

انطیوکوس کے ساتھ جنگ میں کرد بلوچوں نے آشکانی بادشاہ اردوان اول کے ساتھ مل کر یونانیوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ کرد بلوچوں کے سردار امیر کورنگ زنگنہ ، امیر سام براخوئی ، امیر بسول ازگانی امیر ارجان ارمیلی اور امیر گوران کرمانی چالیس ہزار کرد بلوچ لشکر کے ساتھ جنگ میں شامل تھے۔ اور آشکانی سربازوں کے دوش بدوش یونانیوں کے خلاف لڑے۔

اردوان اوّل کی وفات

اردوان اول نے انیس ۱۹ سال اشکانی سلطنت پر حکمرانی کرنے کے بعد وفات پائی۔ سلطنت کے اُمراء نے اردوان اول کے بیٹے پرپاتیوس کو اس کی جگہ تخت پر بٹھایا۔

پرپاتیوس آشکانی کا بادشاہ ہونا

پرپاتیوس اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا۔ اور سولہ ۱۶ سال حکومت کی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ فرہاد اور مہرداد۔

پرپاتیوس کی وفات کے بعد پارث قوم کے رواج کے مطابق اس کا بیٹا فرہاد تخت نشین ہوا۔

آشکانی بادشاہ فرہاد اوّل کا بادشاہ ہونا

فرہاد اول کے تخت نشین ہوتے ہی البرز کے کوہستانی قبائل نے سرکشی کی اور شورش برپا کر دیا۔ بحرِ خزر کے جنوبی علاقے میں جنگ شروع کی۔ فرہاد نے ان میں سے ایک جنگجو قبیلہ مردی قبیلے کو اس علاقے سے منتقل کر کے بحرِ خزر کے چرخ نامی علاقے میں بسا دیا۔ ان فتوحات کے بعد فرہاد وفات پا گئے۔ اس کی جگہ پر اس کا بھائی مہرداد تخت نشین ہوا۔

آشکانی بادشاہ مہرداد اوّل کا بادشاہ ہونا

فرہاد کے بعد اس کا بھائی مہرداد اول آشکانی سلطنت کے تخت پر بیٹھ گئے۔ مہرداد کی سلطنت سے آشکانی تاریخ کا ایک طویل دور شروع ہوا۔ تقریباً ایک سو پچھتر سال قبل از مسیح میں یوکرا تیدس نے باختر کے علاقے کو فتح کرنے کیلئے جنگ شروع کی۔

مہرداد نے حکومت باختر کی کمزوری اور بدنظمی کو دیکھ کر اس پر حملہ کردیا۔ پوریا اور ماوراء النہر تک کے علاقے کو فتح کیا اس کامیابی کے بعد مہرداد نے زابلستان کے جنوبی علاقوں کا رخ کیا

پورالین تک آریان، توران اور مکران کے علاقوں پر بڑھتا چلا گیا۔ مہرداد آشکانی خاندان کا چھٹا بادشاہ تھا۔

کرد بلوچوں کا توران اور مکران کی سرزمین میں داخل ہونا

یونانی حکمران سیلوکس نے اپنے دور میں توران اور مکران کو ہندوستان کے بادشاہ چندران گپتان موریان کو تاوانِ جنگ کے طور پر دے دیا تھا۔ توران و مکران چونکہ کرد بلوچوں کا آبائی وطن تھا۔ اس لئے وہ بھی کسی ایسے موقعے کی انتظار میں تھے۔ کہ اپنی آبائی سرزمین کو واپس حاصل کریں۔ اس لئے کرد بلوچوں نے آشکانی بادشاہ مہرداد کے

کے ساتھ دل وجان سے مدد کی۔ جس وقت مہرداد نے توران ومکران کو فتح کیا تو زابلستان کے میر میران امیر بورگان کرد بلوچوں کے پانچوں قبائلی سرداروں یعنی امیر بہرام براخلیؒ، امیر گزان اورگانی، امیر کالاچ مالی اور امیر استال کرماتی نے اس جنگ میں آشکانی بادشاہ مہرداد کے ہمراہ جنگ میں شریک تھے۔

سہر آبادان میں جنگ

کرد بلوچوں نے اپنے تمام قبائل کے ساتھ جدگالوں کے لشکر پر سہر آبادان میں حملہ کیا۔ جدگال مقابلہ نہ کرسکے۔ جدگالوں کے کمانڈر پوران وِدّا اپنے چند جرنیلوں یعنی بالرا اور موندرا، دگیا کے ساتھ مارے گئے۔ کرد بلوچ اور آشکانی لشکر توران کے صدر مقام کوہیار تک پہنچ گئے۔

کوہیار میں جنگ

جدگالوں کے حاکم کو آشکانی حملے کی خبر مل گئی تھی۔ انہوں نے کوہیار میں ایک بڑا لشکر جمع کیا تھا۔ انکے کمانڈر "رادھان" اپنے لشکر کے ساتھ کرد بلوچ اور آشکانی لشکر کے سامنے آیا۔

آشکانی اور کرد بلوچوں کے لشکر کی ترتیب اس طرح تھی۔

قلب میں آشکانی فوج کے کمانڈر تھے۔ دست راست پر امیر بہرام

براہوئی اپنے لشکر کے ساتھ دست چپ پر امیر گنزان ادرگانی
اپنے لشکر کے ساتھ تھے ۔ جونہی جنگ کے نقارے بجنے لگے
ایک شدید جنگ شروع ہوگئی ۔ طویل جنگ کے بعد جدگالوں
کے پاؤں اکھڑ گئے ۔ شکست کھا کر بھاگ گئے ۔ اس طرح دریائے
پورالین سے اور بحر عمان تک کرد بلوچ اور آشکانی کا قبضہ ہوگیا
اس عرصے میں زابلستان کے سردار امیر بورگان نے مکران
پر قبضہ کرلیا اور جدگال کماندار برہما بسین مکران میں قتل ہوئے
اور اس کی لشکر سراسیمگی کی حالت میں تہہ تیغ ہوگئی
اس کامیابی کے بعد مہرداد کرد بلوچوں کو آبائی سرزمین
توران و مکران میں دوبارہ آباد کیا ۔ کرد بلوچ ماد اور ہنجامنشی
خاندانوں کے دور میں توران و مکران کے حکمران تھے ۔ دوبارہ
اپنی سرزمین کے مالک بن گئے ۔ امیر بہرام براخوئی کرد کو توران
کا حکمران بنایا گیا ۔ اور امیر گنزان ادرگانی کو مکران کی فرمانروائی
دی گئی اور ان کی حکمرانی کی توثیق کی ۔

ہجرت کے دور میں کرد بلوچ قبائل کا شجرہ نسب

ہجرت کے دوران کرد بلوچوں کا شجرہ نسب اس طرح تھا۔

الف:۔ **زنگنہ کرد** :۔ امیر برسان ، امیر فیروز ، امیر اسپید ، امیر رنگ امیر بورگان ، امیر مہراب

ب :۔ **ادرگانی کرد** :۔ امیر بوسان ، امیر شابک ، امیر منگیب ، امیر بختیار ، امیر یسول ، اور امیر گمزان

ج :۔ **براخوئی کرد** :۔ امیر کیکان ثانی ، امیر بختیار ، امیر مہراب امیر سام ، امیر شابک اور امیر بہرام

ح :۔ **مالمی کرد** :۔ امیر بولان ، امیر کیشان ، امیر کینجان ، امیر بہرام امیر ارجان اور امیر کالاچ

خ :۔ **کرمانی کرد** :۔ امیر توران ، امیر اُتّو ، امیر مابداد ، امیر ماکک ، امیر گوران اور امیر استال ۔

توران اور مکران میں کرد بلوچوں کی سوئم بار حکومت کے بارے میں

جب آشکانی بادشاہوں نے سلوکس کے یونانی خاندان کو شکست دے کر مادستان اور پارس کے حکمران بن گئے۔

تو کرد بلوچوں کے چاروں قبائل کے سردار امیر بہرام براخوئیؑ
امیر گنزان ادرگانی ، امیر کالا تیخ مالی اور امیر استال کرماتی اپنے
قبائل کے ساتھ زابلستان میں مہاجر کی حیثیت سے رہتے
تھے ۔ انہوں نے آشکانی خاندان کے ساتھ برادرانہ تعلقات
قائم کر رکھے تھے ۔ اس لئے تیسری بار اپنی سرزمین پر حکمران بن
گئے ۔ امیر بہرام براخوئی کو توران کی حکومت مل گئی اور امیر گنزان
ادرگانی کو مکران پر مامور کیا گیا ۔

میر میران امیر بہرام براخوئی کے بارے میں

جس وقت امیر بہرام کو توران کی حکومت مل گئی تو اس
نے اپنے ملک کے دفاع کو مستحکم کرنے میں مصروف ہوا ۔
قبائلی لشکر کی تعداد میں اضافہ کیا ۔ شہر آبادان کے علاقہ نغان
کیکان ، غزدار اور ارمابیل کے شہروں کو مضبوط قلعوں میں
بدل دیا ۔ اور غزدار کو توران کا پایہ تخت بنانا چاہتا تھا ۔
مگر اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی ۔ کیونکہ کیکان
شمالی توران کا شہر تھا اور پہلے بھی توران کا پایۂ تخت تھا
اور پہاڑوں کے درمیان مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتا ۔ اسلئے کیکان

کو ہی پایۂ تخت بنانا پڑا

مہرداد اوّل کی وفات

مہرداد اوّل نے تینتیس ۳۳ سال حکمرانی کی اور مادستان و پارس کی سلطنت کو وسیع اور مضبوط کیا۔ آشکانی سلطنت ایک عالمی طاقت بن گئی اور اس سلطنت کو تاریخی شہرت مل گئی۔

مادستان کی سرحد پر ساکا قبائل کی یلغار

جس وقت مہرداد اوّل توران و مکران کی فتوحات میں مصروف تھا اس کو اطلاع مل گئی کہ ساکا قبائل اپنے علاقے سے نکل کر ترکستان تک پہنچ گئے ہیں۔ اور اب پارس کی سرحدوں کا رُخ کیا ہے۔ توران اور مکران کی فتح کے بعد مہرداد بڑی تیزی سے ہرکانیا کی جانب روانہ ہوا۔

ساکاؤں کا لشکر مرو اور حاتم پیلوس کی عظیم شاہراہ پر اکباتان کی جانب روانہ تھی۔ مہرداد نے ان پر حملہ کیا اور جنگ شروع ہوئی۔ جب ساکاؤں نے محسوس کیا کہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جارہا ہے تو جنوب کی طرف مرو، ہرات اور زابلستان سے ہوتے ہوئے ہندوستان کا رخ کیا۔

فرہاد دوئم کا بادشاہ ہونا

اپنے والد کی وفات کے بعد فرہاد دوئم آشکانی سلطنت کا فرمانروا بن گیا۔ سیلوکس خاندان کا بادشاہ دیمترِدس فرہاد کے والد کی قید میں تھا۔ اس نے بھی اپنے والد کی طرح اس شاہی قیدی کے ساتھ لطف و مہربانی کا سلوک جاری رکھا۔ اس دوران دیمترِدس کے بھائی انطیوکوس اپنے دشمن ترِیفون پر غالب آگیا اور شام کی حکومت اس سے واپس لے لی۔ اور اپنے بھائی دیمترِدس کو آشکانی بادشاہ کی قید سے آزاد کرنے کا عزم کیا اس لئے وہ ایک بڑے لشکر کے ساتھ مادستان پر حملہ آور ہوا۔ ان کے درمیان تین جنگیں ہوئیں۔ آخرکار انطیوکوس نے آشکانی لشکر کو شکست دیدی۔ اس دوران موسم سرما شروع ہوگیا۔ انطیوکوس کو چاہیئے تھا کہ واپس چلا جاتا مگر اس نے مادستان کے علاقے میں رہائش اختیار کی۔ چونکہ فرہاد پیچھے ہٹ گیا تھا اس لئے انطیوکوس نے اپنے کثیر لشکر کو تقسیم کرکے مختلف علاقوں میں رکھا۔

اس کے فوجی ان علاقوں میں لوگوں سے زبردستی اپنی ضرورت کی اشیاء حاصل کرتے تھے۔ اس لئے ان کے خلاف لوگوں میں

غم و غصہ کی لہر ابھر آئی اور لوگ انکے ان ظالمانہ حرکات سے مشتعل ہو گئے یونانی لشکر چندماہ بیکاری کی زندگی گذارنے کے نتیجے میں سست اور کمزور ہو گئے۔ اور پھر مختلف شہروں میں بکھرے ہوئے تھے۔

جس کی وجہ سے آشکانی لشکر کے مقابلے میں ان کی برتری ختم ہو چکی تھی۔ انطیوکوس ان حالات میں جنگ کا آغاز کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اپنے قریبی لشکر کے دستے کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں جاکر دیکھا کہ فرہاد اس سے پہلے حملہ کر چکا تھا۔ سرداروں نے اس کو مشورہ دیا کہ دشمن کی فوجی طاقت زیادہ ہے جنگ نہ کرے۔

آشکانی بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ احتیاطاً گرد و نواح کے پہاڑوں پر مورچہ بند انکو چھیڑے بغیر اس علاقے سے نکل جائیں

انطیوکوس کی غیرت نے اجازت نہیں دی کہ شکست خوردہ دشمن سے فرار اختیار کرے۔ اس لئے اس نے آشکانی لشکر پر حملہ کر دیا۔ چونکہ یونانی سپاہی اس عرصے میں کمزور ہو گئے تھے۔

آشکانی شہسواروں کا مقابلہ نہ کر سکے اور مارے گئے۔ انطیوکوس اکیلا رہ گیا تھا۔ آشکانی افواج نے اس کو بھی قتل کیا اور

اس کی افواج کو بھی تباہ کردیا۔

ساکاہوں کے ہاتھوں فرہاد کا قتل

انطیوکوس کے ساتھ جنگ کے موقع پر فرہاد نے ساکا قبائل سے اجرت پر فوجی بلوائے تھے۔ مگر جنگ کے وقت ساکا لشکر نہ پہنچ سکا۔ اس سے پہلے انطیوکوس نے فرہاد کو شکست دی تھی۔

جب فرہاد نے انطیوکوس پر فتح حاصل کرلی۔ تو ساکاؤں نے اجرت کی رقم واپس مانگی۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ ان کا لشکر جنگ کیلئے تیار ہے۔

جنگ کے بعد فرہاد نے انکی آمادگی کو بعد از وقت کہکر ان کا عذر قبول نہ کیا۔ اس لئے ساکاؤں نے آشکانی سلطنت کے علاقوں میں بغاوت کرکے چھاپہ مار حملے شروع کئے۔ ساکا قبائل کا ایک گروہ جواوکا کہلاتا تھا۔ وہ لوٹ مار کرنے اور علاقوں پر قبضہ کرنے میں پیش پیش تھے۔ فرہاد نے ساکا قبائل کے مقابلے کیلئے لشکر جمع کیا۔ اور پھر انطیوکوس کے قیدی سپاہیوں کو ملازم رکھا۔

اسکا خیال تھا کہ یونانی علاقے سے بہت دور ہیں۔ اس لئے اس کے وفادار ہونگے اور اپنی جان بچانے کی خاطر دشمن سے لڑیں گے لیکن جنگ کے موقع پر جب یونانی قیدیوں نے فرہاد کی

کمزوری کو بھانپ لیا تو اس کو اکیلا چھوڑ کر فرہاد کے دشمنوں سے جا ملے ۔ اس قتل و غارت اور خونریزی کے دوران فرہاد مارا گیا ۔

اردوان دوئم کا بادشاہ ہونا

فرہاد کی ہلاکت کے بعد اس کا چچا اردوان دوئم اشکانی سلطنت کے تخت پر بیٹھا ۔ اور ساکا قبائل کے ساتھ جھگڑے کو حل کر دیا ۔ وہ اس طرح کہ اردوان میں ساکاؤں کو بطور خراج دینا قبول کیا ۔

چونکہ ساکا اس کی سلطنت کے ایک بڑے حصے پر قابض ہو گئے تھے اس لئے ساکاؤں کے ساتھ جنگ شروع ہو گئی ۔ باختر کے علاقے میں اس نے ساکاؤں پر حملہ کر دیا ۔ اس جنگ میں اردوان کے بازو میں ایک زہر آلود تیر لگا اور وہ شدید زخمی ہوا ۔ اور زہر نے اپنا اثر دکھایا ۔ جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گیا ۔

امیر بہرام براخوئیؒ کی وفات

اردوان کے دور میں کرد بلوچ قبائل کے سردار جو اردوان دوئم کے ہم عصر تھے ۔ وہ حسب ذیل تھے ۔

امیر بہرام براخوئیؒ ، امیر مہراب زنگنہ ، امیر گنزان اردگانی

امیر سکالاتخ مالی اور امیر استال کرمانی۔

امیر بہرام براخوئی بیالیس ۴۲ سال حکمرانی کے بعد بڑھاپے میں وفات پا گئے۔

میر میران امیر شاہداد براخوئی کے بارے میں

امیر بہرام کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر شاہداد توران کے تخت پر بیٹھا۔ امیر شاہداد کے دور میں ساکاؤں نے باختر، مشرقی خراسان اور آشکانی سلطنت کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا تھا۔

آشکانی بادشاہ مہرداد دوئم کا بادشاہ ہوتا

ساکاؤں کی جنگ میں اردوان دوئم کی ہلاکت کے بعد آشکانی سلطنت کے اُمراء نے اردوان دوئم کے بیٹے مہرداد دوئم کو آشکانی سلطنت کے تخت پر بٹھایا۔ مہرداد دوئم کا دور اہم حادثات اور واقعات سے بھرپور رہا۔ اور اس نے بڑی شہرت حاصل کی۔ اس لیے اس کو مہرداد اعظم کا لقب ملا۔

اس نے ساکا قبائل کو جنوب کی طرف دھکیل کر ہندوستان بھگا دیا اور آشکانی سلطنت کو فتنہ و فساد سے پاک کر کے امن و امان قائم کیا۔ چھتیس ۳۶ سال کی حکمرانی کے بعد وفات پا گیا۔

کرد بلوچ اور ساکاؤں کی جنگ

آشکانی بادشاہ اردوان دوئم کی ہلاکت کے بعد ساکا قبائل دلیر ہو گئے اور توران و سیستان پر حملہ کر دیا۔ ساکاؤں کا ایک لشکر توخاس کی سرکردگی میں توران پر حملہ آور ہوا۔ تو کرد بلوچوں نے اپنے سرداروں امیر شاہداد براخوئی، امیر توجان زنگنہ، امیر دلگین ادرگانی، امیر دروار مالی اور امیر زرک کرمانی کی سرکردگی میں وادی نشکین کے ریگستان میں ان کا حملہ روک دیا۔ شدید جنگ کے بعد ساکا سردار توخاس شکست کھا کر واپس باختر کی طرف فرار ہو گئے۔

میر میراں امیر فیروز براخوئی کے بارے میں

امیر شاہداد نے اکتیس ۳۱ سال حکمرانی کی اور وفات پا گئے انکے بعد ان کے بیٹے امیر فیروز حکمران ہو گئے اس دور میں ساکاؤں نے دوبارہ توران اور مکران پر حملہ کیا۔

ساکاؤں کے ساتھ مستنج کی وادی میں جنگ

ساکاؤں کے حملے کے وقت کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے سرداروں نے مشورے کئے۔ مجلس منعقد کی۔ اس دوران ساکاؤں کے سردار موئغو نے کیکانان کے علاقے پر حملہ کر دیا اور

سانبخ کی وادی میں سامیوران کے شہر کے قریب خیمہ زن ہو گئے۔ کرد بلوچوں کے سردار امیر فیروز براحوی، امیر سیابک زنگنہ امیر بہرام ادرگانی، امیر سام مالی اور امیر مہراب کرمانی نے بڑی تیزی سے اپنے قبائلی لشکر کے ساتھ دشمن کے کیمپ پر حملہ کر دیا

اور سامیوران کے شہر کے قریب شدید جنگ ہوئی جس میں موئنو نے شکست کھائی اور صلح کی درخواست کی اور خواہش کی کہ اس کا لشکر کو درہ بولان سے ہندوستان جانے کی اجازت دی جائے اور اس کی درخواست قبول کی گئی اور موئنو سلا کا لشکر کے ساتھ مغربی ہندوستان چلا گیا۔

گودرز اول آشکانی کا بادشاہ ہونا اور قتل ہونا

مہرداد دوئم کے دو بیٹے تھے گودرز اور اورود گودرز چونکہ بڑے تھے۔ آشکانی دستور کے مطابق تخت پر بیٹھا۔ مگر دونوں بھائیوں کے درمیان تنازعہ تھا۔

اورود نے بڑے بھائی گودرز کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ گودرز نے سات سال بادشاہی کی۔

آشکانی بادشاہ اورود اوّل کا بادشاہ ہونا و قتل ہونا

اورود نے دھوکہ اور فریب سے اپنے بھائی کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کیا۔ صرف چھ ۶ سال تک حکمرانی کی۔ گودرز کے حمائیتوں نے اورود کو قتل کر کے اس کا انتقام لیا

سناترک کا بادشاہ ہونا

آشکانی خاندان سے صرف ایک بوڑھا شخص بچا تھا۔ جس کا نام سناترک تھا۔ وہ آشکانی سلطنت کے ایک دور افتادہ علاقے میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس کی عمر اسّی ۸۰ سال تھی۔

ساکا قبائل کی ایک خانہ بدوش شاخ سناترک کو آشکانی سلطنت کا وارث کہتا تھا اور اس کی حمایت کرتا تھا۔ اس لئے اُمرائے سلطنت نے اس سے درخواست کی تاکہ امورِ سلطنت کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور سلطنت میں پھیلی ہوئی بدنظمی کو ختم کرے۔ سناترک تخت سلطنت پر بیٹھ کر ملک میں امن و امان قائم کیا۔ بدنظمی کا خاتمہ کیا۔ چھ ۶ سال تک حکومت کر کے وفات پاگیا

میر میران امیر مہرداد براخوئیؒ کی حکومت کے بارے میں

امیر فیروز کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر مہرداد توران کا فرمانروا بن گیا۔ امیر مہرداد نے ان قبائلی سرداروں کے بیٹوں کی دستار بندی کی۔ جو ساکاؤں کے ساتھ وادی مستنگ میں جنگ کے دوران مارے گئے۔ اس جنگ میں امیر سیایک زنگنہ اور امیر سام اہلی مارے گئے۔ دیوان بولک (قبائلی جرگہ) نے انکے بیٹوں امیر بیدار زنگنہ اور امیر بلغان مالی کو انکے قبائل کی سرداری کا منصب دے دیا۔ تاکہ قبائلی نظام میں خلل پیدا نہ ہونے پائے۔

امیر مہرداد براخوئیؒ کے دور میں ساکا سردار مُسّن جس کو یاؤس اور موگا کہتے ہیں۔ اس نے اراسوشیا، زرنگیانا اور باختر میں اپنی حکومت کی۔ اور توران و مکران کے بلوچ قبائل کے ساتھ دوستانہ تعلقات بنائے رکھا

اس دور میں بلوچوں کے پانچ قبائلی سردار امیر مہرداد براخوئیؒ امیر بیدار زنگنہ، امیر فیرک اورگانی، امیر بلغان مالی اور امیر اجیان کرانی تھے۔ امیر مہرداد نے چودہ ۱۴ سال حکمرانی کی۔

آشکانی بادشاہ فرہاد سوئم کا بادشاہ ہونا

سناترُس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا فرہاد سوئم آشکانی سلطنت کے تخت پر بیٹھا۔ فرہاد سوئم کے دور میں ساکاؤں نے اراسوشیا اور زابلستان میں اپنی حکومت قائم کی اور آشکانی سلطنت کی فرمانبرداری قبول کرلی۔ فرہاد سوئم نے گیارہ سال حکومت کی۔

فرہاد سوئم کی ہلاکت

فرہاد کے دو بیٹے تھے مہرداد اور اورود۔ دونوں بیٹوں نے ملکر باپ کو زہر دیا۔ اس طرح آشکانی خاندان میں پدرکشی اور برادرکشی کی رسم چلی۔

ساکا قبائل کے بارے میں

یوچین توخاری قبائل میں سے ایک قبیلہ تھا۔ جو کان سین کے علاقے میں مقیم تھے۔ دوسرے توخاری قبائل کے ساتھ ان کا تنازعہ تھا اور مسلسل آپکی لڑائیاں رہتی تھیں۔

جب مخالف قبائل نے یوچین قبیلے پر غلبہ حاصل کیا۔ انہیں جنوب کی طرف دھکیل دیا۔ یوچین مجبور ہو کر اپنی آبائی سرزمین کو خیرباد کہا۔ وہ اپنے قبائلی سرداروں کے ساتھ جن کا لقب ارسک تھا۔ ارسک سوخان، ارسک موساس، ارسک توغز دریائے سیحون

کے علاقے میں پہنچے۔ یہ علاقہ ساکا قبائل کا مسکن تھا۔یہاں انہوں نے میت قبائل۔یعنی ساکاؤں کے ساتھ جنگ کی

یوچین قبائل کی تعداد چونکہ زیادہ تھی۔ ساکاؤں پر غالب آگئے اور انکی سرزمین پر قبضہ کرلیا۔ اور ساکا قبائل کو مغربی علاقوں یعنی باختر اور مشرقی خراسان کی طرف دھکیل دیا۔

ساکاؤں کا بہت بڑا گروہ جو دو قبائل پر مشتمل تھا یعنی ساکارا اور ماساکارا۔ وہ مجبوراً باختر پر حملہ آور ہوگئے اور ماوراء النہر کے علاقے میں توریوا کے مقام پر آشکانی بادشاہ مہرداد اول کے لشکر نے ساکاؤں کے ہجوم کا مقابلہ کیا۔ اور انکو شکست دی۔ اور ان کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔

مہرداد اول کی وفات کے بعد اس کے بیٹے فرہاد دوئم کے عہد میں ساکاؤں نے دوبارہ مشرقی پارس پر حملہ کیا۔ اور ساکاؤں کے پرہجوم لشکر نے باختر کی حکومت کو بالکل ختم کر دیا۔ آشکانی بادشاہ نے اپنی پوری جنگی قوت کے ساتھ ساکاؤں کا مقابلہ کیا اور اس جنگ میں فرہاد دوئم اور اس کا بیٹا اردوان دوئم دونوں ہلاک ہوگئے۔

ساکائی مملکت کے قیام کے بارے میں

ساکا تمام ہجرت سے پہلے مادستان اور پارس کے مشرقی علاقوں سے بخوبی آشنا تھے۔ کیونکہ یونانیوں کے دور میں وہ باختر کے علاقے میں آیا کرتے تھے۔ اور یونانیوں نے ساکاؤں کو اپنے لشکر میں شامل کیا تھا۔ اور بعض ساکا سردار یونانی لشکر میں اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز رہے تھے

جب ساکاؤں کی مجموعی ہجرت شروع ہوئی وہ باختر کے علاقے تک پہنچے۔ اور زرنگ اور کندارا کے علاقوں میں پھیل کر یہاں بود و باش اختیار کی اور آہستہ آہستہ اپنی قبائلی قوت کو مضبوط کر کے اس علاقے میں اپنی حکومت قائم کی۔ اس طرح ایک وسیع و عریض اور طاقتور مملکت کے مالک بن گئے۔ ان کی مملکت مشرق میں سندان اور درۂ بولان تک پھیلا ہوا تھا۔ وہ درہ بولان کو "لی لان" کہتے تھے اور زرنگ کے صوبے کا نام ساکستان یعنی سیستان پڑ گیا۔

ساکا سردار مائس کے بارے میں

مائس جن کو بعض مورخین نے مایوس بھی کہا ہے ساکا قبائل کا سردار تھا۔ جس نے ۷۵ سال قبل از مسیح میں اراکوشیا

کو فتح کیا اور وہاں اپنی حکومت قائم کی ۔ مادستان اور پارس
کے آشکانی بادشاہوں کی بالادستی کو قبول کیا ۔ اور اپنی مملکت
کو مستقل بنا دیا ۔ آشکانی بادشاہ بڑے موقع شناس تھے ۔ اور
امن کے زمانے سے خوب فائدہ اٹھانا جانتے تھے اور اپنے
حریفوں کے ساتھ موقع و محل کے مطابق معاہدوں سے استفادہ
کرتے تھے ۔ اور پارث اقوام کے دستور کے مطابق عہدناموں پر
دستخط کرنے والوں کو اپنے ملک میں پوری آزادی دیتے تھے
اور ساکا قبائل کے سرداروں کے ساتھ آشکانی بادشاہ اس
رسم کے مطابق برتاؤ کرتے تھے ۔ جب مائی سس نے حکومت
قائم کی اور اپنی حکومت کو مضبوط کیا اور اس کو دریائے سندان
اور تکسولان کے علاقوں تک اپنی مملکت کو وسعت دی اور تقریباً
پچیس ۲۵ سال تک حکمرانی کی ۔ مائی سس کو "مسن" بھی کہا گیا ہے
وہ آشکانی بادشاہ سناترک کا ہم عصر تھا ۔

توران و مکران کے کرد بلوچوں کا زابلستان کے ساکا قبائل کے ساتھ متحد ہونا

آشکانی بادشاہ سناترک کے دور میں ساکا قبائل نے
اراسوشیا کندارا زابلستان اور باختر کے علاقوں میں اپنی حکومت

قائم کی اور آشکانی بادشاہوں کی بالادستی کو قبول کیا۔ اور ان علاقوں کے مقامی لوگوں کے ساتھ میل ملاپ کو قائم کیا تاکہ ساکاؤں اور مقامی لوگوں کے درمیان اجنبیت اور بیگانگی باقی نہ رہے۔ انہوں نے اپنے دستور کے مطابق توران اور مکران کے کرد بلوچوں کے ساتھ خود برادری اور اخوت کا رشتہ جوڑ دیا۔ اس اتحاد سے دونوں قومیں مضبوط اور مستحکم ہوگئیں

مائی سس نے جب اپنی حکومت قائم کی اسی وقت وہ بلوچوں اور ساکاؤں کے درمیان اتحاد کی کوششیں شروع کیں

سردار ارسس ساکا کے بارے میں

مائی سس ساکا قبائل کا پہلا بادشاہ تھا۔ اور اس نے پچیس ۲۵ سال تک اپنی مملکت پر حکمرانی کی۔ مائی سس کی وفات کے بعد اس کے دو۲ بیٹے رہ گئے۔ ارسس اور آزدن سس بڑا بیٹا ارسس باپ کی جگہ تخت پر بیٹھا۔ اس نے پنج آب کے علاقے کو فتح کر کے اپنی مملکت میں شامل کیا اور اپنے بھائی آزدن سس کو اس صوبے کا حاکم بنا دیا۔ ارسس نے تقریباً اٹھائیس ۲۸ سال تک حکومت کی۔ ارسس کے دور میں امیر فرہاد زنگنہ کرد اپنے قبائل کے ساتھ توران کی مملکت

یں منتقل ہو گیا ۔ اور ساکا قبائل کے دو طائفوں سلگر، اور ساگدی کو اپنے ساتھ توران لے آیا۔

اشکانی بادشاہ میرداد سوئم کا بادشاہ ہونا پھر قتل ہونا

فرہاد سوئم کے بیٹے مہرداد سوئم باپ کو قتل کرنے کے بعد تخت پر بیٹھا ۔ کچھ عرصے کے بعد زابلستان پر حملہ کیا۔ اس کی غیر موجودگی میں اس کے بھائی اُرود نے تخت پر قبضہ کیا اس کی اطلاع مہرداد کو ملی ۔ تو اس نے بڑی تیزی سے پایۂ تخت پر حملہ کیا ۔ اور ارود کو شکست دی ، اُرود فرار ہو گیا ۔ اور اس کے بہت سے حمائتی مارے گئے ۔ مہرداد نے ظلم وستم شروع کیا ۔ سلطنت کے اُمراء اس سے بیزار ہو گئے اور اس کو بادشاہت سے معزول کیا ۔ اور اس کے بھائی ارود کو دوبارہ لاکر تخت پر بٹھایا ۔ لیکن مہرداد نے عربوں کے پاس پناہ لی ۔ اور ان کی مدد سے پارس پر حملہ کر دیا ۔ لیکن ارود کے سپہ سالار سورن نے اس کو شکست دے کر قتل کر دیا

میر میران امیر بہمن براخوئی کے بارے میں

امیر مہرداد براخوئی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر بہمن توران کے تخت پر بیٹھ گئے۔ امیر بہمن کے دور میں امیر فرباد زنگنہ اپنے قبیلے کے ہمراہ توران منتقل ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساکاؤں کے دو قبیلے سلگر اور ساگری اپنے سرداروں کے ہمراہ توران آگئے۔ وہ زابلستان سے ہجرت کر کے توران پہنچے

امیر بہمن براخوئی نے امیر فرباد زنگنہ اور اس کے ہمراہ قبائل کو توران میں وادی گوران میں بسا دیا اور اس کے ہمراہ ساکا قبائل سلگر اور ساگری کو عزدار کے صوبے میں بھیج دیا۔ ساکا قبیلے کے سردار امیر ساکین ساگری کو اس کے قبیلے کے ساتھ وادی گریشکان میں آباد کیا۔ اور امیر کودر سلگر کو اسکے قبیلے کے ہمراہ وادی پیلار میں بسا دیا۔

امیر بہمن براخوئی نے توران پر انتیس ۲۹ سال فرمانروائی کی۔ اس کے دور میں کرد بلوچوں کے دوسرے قبائل کے سردار امیر فرباد زنگنہ، امیر لوبک ادرگانی، امیر میبوان ماملی اور امیر سنہان کرمانی تھے۔

ساکا سردار اِزسس دوئم کے بارے میں

اِزسس اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ایسال سسس اِزسس دوئم کے لقب سے زابلستان کا حکمران بن گیا۔ وِن سان اس کا چھوٹا بھائی تھا۔ اِزسس دوئم نے پنج آب کے علاقے میں فتوحات کو جاری رکھا۔ اور اپنے بھائی وِن سان کو ہند کے مفتوحہ علاقے میں بھیجا۔ تاکہ وہاں کی حکومت کو سنبھالے وہ پہلا ساکا حکمران تھا جس نے ھند پر حکمرانی کا آغاز کیا۔ اِزسس دوئم نے زابلستان میں بائیس ۲۲ سال فرمانروائی کر کے وفات پا گئے۔

میر میران امیر بسام براخوئی کے بارے میں

امیر بہمن کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر بسام توران کا حکمران بن گیا۔ امیر بسام کے دور میں توران اور مکران کا دیوان بلوک یعنی (شاہی جرگہ) تشکیل دیا گیا۔ اس کا مقصد تھا کہ توران و مکران کے نظام کو دیوان بلوک باہمی اشتراک عمل سے چلائے۔

اس دیوان کے ارکان پانچوں کرد بلوچ قبائل کے سردار تھے یعنی امیر بسام براخوئی، میر میران توران امیر مہرداد ادرگانی، میر میران مکران امیر سیادش زنگنہ، امیر سہبان مالی اور امیر میہار کرسالی تھے۔

آشکانی بادشاہ امیر اُرود دوئم کا بادشاہ ہونا اور اسکی پھر گوشہ نشینی

آشکانی بادشاہ مہرداد سوئم کے بعد اس کا بھائی ارود دوئم تخت نشین ہوا۔ سلطنت آشکانی اور سلطنت روم کے درمیان جنگ شروع ہوگئی۔ حُران کے مقام پر آشکانی لشکر نے رومی لشکر کو شکست دی۔ ارود نے اپنے بیٹے فیروز کو ایک لشکرِ جرار کے ساتھ شام کی تسخیر کیلئے روانہ کیا۔ شام میں آشکانی لشکر پسپا ہوگیا اور فیروز ہلاک ہوگیا۔

اس صدمہ سے ارود دل برداشتہ ہوگیا اور گوشہ نشینی اختیار کی اور حکمرانی اپنے دوسرے بیٹے فرہاد کے ہاتھ میں دے دی۔

ساکا سردار گوندوس فاسان کے بارے میں

جب ازسس دوئم فوت ہوگیا۔ تو زابلستان کے تخت پر اس کا بیٹا گوندوس فاسان بیٹھ گیا اور اپنے بھائی گودا کو سلطنت کا وزیر بنا دیا اس کے بعد گوندوس فاسان نے مملکت ہند کی حکومت سنبھالی اور اپنے بھائی گودا کو زابلستان اور ارموشیا کا امیر بنا دیا۔ ہند میں گوندوس فاسان کو بڑی شہرت حاصل ہوئی اور ساکا خاندان کا مشہور ترین بادشاہ بن گیا۔ ہند میں ساکا سلطنت کو

وسعت دی اور عدل و انصاف کے ساتھ حکمرانی کی ۔

اشکانی بادشاہ فرہاد چہارم کا بادشاہ ہونا

ارود دوئم کی گوشہ نشینی کے بعد فرہاد چہارم آشکانی سلطنت کا حکمران بن گیا ۔ وہ بہت ظالم و جابر شخص تھا اور ظلم وستم کا راستہ اختیار کیا ۔ سلطنت کے بعض ارکان نے وطن ترک کرکے نکل گئے ۔ فرہاد نے رومی سلطنت کے ساتھ بھی جنگ شروع کی آشکانی خاندان کا ایک شخص تیرداد نے بغاوت کی اور فرہاد کو معزول کیا ۔ فرہاد نے ساکا قبائل میں جاکر پناہ لی ۔

تیرداد دوئم کا بادشاہ ہونا

تیرداد نے کچھ عرصہ حکمرانی کی ۔ مگر فرہاد نے ساکا قبائل سے کمک لیکر پارث پر حملہ کردیا ۔ تیرداد مقابلہ نہ کرسکا اور فرہاد کے چھوٹے بیٹے کو لے کر فرار ہوگیا اور جاکر قیصر روم کے پاس پناہ لے ۔

فرہاد چہارم کا قتل ہونا

فرہاد چہارم نے دوبارہ تخت حاصل کیا اور کچھ عرصہ حکمرانی کی ۔ فرہاد چہارم کے بیٹے فرہادک کو ترغیب دی گئی ۔ اس نے ماں باپ دونوں کو زہر دیکر ہلاک کردیا اور خود تخت پر بیٹھ گیا ۔

ساکا سردار امیر گودا کے بارے میں

جب گوندوس فاسان نے ھند کی سلطنت کو ہاتھ میں لیا اور اپنے بھائی گودا کو کندارا اور زابلستان کی امارت دیدی۔ گودا نے اپنے بیٹے ابدین گاسں کو زابلستان کا امیر بنا دیا۔

اور خود آشکانی بادشاہ سے کرمان کے بعض علاقوں کو ہتھیا کر اپنی سلطنت کو وسیع کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

چار اور چھ۶ سال قبل از مسیح کے درمیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس کے ایک گاؤں بیت اللحم میں پیدا ہوئے

اس دور میں دنیا کی دو طاقتور سلطنتیں موجود تھیں۔ یعنی پارت کی سلطنت جس کے حکمران تیرداد تھے۔ اور روم کی سلطنت جس کے فرمانروا آگناس تھے۔ پارت کے شاہی نجومیوں کی پیشگوئی کے مطابق پارت کے بادشاہ نے حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی تصدیق کیلئے اپنے خاص اشخاص کا ایک وفد بیت المقدس روانہ کیا۔

تاکہ تصدیق ہونے کے بعد شاہ پارت خود جاکر حضرت عیسیٰ کی زیارت کریں۔ وفد نے واپس آکر حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی تصدیق کی اور خوشخبری سنائی۔

اور آشکانی بادشاہ کو تمام چشم دید حالات سے آگاہ کیا۔

ساکا سردار امیر فیروز کے بارے میں اور اس کی امارت کے زوال

ساکا بادشاہ گوندوفاسان کی ھند میں وفات کے بعد اس کا بیٹا فیروز ھند اور اراسوشیا کا بادشاہ بن گیا۔ اپنے چچا گودا کے بیٹے ستایار کو زابلستان کا حاکم بنا دیا۔ فیروز کے دور میں باختر، زابلستان اور ھند میں آہستہ آہستہ ساکا سلطنت کمزور ہوتی گئی۔

ساکا سرداروں کے جانشین کمزور ہو گئے اور ساکا سلطنت زوال پذیر ہو گئی۔ اور کوشانی قبائل ان پر غالب آگئے۔

میر میران امیر خفی براخوئی کے بارے میں

توران کے بادشاہ امیر بسام کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر خفی توران کے تخت پر بیٹھا۔ اس دور میں آشکانی سلطنت کا حکمران فرہاد پنجم تھا۔

یہی دور تھا جب باختر، اراسوشیا اور زابلستان میں ساکا سلطنت زوال پذیر ہو گئی اور تقریباً سو سال کی ساکا سلطنت کی نشیب و فراز کے بعد کوشانی قبائل کے ایک سردار

کا قبضہ ہو گیا ۔ کوشانی بھی یوچین قبائل میں سے تھا۔کوشانی سردار نے اس خطے میں اپنی سلطنت کی بنیاد رکھی ۔

امیر خعنی براخوئی نے چونتیس ۳۴ سال حکمرانی کی ۔ اس کے بعد میں کرد بلوچ قبائل کے سردار امیر وندان زنگنہ ،امیر کیکان اور کالی امیر بوتان مالی اور امیر مغنگر کرمانی تھے ۔

سلگر اور ساگدی قبائل کو کرد بلوچ قبائل میں شامل کرنے کی رسم

سلگر اور ساگدی تبیلوں کو کرد بلوچ قبائل میں شامل کرنے کی رسم اس طرح ادا کی گئی ۔یعنی ساکا قبائل میں سے جو دو قبیلے سلگر اور ساگدی زابلستان سے امیر فرہاد زنگنہ کے ہمراہ توران میں منتقل ہوئے تھے ان کو امیر خعنی براخوئی نے کرد قبیلوں میں شامل کیا ۔ کیونکہ یہ لوگ نسلاً کرد بلوچ نہیں تھے اس لئے ان کو کرد بلوچ قبائل میں شامل کر کے ان کو دوسرے کرد بلوچ قبائل کے ساتھ حقوق دینے کیلئے لازمی تھا ۔تاکہ ان کو آئندہ کیلئے اجنبی نہ سمجھا جائے اور کرد بلوچ قبائل میں شمار ہوں ۔ اس لئے کرد بلوچوں کی ایک قدیم رسم تھی جس کو ادا کرنے کرنے کے بعد غیر بلوچ قبائل کو بلوچ قبائل میں شامل کیا ۔

جاتا تھا۔ اس رسم کو استخوان شکنی یعنی ہڈ پروشی یا ہڈی توڑنے کا رسم کہا جاتا تھا۔ اس طرح میر میران یعنی صدر دیوان ملوک دوسرے قبائل کے سرداروں کو دعوت دیتے تھے اور دیوان کے اجلاس میں صدر دیوان ملوک نئے قبائل کو اپنی قوم میں شامل کرنے کا اعلان کرتے تھے۔

صدر دیوان ملوک کے "جار" یعنی اعلان کے مطابق ان قبائل کے سرداروں کے ساتھ دعوت کے لئے ذبح کئے ہوئے بھیڑ کی ہڈی توڑتے تھے اور ان بیرونی قبائل کے سرداروں کو دستار پہناتے تھے۔ اس طرح وہ بیرونی قبائل کرد بلوچوں کے بھائی بند ہو جاتے تھے۔ دستار بندی کے بعد ان بیرونی قبائل کے سردار بلوچ قوم کے ساتھ عہد و پیمان کرتے تھے۔ اور ان میں مدغم ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد صدر دیوان ملوک کی دعوت میں شامل ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے۔ اس رسم کے بعد بیرونی قبیلہ کرد بلوچ قبائل میں شمار کئے جاتے تھے۔

آشکانی بادشاہ فرہاد پنجم کا بادشاہ ہونا اور اس کا پھر قتل

فرہاد پنجم نے اپنے باپ کو زہر دے کر قتل کر دیا اور آشکانی سلطنت کے تخت پر بیٹھا۔ سلطنت کے امراء اس سے بیزار ہو گئے اور نفرت کرنے لگے۔ قیصر روم بھی اس کو باپ کا قاتل اور غاصب سمجھتا تھا۔ اور اس کی خواہشات کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ فرہاد پنجم نااہل اور بزدل تھا۔ اس لئے سلطنت کے اُمراء نے اس کو معزول کر کے قتل کر دیا۔

کوشانی قبائل کے بارے میں

کوشانی قبیلہ ساکا قبائل کا ہم نسل تھا۔ چین کے لوگ ان کو "یوچین" کہتے تھے۔ یہ قبیلہ ایک سو ساٹھ (۱۶۰) سال قبل از مسیح میں اپنے اصلی وطن سے جو چین کے مشرق میں تھا۔ نقل مکانی کر کے دریائے آمو کے شمالی علاقے میں آ گئے جہاں ساکا قبائل کو اس علاقے سے نکال باہر کیا۔ ساکا قبائل مقابلہ نہ کر سکے اس لئے ساکا باختر کے مشرقی اور ہندوکش کے جنوبی علاقوں کا رخ کیا۔ اس دوران میں خاقان چین ہوانگ نوان قبائل کے حملوں سے تنگ آ گیا تھا۔ اس نے یوچین قبائل کے

پاس اپنا سفیر روانہ کیا۔ اور ہوانگ نوان قبائل کو سرکوبی کے لئے یوچین سے کمک مانگا۔ مگر یوچین قبائل نے خاقان کی مدد نہیں کی۔ اس لئے خاقان نے غصے میں آکر ان پر حملہ کردیا یوچین قبائل نے پسپائی اختیار کی اور دریائے آمو کے شمال سے جنوب کی طرف باختر پہنچے۔ جو تخاری قبائل کا وطن تھا۔ انہوں نے تخاریوں کی مدد سے باختر پر قبضہ کرلیا کوشی قبیلہ کوشانگ کے پانچ قبیلوں میں سے تھا اور چینی مؤرخوں کے حوالے سے انکے سردار کو جولہ کدفیزس نے دوسرے چار کوشانگ قبائل کو متحد کرکے باختر میں اپنی حکومت قائم کی اور شاہ کوشانگ کا لقب اختیار کیا۔ اس طرح یوچین کی بجائے تاریخوں میں کوشانی کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کے بعد کوجولہ کدفیزس نے زابلستان اور کندارا کو بھی اپنی سلطنت میں شامل کیا۔

توران اور مکران کے کرد بلوچ قبائل نے بھی اس کی اطاعت قبول کرلی۔

آشکانی بادشاہ ارود سوئم کا بادشاہ ہونا اور اس کا قتل

فرہاد پنجم کے قتل کے بعد سلطنت پارت کے اُمراء نے آشکانی خاندان کے ایک شخص ارود کو لاکر تخت پر بٹھا دیا۔ ارود۔ فرہاد پنجم کے خوف سے گمنامی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ مگر ارود نے حکومت سنبھال کر ظلم اور تشدد کی راہ اختیار کی تین۳ سال کی حکمرانی کے بعد مملکت کے اُمراء نے تنگ آکر حیلہ و بہانہ سے معزول کیا۔ اور آخر کار اسکو قتل کر کے اس کے ظلم سے نجات حاصل کی۔

آشکانی بادشاہ انوش اول کا بادشاہ ہونا اور اسکی تخت سے معزولی

ارود سوئم کے بعد آشکانی خاندان میں بادشاہت کے قابل کوئی باقی نہیں رہا۔ اُمرائے سلطنت نے قیصر روم کے پاس ایک قاصد روانہ کیا۔ کہ فرہاد چہارم کے بیٹے انوش کو جو قیصر روم کی پناہ میں تھا۔ اس کو طلب کیا۔ انوش روم سے آکر تخت سلطنت پر بیٹھا۔ کچھ عرصہ بعد امرائے سلطنت اس سے بیزار ہو گئے کیونکہ وہ رومی طرزِ معاشرت کا دلدادہ تھا

اور پارث کی رسوم سے نفرت کرتا تھا۔ اس لئے اردوان اشکانی شہزادہ نے بغاوت کی اور امرائے سلطنت نے اس کا ساتھ دیا۔ اس نے انوش اول کو شکست دی اور اس کو ملک سے نکال دیا۔ اور خود تخت پر بیٹھ گیا۔

اشکانی بادشاہ اردوان سوئم کا بادشاہ ہونا اور اس کی وفات

ارود کے بعد اشکانی شہزادہ اردوان سوئم تخت نشین ہو ہوگیا۔ اس نے دوبارہ فوج کشی کر کے ارود پر حملہ کیا۔ ارود شکست کھا کر فرار ہوگیا اور سلویہ پہنچ گیا۔ اردوان نے سلویہ پر حملہ کیا۔ انوش سلویہ سے فرار ہوکر ارمنستان چلا گیا۔ اور ارمنستان کا بادشاہ بن گیا۔ مگر اردوان نے ارمنستان پر یلغار کیا۔ ارود وہاں سے فرار ہوکر شام کے رومی حکمران کے پاس چلا گیا۔ وہ شام سے فرار ہونا چاہتا تھا مگر رومیوں نے اس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ اردوان نے اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کی غرض سے رومیوں کے ساتھ صلح کر لی۔ اور چھبیس ۲۶ سال تک فرمانروائی کی اور وفات پا گیا۔

کوشانی سردار کوجولہ کلہ کدفیزس کے بارے میں

کوجولہ کلہ کدفیزس کوشانی قبائل کا سردار تھا۔ وہ بڑا دانا جرأت مند اور بلند ہمت شخص تھا۔ اس نے کوشانگ کے چار[۴] قبائل کو اپنے ساتھ ملا کر باختر میں اپنی حکومت قائم کی۔ بڑی جدوجہد کے بعد اپنی سلطنت کو وسیع کیا۔ اور پارت کے قریبی صوبوں پر قبضہ کیا۔ جن میں کندارا، زابلستان، کابلستان اور خراسان کے مشرقی علاقے شامل تھے۔

انہوں نے اٹھتیس[۳۸] سال تک حکومت کی اور اسّی[۸۰] سال کی عمر میں فوت ہوگیا۔ اس کا نام کجولہ کلہ کدفیزس تھا۔ جس کے معنی تھے "دیندار بادشاہ آسمان کا بیٹا"

میر میران امیر شاوش براخوئی کے بارے میں

توران کے حکمران امیر حنفی براخوئی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر شاوش براخوئی توران کا حکمران بن گیا۔ اس دور میں کوشانیوں کے سردار اعظم کجولہ کلہ کدفیزس نے باختر میں اپنی حکومت قائم کی۔ اور پارت کے صوبے کندارا، زابلستان، کابلستان اور مشرقی خراسان کے علاقوں پر قبضہ کر کے اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل توران و مکران کے

اس کے تابع نہیں بنے چونکہ کرد بلوچوں کا وفاق اس قدر مستحکم تھا کہ کوشانی حکمران ان سے تنازعہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جیسے کہ کہا گیا ہے کہ "صلح میں فلاح ہے"۔

اس لئے کوشانی حکمران انکے ساتھ امن و آشتی کی راہ اختیار کی۔ کوشانی سردار عقلمند اور موقع شناس تھا۔ اس نے امن کے دور سے بڑا فائدہ اٹھایا۔ وہ ہمیشہ اس قسم کے معاہدے کرتا تھا۔ اور ان کی رسم کے مطابق ان سے معاہدہ دستخط کرنیوالی اقوام ان کی سلطنت میں آزادی سے آنے جانے کا حق رکھتے تھے اس لئے کوشانی سردار کجولہ کلہ کدفیزس نے کرد بلوچوں کے ساتھ اپنی رسم کے مطابق معاہدہ کیا اور توران و مکران میں انکی حکمرانی کو تسلیم کیا۔ اور انکو اپنی سلطنت کا دوست بنا دیا۔

امیر شادش نے توران پر پچیس ۲۵ سال تک فرمانروائی کی اور وفات پا گیا اس کے دور میں بلوچ قبائل کے سردار یہ تھے

میر میران مکران امیر کمبیج ادرگانی، امیر شنو مالی، امیر خنی کرمانی اور امیر تودز زنگنہ۔

جو میر میران شادش کے ہم عصر تھے۔

گودرز دوئم کا بادشاہ ہونا اور اس کی معزولی

اردوان سوئم کے بعد آشکانی خاندان کا ایک شخص جس کا نام گودرز تھا ۔ اشکانی سلطنت کا حکمران بن گیا گودرز کے ۲ دو بھائی تھے ۔ اردوان اور واردان مگر اس کو اپنے بھائیوں سے خطرہ لاحق تھا ۔ اس نے اپنے بھائی اردوان کو اس کی بیوی بچوں سمیت قتل کیا ۔

مگر واردان فرار ہوگیا ۔ گودرز کی حکمرانی کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ سلطنت کے اُمراء نے اس کے بھائی واردان کو دعوت دی کہ اس کے خلاف بغاوت کرے ۔ وہ دو روز کا طویل فاصلہ طے کر کے پارث پہنچا اور گودرز پر اچانک حملہ کیا

وہ پارث سے فرار ہو کر داھا قبائل کے پاس پناہ لی اور وہاں سے اپنے بھائی واردان کے خلاف سازش شروع کی ۔ اور داھا قبائل سے کمک لیکر دوبارہ تخت پر قبضہ کرنے کی غرض سے روانہ ہوا ۔

واردان اپنے لشکر کے ساتھ باکتریا کے دشت میں اس کا راستہ روکا ۔ اس دوران گودرز کو اچانک اطلاع ملی کہ سلطنت

کے امراء دونوں بھائیوں سے تخت و تاج کو چھین لینا چاہتے ہیں۔ اس مشترکہ خطرے کی وجہ سے دونوں ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے۔ اور دونوں نے آپس میں سمجھوتہ کیا۔ کہ بادشاہت کا تخت و تاج واردان کے قبضے میں آئے اور گودرز بیر کانیہ کے علاقے پر قناعت کرے۔

واردان اوّل کا بادشاہ ہونا اور اسکی ہلاکت

جب واردان اول تخت پر بیٹھا سلوسیہ میں اس وقت تک ہنگامے برپا تھے تو واردان اول نے دوبارہ سلوسیہ شہر پر حملہ کیا۔ سلوسیہ کے امراء اس کے طرفدار تھے۔ انکے اشارے اور حمایت سے سلوسیہ پر قبضہ کیا۔ اور اس شہر میں سات سال سے جو شورش اور ہنگامے برپا تھے۔ اس طرح ختم ہو گئے

اس کے بعد داروان نے اور فتوحات بھی حاصل کئے اور اپنی سلطنت کو مزید وسعت دی۔ ایک عرصے کے بعد واردان اور گودرز یعنی دونوں بھائیوں کے درمیان دوبارہ جنگ چھڑ گئی۔ جو دو سال تک جاری رہی۔

آخرکار واردان فوت ہو گیا یعنی سلطنت کے اُمراء نے مل کر اچانک اس کو قتل کر دیا۔

گودرز کا دوبارہ بادشاہ ہونا اور پھر وفات پانا

واردان اول کی وفات کے بعد پارث کی سلطنت کے اُمراء اور سرداروں کے درمیان آشکانی سلطنت کے تاج و تخت پر اختلاف پیدا ہوگیا۔ ان میں سے اکثر گودرز کے حامی تھے۔ اور کچھ لوگوں نے فرہاد چہارم کے پوتے یعنی مہرداد کے بیٹے انوش کو بادشاہی کے لئے نامزد کیا۔ اس شہزادہ یعنی انوش نے روم میں پرورش پائی تھی۔

اس لئے پارس کے لوگ روم میں پرورش پانے والے شہزادوں سے نفرت کرتے تھے۔ چونکہ گودرز ملک میں موجود تھے۔ اس لئے اکثریت نے اس کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کیا اور گودرز کو تخت شاہی پر بٹھا دیا۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ لوگ اس کی بے رحمی ظلم اور غیر شائستہ اعمال سے تنگ آگئے۔ آخرکار گودرز کے مخالفین نے قیصر روم سے درخواست کی کہ شہزادہ مہرداد کو پارث روانہ کرے قیصر روم نے حکم دیا کہ آشکانی تخت و تاج کے دلبیدار شہزادے کو دریائے فرات تک پہنچایا جائے۔ مہرداد کو گودرز کے ساتھ جنگ میں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ اس نے

دیکھا کہ اس کی فوج درہم برہم ہو گئی ہے تو وہ فرار ہو کر اپنے باپ کے مقرر کردہ سردار پاران سس کی پناہ میں چلا گیا۔

مگر اس نمک حرام سردار نے اس کو زنجیروں میں جکڑ کر گودرز کے پاس روانہ کر دیا۔ گودرز نے اس کی جان تو بخش دی مگر حکم دیا کہ اس کے کان کاٹ دیئے جائیں۔ تاکہ وہ دوبارہ سلطنت کی طمع نہ کرے۔ کچھ عرصہ بعد گودرز فوت ہو گیا۔

انوش دوئم کا بادشاہ ہونا اور اسکی وفات

گودرز کی وفات کے بعد مادستان کے بادشاہ انوش دوئم آشکانی سلطنت کے تخت پر بیٹھ گئے اس نے نو ۹ سال تک حکومت کی اور وفات پا گئے اس کے دور میں کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

بالاش اول کی تخت نشینی اور وفات

انوش دوئم کے بعد اس کا بیٹا بالاش اول تخت نشین ہو گیا۔ بالاش کے دو ۲ بھائی تھے۔ فیروز اور تیرداد، بالاش ان سے بڑا تھا اس لئے انہوں نے اس کو بادشاہ تسلیم کیا۔ بالاش نے اپنے بھائی کو مادستان کی سلطنت دی تھی۔ اس لئے ضروری تھا کہ دوسرے

بھائی تیرداد کو بھی کوئی مناسب مقام دیدے۔
چونکہ پارس کے لوگ ارمنستان کو اپنی ملکیت سمجھتے تھے۔
اس موقع پر وہ ارمنستان کو بہ آسانی حاصل کرسکتے تھے اس لئے
بالاش نے اس موقع کو غنیمت سمجھا۔ تاکہ اپنی سلطنت کو مضبوط
کرنے کی غرض سے ارمنستان پر قبضہ کرکے اپنے چھوٹے بھائی کو اس
کا فرمانروا بنادے۔ وہ اسی تیاری میں تھے کہ صحرائی علاقے کے
شمالی قبائل الانی نے پارس پر حملہ کردیا۔ اور مادستان پہنچ گئے۔
مادستان کے حکمران فیروز ان آگے جم نہ سکے اور وہاں
سے دور علاقوں کی طرف پیچھے ہٹ گئے پھر یہ قبائل مغرب کی طرف یلغار
کرکے ارمنستان میں تیرداد کے لشکر کا سامنا ہوگیا اور اس کو شکست
فاش دے دی۔ چونکہ انکو بہت بڑا مال غنیمت ہاتھ آگیا۔
اس لئے واپس مشرق کی طرف لوٹ گئے۔ بیس سال فرمانروائی
کرنے کے بعد بالاش اول فوت ہوگیا۔ بالاش اول کے دور میں
اشکانی سلطنت میں زوال کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

میر میران امیر مرادان براخوئی کے بارے میں

امیر شادش براخوئی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر مرادان توران کا حکمران بن گیا۔ اس کے دور میں کوشانیوں کے حکمران اعلیٰ کولاکولا کدفیزس وفات پا گئے۔ اور اس کا بیٹا دیماکلا کدفیزس کوشانی تخت پر بیٹھ گئے۔ اس موقع پر دیماکلا کدفیزس نے خاقان چین پر حملہ کر دیا۔ تو امیر سندان نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر توران پر یلغار کیا۔

امیر سندان کا توران پر حملہ

سندان کے حکمران اعلیٰ مانگیا اپنے دو جرنیلوں کنگو اور بندان کے سربازوں کے ساتھ توران کے علاقے میں "کوہ کاتیر" کے راستے پر حملہ کر دیا۔ جب یہ خبر بلوچ سرداروں کو ملی۔ تو انہوں نے اپنے لشکر کے ساتھ بہت تیزی سے کوکاتیر کے دروں سے گذر کر سندان کے شہروں کو تاخت و تاراج کیا۔

امیر سندان کو جب اس حالت کی آگاہی ہوئی تو اس نے محسوس کیا کہ اس کا لشکر دو محاذوں پر مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یعنی توران پر بھی پیش قدمی جاری رکھے اور سندان کے شہروں اور علاقوں کا بھی دفاع کر سکے۔ اس لئے مجبوراً امیر سندان نے اپنی فوج کو

واپس بلا لیا۔ اور بلوچ قبائل فاتحانہ انداز میں بہت زیادہ مال غنیمت کے ساتھ واپس توران آگئے۔ امیر مرادان ستّرہ سال حکمرانی کے بعد وفات پاگئے۔ اس دور میں امیر نوذر زنگنہ، امیر شہران اورگانی میر میران مکران امیر پیندک ماملی، اور امیر شولان کربانی بلوچ قبائل کے سردار تھے

دیمان کلہ کدفیزس کوشانی کے بارے میں

کوشانی حکمران کجولا کلہ کدفیزس کے بعد اسکا بیٹا دیمان کلہ کدفیزس تخت نشین ہوا۔ اس نے پچاس سال تک حکومت کی اس نے اپنی سلطنت کو اس قدر وسیع کیا کہ مشرق میں دریائے گنگا تک علاقے پر قبضہ کیا اس نے شاہ چین کے پاس اپنا قاصد روانہ کیا اور اس سے درخواست کی کہ اس کو اپنی دامادی میں قبول کرے اور اپنی بیٹی کی شادی اس سے کرے۔ لیکن خاقان چین نے اس کی یہ درخواست قبول نہیں کی۔ اس پر دیمان کلہ کدفیزس غصے میں آیا اور ستّر ہزار سواروں پر مشتمل سربازوں کا ایک لشکر سپہ سالار سی آن کی قیادت میں مشرقی چین کو تسخیر کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ اور سی آن کی فوج نے پامیر کے راستے چین پر حملہ کردیا۔ اس چینی لشکر سے مقابلہ ہوا۔ چینی لشکر کے سپہ سالار پان چی نے اس

اس کو شکست دی۔ دیمان کلا کد فیزس کے سپہ سالار نے صلح کی پیشکش کی اور وعدہ کیا کہ امیر کوشان آئندہ خاقان چین کو خراج دیا کرے گا۔ امیر کوشان نے اس شرط کو قبول کر لیا۔ اور مملکت کو مستحکم کرنے کی غرض سے آشکانی بادشاہوں کے ساتھ دوستی اور امن کا عہد و پیمان کیا۔

میر میران امیر شاہ برز براخوئیؒ کے بارے میں

توران کے حکمران امیر مراوان کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر شاہ برز توران کے حکمران بن گئےؒ۔ اس دور میں دیمان کلا کد فیزس نے چین پر حملہ کیا اور اس کی فوج شکست کھا گئی۔

جس کی وجہ سے کاشانیوں کی سلطنت کمزور ہو گئی۔ دیمان کلا کد فیزس ایک مدبر اور عقلمند بادشاہ تھے ان حالات کے پیش نظر اس نے اپنی فوج کو مستحکم کرنے اور اپنے حمایتی ریاستوں کو حکم دیا کہ اپنی فوج کی فوجی تنظیم میں تبدیلی لائیں۔ جس کی رُو سے کرد بلوچ قبائل کے سرداروں نے توران اور مکران کے فوجی نظام کو نئے سرے سے تبدیل کر دیا۔ اور اپنے علاقوں توران اور مکران کے دفاع کیلئے ایک بہترین اور طاقتور فوج تشکیل دی۔ بلوچ سرداروں نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔

ایک ہلکے اسلحہ رکھنے والے سرباز اور دوسرا بھاری اسلحہ رکھنے والے سرباز۔ ہلکے اسلحہ والے سرباز صرف زرہ اور خود پہنتے تھے۔ ان سلاحوں میں ڈھال اور تیر کمان ہوتے تھے۔ اور انکے ترکش تیروں سے بھرے ہوتے تھے

بھاری اسلحہ رکھنے والے سرباز فولادی زرہ اور خود پہنتے تھے سوار اور گھوڑے پورے کے پورے فولاد میں چھپے ہوتے تھے۔ انکا سلاح ایک لمبا نیزہ ہوتا تھا جس سے وہ دشمن کی صفوں پر حملہ کرتے تھے۔

امیر شاہ برز نے تیس ۳۰ سال حکمرانی کی اور وفات پا گئے۔ اس کے دور میں کرد بلوچوں کے پانچ قبائلی سردار یہ تھے۔ امیر بلیبوت زنگنہ امیر میران سکران امیر شادان ادرگاتی، امیر زونگان مالی اور امیر جوگ کرماتی۔

فیروز دوئم کا بادشاہ ہونا اور اس کی وفات

اشکانی بادشاہ بالاش اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا فیروز تخت نشین ہوا۔ اس کے دور میں آلانی قبائل نے دوبارہ پارث کی سلطنت پر حملہ کیا وہ ایک طویل عرصے تک مشرقی سرحدوں پر آلانی قبائل کے ساتھ جنگ میں مصروف رہا۔

فیروز کے دور میں اشکانی سلطنت کمزور پڑ گئی اور ہر صوبے میں شہزادوں نے اپنی حکومتیں قائم کیں اس سے طوائف الملوکی شروع ہو گئی۔ فیروز نے انتیس ۲۹ سال تک حکمرانی کرنے کے بعد وفات پا گئے۔

اردوان چہارم کا بادشاہ ہونا اور اسکی تخت سے علیحدگی

فیروز کے بعد اردوان چہارم تخت نشین ہوا۔ اس کی حکمرانی کو ایک سال پورا نہیں ہوا تھا کہ سلطنت کے اراکین اور امراء نے اس کو معزول کیا اور اس کی جگہ پر خسرو کو تخت پر بٹھا دیا

خسرو کا بادشاہ ہونا اور اس کی وفات

اردوان چہارم کے بعد خسرو اشکانی سلطنت کے تخت پر بیٹھ گیا۔ خسرو اردوان کا داماد تھا۔ خسرو کے بادشاہ بنتے ہی اشکانی خاندان کا ایک آدمی جس کا نام بلاش تھا۔ خسرو کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ بلاش اور خسرو کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ خسرو نے بلاش کی بغاوت کو کچل دیا۔ اس کے بعد سلطنت روم اور پارث کے درمیان سرحدی صوبوں کی ملکیت پر تنازع برپا ہوا۔ رومیوں نے بین النہرین

یعنی دجلہ اور فرات کے علاقہ اور بابل پر قبضہ کیا۔ قیصر روم طیسفون کے شہر تک پہنچ گیا۔ خسرو وہاں سے فرار ہو گیا مگر اس کی بیٹی شاہی زرین تخت اور بے شمار مال غنیمت کے ساتھ قیصر روم کے ہاتھ میں آ گئے۔

قیصر روم نے ان مفتوحہ علاقوں سے بڑی مقدار میں خراج حاصل کیا۔ خسرو صبر و تحمل اور خاموشی کے ساتھ رومیوں کی پیش قدمی کو دیکھتا رہا۔ جب رومی حکمران اپنے وطن کی طرف واپس چلے گئے۔ خسرو نے مخالفت کی مہم کا آغاز کیا اور مفتوحہ علاقوں میں وہاں کے مقامی لوگوں کو بغاوت پر اکسایا۔ ان علاقوں میں ہر جگہ لوگوں نے شورش برپا کی۔

اور اپنے علاقوں سے رومی حکمرانوں کو نکال باہر کیا ان حالات کو دیکھ کر قیصر روم نے آشکانی بادشاہ کے ساتھ صلح کر لی۔ بیس۲۰ سال تک فرمانروائی کے بعد خسرو وفات پا گیا

میر میران امیر سرگیشر براخوئی کے بارے میں

توران کے حکمران امیر شاہ برز کے بعد اس کا بیٹا امیر سرگیشر نے توران کی امارت سنبھال لی۔ امیر سرگیشر کے دور میں

اشکانی بادشاہ خسرو کے فوجی سپہ سالار سورن سارن نے چاہا
کہ توران اور مکران کو آشکانی سلطنت کے تسلط میں لے آئے
اس نے ایک بڑے لشکر کے ساتھ مکران کے پایہ تخت
فناز بوران پر حملہ کر دیا۔ کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے
سردار میر میران توران امیر سرگیشر ، میر میران مکران امیر شادش
اورگانی ، امیر مہران زنگنہ ، امیر بانگت مالی ، امیر بیغار
کرمانی نے اپنے قبائلی لشکر کے ساتھ دشمن کے مقابلے پر
نکل آئے اور وادیٔ پریامان میں دشمن کے ساتھ ایک شدید
جنگ ہوئی ۔ اشکانی سپہ سالار سورن سان زخمی ہو گئے اور
اس کا لشکر پسپا ہو کر واپس وطن لوٹا ۔

اس طرح اشکانی توران اور مکران پر قبضہ نہ کر
سکے ۔ اس جنگ میں امیر مہران زنگنہ اور امیر بیغار کرمانی
مارے گئے

امیر سرگیشر نے بیس۲۰ سال حکمرانی کی ۔

کنشکین امیر کوشانی کے بارے میں

جب دیمان کلہ کدفیزس فوت ہوگیا تو اسکی کوئی اولاد نہیں تھی اس لئے دیمان کلہ کدفیزس کے ایک دور کے رشتے دار جو کوشانی خاندان سے تھے اس کا نام کنشکین تھا۔ وہ تخت کا وارث بن گیا۔ بعض روایتوں کے مطابق وہ کوشانی خاندان کے عظیم بادشاہ کجولہ کلہ کدفیزس کا نواسہ تھا۔

کنشکین کوشانی خاندان کے سب سے مشہور بادشاہ گذرے ہیں اس نے کوشانی سلطنت کو مشرق میں بونارس تک پھیلا دیا تھا۔ مغرب میں اس کی سلطنت کی سرحدیں پارت سے ملتی تھیں۔ اس نے سغدستان کو فتح کیا اور خاقان چین کو شکست دے کر اس کا انتقام لے لیا۔

کیونکہ صلح نامہ کے مطابق کوشانی بادشاہ چین کو خراج دیتا تھا۔ کنشکین نے بدھائی مذہب کو قبول کیا۔ اور اس مذہب کو پھیلانے کے لئے بڑا کام کیا۔ اور اس کے اردگرد کے ممالک کے عوام نے بدھائی مذہب کو قبول کیا

میر میران امیر شاہ میر براخوئی کے بارے میں

امیر سرگیثر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا شاہ میر توران کا حکمران بن گیا۔ امیر شاہ میر کے دور میں کوشانی بادشاہ کنشکین وفات پا گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ہوشان وشکا کوشانی تخت کا وارث بن گیا۔ امیر شاہ میر نے اپنے دور میں کرد بلوچوں کے لئے جو سب سے بڑا کام کیا۔ وہ تھا۔ امیر توران اور امیر سندان کے درمیان صلح نامہ

اس کی رو سے مال مویشی پالنے اور گلہ بانی کرنےوالے بلوچوں کیلئے سندان کی سرزمین میں مال چرائی کا حق حاصل کیا۔ کیونکہ کرد بلوچ مال مویشی پالتے اور گلہ بانی کیلئے موسم سرما میں اپنے مویشیوں کے ساتھ سندان جاتے تھے۔

اس سے پہلے بلوچ گلہ بان جب سندان۔ میں پہنچتے تھے وہاں کے حکام بلوچوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرتے تھے جس کی وجہ سے بلوچوں اور سندان کے اقوام کے درمیان جنگ وجدل برپا ہوتا تھا۔ امیر شاہ میر نے اس فساد کو ختم کیا سلطنت مادستان کے دور میں براخوئی قبائل کا ایک سردار امیر جگا سوران اپنے قبیلے کے ہمراہ کوہ کاتیر کے دامن میں

دادو نامی علاقے میں مستقل رہائش پذیر تھا اور موسم سرما میں بلوچ قبائل اس علاقے میں جاتے تھے۔ امیر شاہ میر نے سردار جگا سوران کو بلایا اور اپنا سفیر بنا کر سندان کے حکمران کنیال کماچہ کے پاس روانہ کیا اور پیغام دیا کہ موسم سرما میں جو بلوچ سندان کی سرزمین پر مال چرائی کیلئے جاتے ہیں اس بارے میں مذاکرات کرے۔

سندان کے حکمران نے اس تجویز کو قبول کیا۔ امیر سندان اپنے سرداروں کا ایک جرگہ لے کر توران کے سرحدی علاقہ جلارین کرخا پہنچا۔ جہاں امیر توران نے اپنے سرداروں کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ اور ایک صلح نامہ لکھا گیا۔ جس میں گلہ بانی کرنے والے بلوچوں کو سندان کی سرزمین پر مال چرائی کا حق دے دیا گیا۔

امیر شاہ میر تینتیس ۳۳ سال حکمرانی کے بعد وفات پا گیا۔ اس کے دور میں بلوچ قبائل کے سردار یہ تھے۔ امیر بدیس زنگو میر میران مکران امیر شاہ جیل اڈگانی، امیر بہمن مالمی اور امیر خوفو کرمانی

بلاش دوئم کا بادشاہ ہونا اور اسکی وفات

خسرو کی وفات کے بعد بلاش دوئم آشکانی تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ اپنے آپ کو بادشاہت کا حقدار سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے خسرو کے دور میں حکمرانی کی خاطر خسرو کے ساتھ تنازعہ شروع کیا۔ سلطنت کے ان دونوں دعویداروں کے درمیان تنازعہ چلتا رہا۔ آخر کار خسرو نے اس کو مغلوب کیا

جب بلاش دوئم تخت نشین ہوا۔ گرد و نواح کے حکمرانوں کی ترغیب اور تحریک کی وجہ سے آلانی قبائل شمال مشرق کی طرف سے پارت کے صوبوں پر حملہ کر دیا اور اشکانی سلطنت کے صوبوں کو تاخت و تاراج کر دیا۔

بلاش میں جنگ کی ہمت نہیں ہوئی تو اس نے تحفہ تحائف اور مالی رشوت سے آلانی قبائل کی پیش قدمی کو روکا اور اپنی مملکت کو ان سے خریدا۔ بلاش دوئم ستتر سال کی عمر میں تخت نشین ہوا تھا۔ تین۳ سال کی حکمرانی کے بعد فوت ہو گیا۔

مہرداد چہارم کا بادشاہ ہونا اور اسکی وفات

بلاش دوئم کے بعد اشکانی خاندان کا ایک شخص مہرداد نے جو خسرو کے رشتہ داروں میں سے تھا۔ تخت پر قبضہ کیا اور بادشاہ بن گیا۔ مہرداد چہارم کے دور میں قیصر روم "ھادرون" نے وفات پائی۔ اور اس کی جگہ پر "انتاس پاوس" قیصر روم بن گیا۔ اس کے تعلقات اشکانی بادشاہوں کے ساتھ دوستانہ تھے۔ مہرداد چہارم کے دور میں اِن دونوں سلطنت کے درمیان کوئی تنازعہ پیدا نہیں ہوا۔

بلاش سوئم کا بادشاہ ہونا اور اسکی وفات

مہرداد کی وفات کے بعد اس کا بیٹا بلاش سوئم بغیر کسی مزاحمت کے تخت نشین ہوا۔ بلاش سوئم نے اپنے دور میں قیصر روم کے خلاف جنگ کا ارادہ کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ارمنستان کا بادشاہ آشکانی خاندان سے نہیں تھا۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ قیصر روم خسرو کے تخت زرین کو مالِ غنیمت میں لے گیا تھا۔ اور قیصر روم نے تخت زرین کو واپس کرنے سے انکار کیا تھا۔ جب دونوں سلطنتوں کے درمیان جنگ شروع ہوگئی تو رومیوں نے آشکانیوں کو ہر

محاذ پر شکست دی۔ اور رومیوں نے ہر صوبے میں آشکانی عبادت خانوں کو لوٹا۔ اس اثناء میں دونوں لشکروں میں ایک مرض پھوٹ پڑی۔ جس کی وجہ دونوں لشکروں میں بے شمار لوگ ہلاک ہو گئے۔

رومی فوج کی حالت اس قدر خراب ہو گئی کہ وہ بہت سارا مال غنیمت چھوڑ کر واپس ہو گئے اور واپسی پر رومی افواج کی بہت بڑی تعداد مرض اور قحط کی وجہ سے ہلاک ہو گئی۔ جو باقی بچے تھے جب واپس وطن پہنچے تو اس غضبِ الٰہی کو ساتھ لے گئے۔ یہ مرض پورے مغربی ممالک میں پھیل گیا۔ اس طرح آشکانیوں کی شکست فتح میں بدل گئی چالیس سال حکمرانی کرنے کے بعد بلاش سوئم وفات پاگیا

بلاش چہارم کا بادشاہ ہونا اور اسکی وفات

بلاش سوئم کے بعد پارت کے تخت پر بلاش چہارم بیٹھ گیا اس کے دور میں قیصر روم کے تخت و تاج کے تین دعویدار بن گئے اور تینوں بادشاہت کے طلبگار تھے اور آپس میں لڑنے لگے تھے۔ اس کے نتیجے میں بین النہرین (دجلہ و فرات) کے درمیانی علاقے کے لوگ قیصرِ روم کے خلاف

اُٹھ کھڑے ہوئے اور رومی فوجیوں کو قتل کیا۔

سورو سال قیصر روم اور پارت کے لوگوں کے درمیان یہ جنگ مفید ثابت نہیں ہوئی۔ پارت کے لوگوں کو بھی اس جنگ میں بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ پارت کے مغربی علاقے اور شہر ایک بار پھر رومیوں نے غارت اور تباہ کر دیا یہ تباہی اور نقصانات پارت کی سلطنت کے زوال کے اسباب بنے۔ اور سلطنت پارت رو بہ انحطاط ہونے لگی۔ بلاش چہارم نے سولہ ۱۶ سال حکمرانی کی اور وفات پا گیا

ہوشان وشکا امیر کوشان کے بارے میں

کنشکین کی وفات کے بعد ہوشان وشکا کا شاہی تخت کا وارث بن گیا۔ اس کا دور بہت پرامن اور پرسکون تھا۔ لوگ آسودہ اور خوشحال تھے۔

وہ مسلسل بدھائی (باڈدائی) مذہب کو پھیلانے کی کوشش کرتا رہا۔ ہوشان وشکا نے تقریباً بیس ۲۰ سال حکمرانی کی اور وفات پا گیا۔

میر میران امیرزیغ براخوئی کے بارے میں

امیر شاہ میر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیرزیغ توران کے تخت پر بیٹھ گیا۔ امیرزیغ کے دور میں کوشانی فرمانروا ہوشان وشکا وفات پاگیا۔

اس کی جگہ پر اس کا بیٹا واسا وشکا۔ جس کو واسا دیوان بھی کہا گیا ہے کوشانی تخت کا وارث بن گیا۔

امیرزیغ کے دور میں بادادائی کے چند مبلغ توران اور مکران پہنچے۔ اور اپنے مذہب کو پھیلانے کیلئے وعظ اور تبلیغ شروع کی۔ توران کے جنوبی علاقہ ارمابیل اور مشرقی علاقہ بدھان میں چند لوگوں نے بادادائی مذہب کو قبول کیا۔

مگر توران و مکران کے کرد بلوچوں نے یہ دین قبول نہیں کیا۔ وہ اپنے آبائی مذہب زرتشتی پر قائم رہے۔ ارمابیل اور بدھان کے علاقوں میں جن لوگوں نے بادادائی مذہب قبول کیا۔ وہ بھی کرد بلوچ نہیں تھے۔ بلکہ سندان کے جدگال قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔ امیرزیغ نے بائیس[22] سال حکمرانی کے بعد وفات پائی۔

اس دور میں بلوچ قبائل کے سردار یہ تھے۔ میر میران

مکران امیر کاوش ادرگانی ، امیر مردان زنگنہ ، امیر شمین مالی اور امیر بہکر کرمانی ۔

اردوان پنجم کا پارت میں بادشاہ ہونا (دبلاش پنجم کا بابل میں.

جب بلاش چہارم فوت ہو گیا اس کے دو بیٹے تھے بلاش اور اردوان ، بلاش پنجم باپ کا جانشین بن گیا ۔ اردوان نے اس کو بادشاہ تسلیم نہیں کیا ۔ اور اس نے تنازعہ شروع کیا ۔ اور تخت کا دعویدار بن گیا ۔

دونوں بھائیوں کے درمیان جنگ کی نوبت آگئی مگر سلطنت کے امراء نے دونوں کے درمیان صلح کرائی اور بابل کی سلطنت بلاش پنجم کو دی گئی اور پارث کی سلطنت اردوان کو سونپی گئی ۔ دونوں نے اپنے اپنے ممالک میں حکمرانی سنبھال لی ۔

میر میران امیر شاہ زور براہوئی کے بارے میں

امیر زیغ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا شاہ زور توران کا حکمران بن گیا ۔ امیر شاہ زور کے دور میں اشکانی

سلطنت کے طول وعرض میں بغاوت برپا ہوگئ اور یہ شورش پھیلتی چلی گئ ۔ ان حالات کے پیش نظر پانچوں بلوچ قبائل کے سرداروں اور امراء نے باہمی مشورے سے فیصلہ کیا۔ کہ اس پر آشوب دور سے خود کو دور رکھیں اور مقامی حکمرانوں کی جنگوں میں ملوث نہ ہوں ، اور خود کو فسادات سے دور رکھیں ۔

البتہ ابتدا میں بلوچ حکمرانوں نے اردشیر ساسانی کے خلاف واسان وشکا سے تعاون کیا۔ تاکہ ان کی مملکت کو تباہی سے بچایا جا سکے مگر ان کی یہ حکمت عملی کام نہ آئی۔ کیونکہ کاشانی سلطنت کی حالت اس قدر خراب ہو چکی تھی کہ اس کی دوبارہ بحالی ممکن نہیں تھی ۔ اس لئے بلوچوں نے ان کی حمایت ترک کر دی ۔ کیونکہ بادادائی مذہب کی تعلیمات جنگ وجدل کے خلاف تھیں ۔ اس لئے کوشانی فوجی روش کیلئے سازگار ثابت نہیں ہوئی ۔ اور کوشانی لشکر ساسانی قوت کے آگے شکست سے دو چار ہوئی ۔ امیر شاہ زور نے تمیں ۳۰ سال حکمرانی کی ۔ اس کے دور میں امیر روان شیر زنگنہ ۔ امیر انکا اوزگانی ، امیر توتار رامائی اور امیر بہند کرپانی کرد بلوچ کے

قبائل کے سردار تھے۔

آخری اشکانی بادشاہ اردوان پنجم کا قتل ہونا

اردوان پنجم کے آخری دور میں مملکت مادستان اور پارت میں شورش اور بغاوتوں کا ایک سلسلہ ہوا۔ جس نے اشکانی سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔ یہ بغاوتیں پہلے مقامی سرداروں اور صوبائی حکمرانوں کے درمیان معمولی جنگوں سے شروع ہوگئیں کیونکہ یہ علاقائی حکمران اس دور میں تقریباً مکمل خود مختار بن گئے تھے۔

اردشیر ابن پاپک ابن ساسان نے آہستہ آہستہ گرد و نواح کے علاقوں کو فتح کیا اور اپنی مملکت میں شامل کر لیا تھا۔ اردشیر اپنے باپ پاپک کے دور میں اس کو ترغیب دے کر اشکانی سلطنت کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا۔

پاپک نے اشکانی بادشاہ اردوان پنجم سے درخواست کی کہ اس کے بیٹے شاہ پور کو اس کی جگہ تخت سلطنت پر بٹھادے مگر اشکانی بادشاہ نے اس کی درخواست قبول نہیں کی۔ اس اثناء میں پاپک فوت ہو گیا۔ اس کی جگہ اس کا بڑا بیٹا شاہ پور حکمران بن گیا۔ مگر چند ہی دنوں میں شاہ پور

پر ایک دیوار گر پڑی۔ اور وہ ہلاک ہو گیا۔

اس کا بھائی اردشیر استخر کے شہر پارت کا پایہ تخت تھا۔ سرعت کے ساتھ پہنچا اور تخت حکمرانی پر قبضہ کیا مادستان، کردستان اور کرکوک کے حکمرانوں نے اردشیر کا ساتھ دیا۔ اور جنگ شروع ہو گئی۔ ایک سال کے عرصے میں ان صوبوں کے حکمرانوں نے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کر لیا۔ آخرکار اردوان پنجم کو اہواز میں شکست دے کر قتل کر دیا اور اس کا سارا ملک اردشیر پاپکان کے قبضے میں آگیا

اس طرح پارت کے اشکانی بادشاہوں کا طویل دور ختم ہو گیا۔

ساسانیوں کے بارے میں

روایت ہے کہ جب بہمن ہخامنشی فارس اور مادستان کے بادشاہ بن گئے تو زردشتی آئین کے مطابق اس نے اپنی بہن "ہما" سے شادی کر لی۔ اس سے ایک بیٹا ہوا جس کا نام "دارا" رکھا گیا۔ بیٹے کی پیدائش کے بعد بہمن نے اپنے بھائی ساسان کو تخت و تاج کی وراثت سے محروم کیا تو ساسان آزردہ ہو کر کردستان کے پہاڑوں میں چلا گیا۔

اور گوشہ نشینی اختیار کی۔ اور گلہ بانی کا پیشہ اپنا لیا۔ اشکانی

بادشاہ نے ساسان کے بیٹے پاپک کو پارس میں حکمرانی کا

منصب دیا اور وہ آشکانی سلطنت میں علاقائی حکمران کے

عہدے پر رہے پاپک کی وفات کے بعد اس کا بیٹا فارس کا

حکمران بن گیا۔ جس کا نام شاہ پور تھا مگر جلد ہی اس پر ایک

دیوار گر گئی اور وہ ہلاک ہو گیا۔

اردشیر نے فارس کے پایہ تخت استخر پہنچ کر تخت پر قبضہ

کیا اور اپنے بھائی کی جگہ حکمران بن گیا۔

اردشیر کا بادشاہ ہونا

اردشیر ساسان کا پوتا تھا۔ اشکانی خاندان کے خاتمہ

کے بعد اس نے فارس میں ساسانی سلطنت کی مستحکم عمل

داری قائم کی۔ جب اردشیر بادشاہ بن گیا تو مادستان اور

پارس کی سلطنت ۲۴۰ دوسو چالیس صوبوں پر مشتمل تھی۔ جس

کے حکمران آشکانی بادشاہ اردوان پنجم کے ماتحت تھے۔

اردوان پنجم کے قتل کے بعد آشکانی سلطنت کا خاتمہ

ہو گیا۔ اردشیر جب بادشاہ بن گیا تو بعض صوبوں کے حکمرانوں

نے اردشیر کی بادشاہی کو تسلیم نہیں کیا۔ مادستان اور پارس

کے شمال مشرقی صوبوں کے حکمرانوں نے نافرمانی کی تھی تو
اردشیر ان کی سرکوبی کے لئے خراسان، مرو، بلخ اور
خیوا پر حملہ آور ہونے کیلئے تیاری کر رہا تھا۔ کہ کوشان
توران اور مکران کے حکمرانوں کے قاصد دربار میں حاضر
ہوئے اور اپنے صوبوں کے حکمرانوں کی طرف سے بیعت کی
اردشیر نے بیعت لینے کے بعد قاصدوں کو خلعت عطا
کر کے رخصت کیا اور وہ اپنے صوبوں کی طرف روانہ ہو گئے

میر میران امیر براک براخوئی کے بارے میں

امیر شاہ زور کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر براک توران کا حکمران بن گیا۔ اس کے دور میں اردشیر پاپکان ساسانی پوری آشکانی سلطنت پر قابض ہو گیا تھا۔ کرد بلوچ سرداروں اور اُمراء نے ان نئے حالات کے پیشِ نظر جرگہ منعقد کر کے باہمی مشورے سے فیصلہ کیا کہ اردشیر ساسانی سے بیعت کیا جائے۔ اور فیصلہ ہوا کہ میر میران توران امیر براک براخوئی۔ میر میران مکران امیر سارگان اردگانی۔ امیر ازبک زنگنہ اور امیر سلطان مالی قاصدوں کی حیثیت سے جا کر اردشیر ساسانی کے ہاتھ اپنے قبائل کی طرف سے بیعت کریں۔ اِن امیروں نے جا کر اردشیر کے ہاتھ بیعت کر کے واپس توران آ گئے۔

امیر براک پینتیس ۳۵ سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہو گئے۔ اس کے دور میں امیر ازبک زنگنہ میر میران مکران امیر سارگان اردگانی، امیر سلطان مالی اور امیر لاسکان کرمانی اپنے اپنے قبائل کے سردار تھے۔

اردشیر کا ہند پر حملہ

اردشیر نے جب خراسان ، بلخ ، مرو اور خیوا کے نافرمان حکمرانوں کو مطیع کیا تو ہند کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ کندارا اور کابلستان سے گذر کر پوشان پوران "پشاور" کے شہر کو فتح کیا۔ ہندی فوج اس کے طاقتور لشکر کے سامنے جم نہ سکی تو ہند کے بادشاہ جونان اس کی خدمت میں بہت بڑا مال و دولت پیش کیا۔

اور اردشیر نے اس خراج کی ایک بہت بڑی رقم لے کر پارس اور مادستان واپس ہوا۔ اردشیر نے تیرہ[۱۳] سال تک فرمانروائی[۲] کی اور وفات پاگیا۔

شاہ پور اول کا بادشاہ ہونا

اردشیر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا شاہ پور اول ساسانی تخت پر جلوہ افروز ہوگیا۔ شاہ پور ماں کی طرف سے آشکانی بادشاہ اردوان پنجم کا نواسہ تھا

اردشیر کی وفات کے بعد ارمنستان اور ہسترا کے حکمرانوں۔۔ اپنے علاقوں کو واپس حاصل کرنے کے لالچ

میں بغاوت پر آمادہ ہو گئے۔ شاہ پور نے تدبر اور دانائی سے ارمنستان کی بغاوت کو فرو کر دیا۔ اور ہسترا کے پایۂ تخت کو محاصرہ میں لے لیا۔ وہسترا کے حکمران کی بیٹی نے شاہ پور کو پیغام دیا کہ اگر وہ اس سے شادی کرنے کا وعدہ کرے تو وہ اور اس کے حمایتی مل کر شاہ پور کی مدد کریں گے۔ شاہ پور نے اس کی خواہش کو قبول کیا۔ اس طرح شاہ پور نے دہسترا کو فتح کر لیا۔ اس نے اکتیس[۳۱] سال تک حکومت کی اور وفات پا گیا۔

مانی اور اس کے مذہب کے بارے میں

مانی ہمدان کا باشندہ تھا۔ اس کے باپ کا نام پاتکا اور ماں کا نام اوتاخیم تھا۔ وہ ہمدان سے منتقل ہو کر بابل میں رہنے لگے۔ مانی بابل میں پیدا ہوا۔ کہتے ہیں کہ تیرہ[۱۳] سال کی عمر میں مانی پر وحی نازل ہونے لگا تھا لیکن اس نے شاہ پور کی تخت نشینی کے موقع پر اپنے مذہب کا اعلان کیا۔ مانی نے دراصل زردشتی مذہب میں اجتہاد کر کے اس کو آسان بنا دیا۔ شاہ پور اس کے دین سے متاثر ہو کر اس کو قبول کیا۔ اور اس کے پیروکاروں میں شامل ہو گیا۔

اپنے آبائی مذہب سے برگشتہ ہونے کی وجہ سے زردشتی موبد، سلطنت کے اُمراء سردار اور جاگیر دار اس سے سخت ناراض ہوگئے۔ اور اس پر اس قدر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ مجبوراً الحاد سے توبہ گار ہوکر دوبارہ زرتشتی مذہب کو قبول کیا۔ اور مانی کو جلاوطن کردیا اس جلاوطنی کے دور میں مانی نے ہند اور چین کی سیاحت کی۔ اور شاہ پور کی وفات کے بعد واپس پارس پہنچا۔ حکومت کی طرف سے مانی کے پیروکاروں پر بہت سخت ظلم و تشدد کیا گیا۔

مگر وہ نہایت صبر و تحمل سے اس جبر کو برداشت کرتے رہے اور خاموشی سے خفیہ طور پر اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے رہے۔ زرتشتی مذہب کے مقابلے میں مانی کا مذہب سادہ اور آسان تھا۔ اس دین میں زرتشتی مذہب کی طرح پرتکلف اور مشکل رسومات نہیں تھیں۔

میر میران امیر مہران براخوئی کے بارے میں

امیر براک کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر مہران توران کی امارت کو سنبھالا۔ امیر مہران کے دور میں ساسانی حکمران مادستان اور پارس کے ان علاقوں کو رومی سلطنت سے واپس حاصل کرنے کی طرف متوجہ رہے۔ جن کو آشکانی سلطنت کے آخری دور میں رومی مادستان اور پارس کے مغربی علاقوں کے ایک بہت بڑے حصے پر قابض تھے۔

کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل اپنے علاقے کی مشرقی سرحدوں کی حفاظت میں مصروف تھے۔ جو سندان سے متصل تھے۔ امیر مہران نے پچیس ۲۵ سال تک فرمانروائی کی۔ اور اس کے دور میں امیر بہرام زنگنہ، میر میران مکران امیر انیز اودرگانی، امیر میلدار مالی اور امیر شاہار کرمانی بلوچ قبائل کے سردار تھے۔

ہرمز اول کا بادشاہ ہونا

شاہ پور اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہرمز اول تخت نشین ہوا۔ شاہ پور کے دو بیٹے تھے ہرمز اور بہرام۔ ہرمز بڑا بیٹا تھا۔ اس لئے ساسانی رسم کے مطابق امرائے سلطنت نے اس کو بادشاہ بنا دیا۔ اس سے قبل ہرمز خراسان کا ستراب تھا۔ ہرمز اپنے اجداد کی طرح عدل و انصاف سے حکمرانی کرتا رہا۔ اس نے اپنے دور میں مانی کو مادستان اور پارس آنے کی دعوت دی۔ اور مانی کو شاہی محل میں مہمان بنا کر رکھا۔ ہرمز ایک سال حکومت کرنے کے بعد وفات پاگیا

مانی کے مبلغ کا ساکستان، توران اور مکران میں آمد

جب ہرمز اول نے مانی کو دوبارہ پارس بلا کر اپنے شاہی محل میں رکھا۔ تو مانی کے پیروکاروں نے اعلانیہ اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کی۔ کسون جو مانی مذہب کے ایک سچے اور مخلص واعظ تھے۔ ساکستان پہنچے۔ اور

وہاں سے توران دیکران گئے، ان علاقوں کے عوام نے مانی کے مذہب کو قبول کیا۔ کسون مانی مذہب کے نامور علماء میں سے تھے۔ بہت خوش کلام اور خوش لسان تھے۔ جہاں بھی جاتے اور وعظ کرتے تو لوگ جوق در جوق مانی کے مذہب میں شامل ہو جاتے۔ کرد بلوچوں اور ان کے سرداروں نے مانی کے مذہب کو قبول کیا۔

مانی کا مذہب بہت سادہ تھا۔ اس کے تین اصول تھے یعنی نیک خیال، نیک عمل اور نیکی کی باتیں۔ غلط اور پُرتکلف رسومات سے دور رہنے کی تلقین کرتا تھا

میر میران امیر شادان براغوئی کے بارے میں

امیر مہران کی وفات کے بعد اس کا بیٹا امیر شادان توران کا میر میران بن گیا۔ امیر شادان کے دور میں ساسانی بادشاہ ہرمز اول فوت ہو گیا۔ اس کی جگہ پر اس کا بھائی بہرام تخت نشین ہوا۔ بہرام کے تعلقات اپنے حلیف حکمرانوں کے ساتھ دوستانہ تھے۔ امیر شادان کے دور میں بلوچ قبائل کے سردار امیر شیر برز زنگنہ، میر میران مکران

امیر بازیح اور گانی ۔ امیر مہرداد مالی اور امیر نوکاف کرمانی تھے ۔

بہرام اول کا بادشاہ ہونا

ہرمز اول نے ایک سال حکمرانی کی اور جوانی میں وفات پا گیا ۔ سلطنت کے سردار اور امراء نے اس کے بھائی بہرام کو تخت پر بٹھا دیا ۔ بہرام بہت آرام پسند اور کمزور بادشاہ تھا ۔ جس کی وجہ سے ملک میں بدامنی اور بے چینی پھیل گئی ۔

مانی کا قتل

ہرمز اول مانی کا عقیدتمند اور طرفدار تھا ۔ اس نے مانی کو اجازت دے رکھی تھی کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے ۔ مگر بہرام مانی کا مخالف تھا ۔ بادشاہ ہوتے ہی اس نے زرتشتی موبدوں کے ساتھ مل کر سازش کی ۔ کہ مانی کو کسی طرح سے قتل کیا جائے

بہرام نے مانی کو بلایا تاکہ زرتشتی پیشواؤں کے ساتھ مناظرہ کرے ۔ مناظرہ کے نتیجے میں موبدوں

نے مانی کو ملحد قرار دے کر قتل کر دیا۔

بہرام نے مانی کے پیروکاروں پر بھی ظلم وستم شروع کیا۔ ساکستان، توران اور مکران کے کرد بلوچ مانی کے پیروکار تھے جس کی وجہ سے بہرام کا عتاب ان پر نازل ہو گیا۔ اور اس مذہب کی وجہ سے توران اور مکران میں کرد بلوچوں کی امارت کو زوال آگیا۔

انہوں نے دوبارہ پہاڑوں میں پناہ لے کر گلہ بانی شروع کی۔ بہرام نے تین سال تک حکمرانی کی اور فوت ہو گیا۔

بہرام دوئم کا بادشاہ ہونا

بہرام اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا بہرام دوئم کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اس کے باپ کی کمزوری اور نااہلی کی وجہ سے ملک میں جو بے چینی اور افراط وتفریط پھیل گئی تھی۔ وہ ان خرابیوں کو جلد ہی ختم کرنے کا خواہاں تھا۔ ان خرابیوں کو دور کرنے کیلئے اس نے جبر واستبداد کا رویہ اپنایا۔ اس کی اس سخت پالیسی سے امرائے سلطنت اور عوام بیزار ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے اس کو قتل

کرنے کیلئے ایک خفیہ منصوبہ بنایا ۔ اور باہم عہد و پیمان کیا لیکن موبدوں میں سے ایک جو بہرام دوئم کا خیر خواہ تھا اس کو اس سازش کا علم ہوگیا تو اس موبد نے بہرام اور امرائے سلطنت کے درمیان صلح کرائی ۔ بہرام نے ظلم وتشدد کو ترک کرکے عدل و انصاف سے حکمرانی کا طریقہ اپنایا ۔ اس کی رعیت اس سے خوش ہوگئی ۔

بہرام دوئم نے سات سال حکمرانی کے بعد فوت ہوگیا

ساکا اور کرد بلوچوں کو مطیع کرنا

زابلستان کے ساکا قبائل اور توران و مکران کے کرد بلوچوں نے مانی کے مذہب کو قبول کیا تھا ۔ جس کی وجہ سے بہرام دوئم نے ان پر ظلم وتشدد شروع کیا ۔

اس طرح زابلستان کے ساکا اور توران و مکران کے کرد بلوچوں نے اس کے خلاف بغاوت کیا ۔ اور کرمان پر حملہ کرکے اس کو لوٹا تو بہرام دوئم نے ساکا اور کرد بلوچوں کے خلاف اپنی پوری فوجی قوت کے ساتھ حملہ کیا ۔ سب سے پہلے بہرام دوئم نے زابلستان پر حملہ کیا تو ساکا اور

کرد بلوچوں نے مل کر اس کا مقابلہ کیا۔ مگر شکست کھائے
اس جنگ میں ساکا قبائل کا سردار امیر اشکن سارو
کرد بلوچوں کے سردار امیر شیر برز زنگنہ اور امیر مہرداد
مالی ہلاک ہو گئے۔ بہرام دوئمؑ نے ساکستان توران اور
مکران کے حکمرانوں کو معزول کرکے ان علاقوں کے لئے اپنا
ستراب مقرر کیا۔

ستراب زاوک کا توران و مکران میں آنا

بہرام دوئمؑ نے ساکستان، توران و مکران کی بغاوت کو
فرو کیا۔ مانی کے پیروکاروں کا قتل عام کیا۔ اور ان علاقوں
کو فتح کرکے سردار ابدل کو معزول کیا اور توران و مکران
میں امیر زاوک کو ستراب بنایا۔

بہرام سوئمؑ کا بادشاہ ہونا

بہرام دوئمؑ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا بہرام سوئمؑ
کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اس نے صرف چار ماہ حکمرانی
کی اور فوت ہو گیا

نارسس کا بادشاہ ہونا

بہرام سوئم کے بعد ساسانی خاندان میں شاہ پور کے دو بیٹے رہ گئے تھے "ہرمز اور نارسس"۔ ساسانی تخت پر نارسس نے قبضہ کیا۔ مگر اس کا بھائی ہرمز خود کو بادشاہت کا حقدار سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے بغاوت کر دی۔

مگر نارسس نے ہرمز کو شکست دے کر بغاوت کو کچل دیا۔

رومیوں کے ساتھ جنگ

نارسس جب تخت نشین ہوا تو ارمنستان کا صوبہ رومیوں کے قبضے میں تھا۔ وہ اس قبضے کو ناجائز سمجھتا تھا اس لئے اس نے ارمنستان پر حملہ کیا اور ارمنستان کے حکمران تیرداد کو شکست دی۔ تیرداد قیصر روم کی پناہ میں چلا گیا۔ قیصر روم نے اس کی مدد کی اور اپنے سپہ سالار کو سلطنت پارس پر حملے کا حکم دے دیا۔

رومیوں نے عسکا سان کے شہر کو محاصرے میں لے لیا۔ کیونکہ نارسس وہیں قیام پذیر تھا۔ دونوں لشکروں کے

درمیان ایک شدید جنگ ہوگئی ۔ نارسس کو شکست ہوگئی رومیوں نے ساسانیوں کے تمام جنگی وسائل منجنیق قلعہ اور سامان کو تباہ کردیا ۔ نارسس اس جنگ میں زخمی ہوگیا اور وہاں سے فرار ہوگیا ۔ شرمندگی کی وجہ سے گوشہ نشین ہوگیا ۔ نارسس نے انیس[19] سال حکمرانی کی ۔

ہُرمز دوئم کا بادشاہ ہونا

نارسس کی وصیت کے مطابق اس کے بھائی ہُرمز کو تخت پر بٹھایا گیا ۔ ہُرمز کی تربیت بچپن میں رومی دربار میں ہوئی تھی ۔ وہ رومی تمدن کا دلدادہ تھا ۔ جس کی وجہ سے سلطنت پارس کے اُمراء ہُرمز کو پسند نہیں کرتے تھے ۔ آٹھ سال کی حکمرانی کے بعد اُمرائے سلطنت نے اس کو تخت سے اتارا ۔ اور اس کی جگہ اس کے بیٹے شاہ پور کو تخت پر بٹھایا گیا ۔

شاہ پور اس وقت بہت ہی کم عمر تھا ۔ حکومت کے چلانے اور شاہ پور کی تربیت کیلئے ایک مجلس مشاورت تشکیل دی گئی ۔

توران ومکران میں ستراب ارشم کا آنا

جونہی ہُرمز دومؑ بادشاہ بن گیا۔ اس نے توران و مکران کے ستراب زادک کو معزول کیا اور اس کی جگہ پر امیر ارشم کو توران و مکران کا ستراب مقرر کیا۔

ارشم ساسانی فوج کے جرنیلوں میں سے تھا۔ ہُرمز دومؑ کے دور میں پانچوں کرد بلوچ قبائل کے سردار امیر رستم براخوئیؒ، امیر براک زنگنہ، امیر گبیل اورکاتی، امیر الف داد مالی، امیر جادی کرمانی تھے۔

ساکستان کے ساکا قبائل کے نسب نامہ کے بارے میں

امیر مائی سس جس کو مُسن بھی کہا گیا ہے۔ ساکا قبائل کا پہلا سردار تھا۔ جو زابلستان آکر اپنے قبائل کے ساتھ یہاں سکونت اختیار کی۔ ان کی وجہ سے زابلستان ساکستان کے نام سے مشہور ہوگیا۔ ان کا نسب نامہ یوں ہے مائی سس اس کا بیٹا رازسس اس کا بیٹا اسالی سس اس کا بیٹا گودا اور اس کا بیٹا ابدین گاسس۔ یہ یکے بعد دیگرے زابلستان کے حکمران بنے۔ اس کے بعد ساکاؤں کی

امارت کمزور ہو گئی۔ پھر بھی وہ زابلستان میں ایک بڑے قبیلے کی حیثیت سے رہتے تھے۔

ساکاؤں کے قبائلی سردار جو ابدین گاسس کی اولاد میں سے تھے۔ کچھ اس طرح تھے ابدین گاسس اس کا بیٹا کیدارس اس کا بیٹا پیروسان اس کا بیٹا تاغرتو اس کا بیٹا موغان تو اس کا بیٹا کیدک اس کا بیٹا موناسس اس کا بیٹا ٹکان تو اس کا بیٹا تماندوس اس کا بیٹا اشکن سار تھا۔

اشکن سار بہرام دوئم کے ساتھ جنگ میں ہلاک ہو گیا تھا۔ اشکن سار کا بیٹا استوان اور اس کا بیٹا اغرتو ساکاؤں کے قبائلی سردار گذرے ہیں

شاہ پور دوئم کا بادشاہ ہونا

سلطنت کے اُمراء نے ہُرمز کے بیٹے شاہ پور کو کم عمری میں تخت پر بٹھایا۔ اور اس کی ماں اراکین سلطنت کے مشورے سے حکمرانی کرتی رہی۔ جب شاہ پور جوان ہو گیا۔ اس نے امور سلطنت سنبھال لی۔ اس نے ستر سال تک حکمرانی کی۔ شاہ پور کا دورِ سلطنت تین حصوں

میں منقسم ہے۔ پہلا دور اٹھائیس ۲۸ سال پر محیط ہے اس
دور میں اس نے سلطنت کے داخلی امور کو سنوارا۔ اور
مملکت کو مضبوط اور مستحکم بنا دیا۔

دوسرا دور رومیوں کے ساتھ جنگ و جدل سے آغاز
ہوتا ہے یہ دور پندرہ ۱۵ سال تک جاری رہتا ہے۔ اس دور
میں وہ رومیوں کو ہر جگہ شکست دیتا رہا۔ اور رومیوں
کے دلوں پر اپنی قوت کا رعب و دبدبہ بٹھا دیا۔
رومی شاہ پور کی ہیبت اور دہشت سے کانپ جاتے
تھے۔ رومی سلطنت کو زیر کرنے کے بعد شاہ پور نے
مشرقی صوبوں کے امور کی طرف متوجہ ہوا۔ جہاں کہیں
بغاوت اور شورش کے آثار نظر آئے ان پر قابو پالیا۔
اور بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اپنی فتح کی
یاد میں ایک سکہ جاری کیا۔ ستر سال کی حکمرانی کے بعد
فوت ہوگیا۔

شاہ پور دوم کے ابتدائی دور میں بلوچوں کے سردار
رہتے۔ کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے سردار امیر

براخوئی ، امیر مہرداد زنگنہ ، امیر مہراب ادرگانی ، امیر برم بان مالی اور امیر رستم کرمانی تھے ۔

شاہ پور کا دور چونکہ طولانی تھا اس لئے اس کے آخری دور میں کرد بلوچوں کے سردار امیر تیرداد براخوئی امیر رستم زنگنہ ، امیر بیغ ادرگانی ، امیر پشکین مالی اور امیر بُرزمہر کرمانی تھے ۔

توران و مکران میں ستراب منوچہر کی آمد

شاہ پور نے بادشاہ بنتے ہی منوچہر کو توران و مکران کا ستراب بنا دیا۔ ایک طویل عرصے کے بعد شاہ پور نے اس کو معزول کر کے امیر کادیان کو ستراب مقرر کر دیا

اردشیر دوئم کا بادشاہ ہونا

شاہ پور کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اردشیر تخت پر بیٹھا ۔ مگر ایک بیماری کی وجہ سے [4] چار سال حکمرانی کر کے فوت ہو گیا ۔

توران و مکران میں اربد ستراب کی آمد

اردشیر دوئم نے امیر اَرْبد کو توران اور مکران کا ستراب مقرر کیا۔

شاہ پور کا بادشاہ ہونا

اردشیر دوئم جوانی میں فوت ہو گیا۔ اس کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ امرائے سلطنت نے اس کے بھتیجے شاہ پور سوئم کو تخت پر بٹھا دیا۔

شاہ پور سوئم بھی صرف پانچ سال تک حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہو گیا۔

بہرام چہارم کا بادشاہ ہونا

شاہ پور سوئم کے بعد امرائے سلطنت نے پارس کا بادشاہ بہرام کو بنا دیا۔ وہ اس سے قبل کرمان کا حاکم تھا۔ اس نے گیارہ سال فرمانروائی کی۔ بہرام چہارم کے دور میں اس کے لشکریوں نے شورش اور بغاوت کی۔ وہ ان کی بغاوت کو کچلنے کے لئے نکلا۔ اس مقابلے

میں مارا گیا۔ اس کے دور میں کرد بلوچوں کے سردار امیر سیاہک براخوئی، امیر تیرداد زنگنہ، امیر شاسر ادرگانی، امیر مہرداد مالی، اور امیر گل بہار کرمانی تھے۔

یزد گرد اوّل کا بادشاہ ہونا

بہرام چہارم کے قتل کے بعد یزد گرد اول ساسانی تخت پر بیٹھا۔ یہ بہت امن پسند بادشاہ تھا۔ سلطنت روم کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے۔ عیسائیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا تھا۔ اکیس[۲۱] سال تک حکمرانی کی اور فوت ہوگیا۔

توران و مکران میں ستراب کیسون کی آمد

یزدگرد اول جب بادشاہ بن گیا اس کے دور میں توران و مکران کے ستراب اربد فوت ہوگیا۔ بادشاہ نے اس کی جگہ امیر کیسون کو توران و مکران کا ستراب مقرر کیا۔

یزد گرد اول کے دور میں کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے سردار امیر منگیب براخوئی، امیر گودرز زنگنہ، امیر بہار ادرگانی امیر کودان مالی اور امیر زنگ کرمانی تھے۔

بہرام پنجم کا بادشاہ ہونا

یزدگرد اول کے بعد اس کے دو بیٹے بہرام اور شاہ پور رہ گئے۔ اُمرائے سلطنت ان دونوں کو فرمانروائی کے قابل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ بہرام نے اپنا بچپن عربوں کے ساتھ گذارا تھا۔ شاہ پور اس وقت ارمنستان کا حکمران تھا۔ جب اس کو اپنے باپ یزدگرد اول کی وفات کی اطلاع ملی تو اس نے نہایت عجلت سے پارس کے تخت کو حاصل کرنے کی غرض سے پارس پہنچا۔

اس کی غیر موجودگی میں رومی فرمانروا نے ارمنستان پر قبضہ کرلیا۔ اس لیے اُمرائے سلطنت نے ساسانی خاندان کے ایک شخص خسرو کو پارس کا بادشاہ بنا دیا۔

جب بہرام پنجم جس کو بہرام گور بھی کہا گیا ہے اس صورت حال کے پیشِ نظر عربوں کی مدد حاصل کرکے پارس پر حملہ آور ہوا۔ خسرو کو شکست دے کر تخت نشین ہو گیا۔

بہرام پنجم نے اپنی عیسائی رعایا پر ظلم وستم شروع کیا۔ اس کے جور وتشدد سے تنگ آکر عیسائی فرار ہو کر سلطنت روم میں پناہ حاصل کی۔ بہرام نے قیصرِ روم سے مطالبہ کیا

کہ اس کی عیسائی رعایا کو واپس کرے۔ قیصر روم نے اس کے مطالبے کو قبول نہیں کیا۔ جس پر دونوں سلطنتوں کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔

سلطنت روم کے ساتھ جنگ

بہرام پنجم نے سلطنت روم کے علاقوں پر حملہ کیا۔ شدید جنگ کے بعد شکست کھا گیا۔ اور صلح کی درخواست کی۔ اس شرط پہ صلح ہوئی کہ بہرام اپنی عیسائی رعیت پر ظلم نہیں کرے گا اور ان سے عدل و انصاف کا سلوک کریگا

توران و مکران میں ستراب امیر خیزون کی آمد

جس وقت بہرام تخت نشین ہوا۔ تو امیر کیسون کو برطرف کرکے اپنے ایک با اعتماد سردار امیر خیزون کو توران و مکران کا ستراب مقرر کیا۔

ہتال قبائل کی یلغار

بہرام پنجم کے عہد میں سفید فام قبائل جن کو کردی زبان میں ہنتال، ہتل اور ہیتال کہا گیا ہے مرکزی ایشیاء اور دریائے آمو کے علاقے تخار سے باختر کے شمالی علاقوں کو قبضہ کر کے جنوب کا رخ کیا۔ کوشانیوں نے ان کی یلغار کو روکنے کیلئے ساسانی فرمازوا سے امداد کی درخواست کی۔

کوشانی مقابلہ نہ کر سکے۔ اور پسپا ہوتے چلے گئے۔ ہیفتال جنوب مشرق کی طرف پیشقدمی کر کے، کابلستان، کندارا اور زابلستان پر قابض ہوئے اور یہاں اپنی حکومت تشکیل دی۔

ہیتال بھی ساکاؤں اور کوشانیوں کی طرح ان علاقوں کے مقامی باشندوں کے ساتھ خلط ملط ہو گئے۔

ہیتال قبائل اور بہرام پنجم کی جنگ

ہیتال قبائل کی طاقت اس قدر بڑھ گئی۔ کہ سلطنت ساسانی کے زوال کے امکانات نظر آنے لگے۔ اور بہرام کی بادشاہت کے خاتمے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

ہیتال کا سردار دو لاکھ پچاس ہزار سر بازوں کے ساتھ

وادی مرغاب اور مرو کا رخ کیا اور بہرام کے لشکر سے جنگ شروع ہوگئی ۔ قسمت نے بہرام کا ساتھ دیا ۔ اس جنگ میں ہیتال کا سردار مارا گیا۔ اور لشکر شکست کھا گیا ۔

سردار کا خاندان اور حرم بہرام کے قیدی بن گئے اور بہت سارا مال غنیمت ہاتھ آیا اس طرح ہیتال کی پیشقدمی رک گئی ۔ بہرام کے دور میں کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے سردار حسب ذیل تھے ۔

امیر جان داد براخوئی ، امیر رسان زنگنہ ، امیر کیاک اور گانی امیر سیامک مالی اور امیر سارون کرمانی ۔

یزدگرد دوئم کا بادشاہ ہونا

بہرام پنجم یعنی بہرام گور کی وفات کے بعد اس کا چھوٹا بیٹا یزدگرد دوئم تخت نشین ہوگیا۔ ہیتال اس وقت گرگان اور تالقان کے شمال میں آباد تھے ۔ یزدگرد نے کئی بار ان پر حملے کئے ہیتالوں نے اسے شکست دی ۔ اس کے باوجود یزدگرد نے ہیتالوں سے متصل اپنی سرحدوں کو مضبوط بنا دیا ۔ اور ہیتالی یلغار کو روکے رکھا ۔

اس کے دور میں عیسائی مبلغوں نے ارمنستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کی۔ اس سے پارس کے زرتشتی موبدوں میں تشویش پیدا ہو گئی۔

اس لئے یزدگرد نے لوگوں کو عیسائی مذہب قبول کرنے سے جبر اور سختی سے منع کیا۔ یزدگرد دوئم نے سترہ سال حکومت کی۔ یزدگرد کے دور میں کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے سردار یہ تھے۔

امیر شاہ برز براحوئی، امیر کباد زنگنہ، امیر مسلم اودگانی، امیر رسان مالی اور امیر شادین کرمانی

توران و مکران میں امیر کراہون ستراب کی آمد

یزدگرد دوئم نے توران و مکران کے ستراب امیر خیزوان کو برطرف کرکے امیر کراہون کو ستراب مقرر کیا۔

فیروز کا بادشاہ ہونا

یزدگرد کے بعد اس کا بیٹا فیروز بادشاہ بن گیا
اس عرصے میں ہیتالیوں نے اپنی بادشاہت تشکیل دی تھی
ان کے بادشاہ کا نام اخشو نواز تھا۔ خراسان کے شمال میں
ساسانی اور ہیتال سلطنتوں کے درمیان جنگ ہوگئی۔
جس میں فیروز کو شکست ہوگئی۔ جس کے نتیجے میں
فیروز نے تالقان کے علاقے کو ہیتالیوں کے سپرد کیا۔ اور اخشو
نواز کے ساتھ ایک معاہدہ کیا۔ جس کی رو سے طے پایا کہ ساسانی
سلطنت خراسان کے سرحدی علاقے میں مداخلت نہیں کرے گی
اور دو سال تک ہیتالیوں کو ایک بڑی رقم بطور خراج
ادا کرے گی۔ مگر فیروز نے اس عہدنامے کو توڑ کر کچھ عرصہ
بعد ہیتالیوں کے خلاف لشکرکشی کی۔ مگر پارس کے فوجی خراسان
کے شمالی صحرا میں تباہ ہوگئے۔ اور فیروز بھی ہلاک ہوگیا۔
اس طرح پارس کی سلطنت ہیتالیوں کی باجگزار ہوگئی
جب ہیتالی بادشاہوں نے سغدستان، کابلستان اور ساکستان
پر قبضہ جمالیا۔ اور ہیتالی قبائل زابلستان میں مقیم ہوگئے۔

اس لئے وہ جابولہ یعنی زابلی کہلانے لگے ۔ فیروز نے چھبیس سال تک حکمرانی کی ۔ فیروز کے دور میں کرد بلوچ قبائل کے سردار یہ تھے

امیر کوشان براخوئی ۔ امیر گرشاب زنگنہ ۔ امیر جاف ادرگانی امیر بیغ ہالی اور امیر تیرداد کرمانی ۔

توران و مکران میں امیر کرکوئی ستراپ کی آمد

فیروز جب تخت نشین ہو گیا تو اس نے امیر کرکوئی کو توران و مکران کا ستراپ مقرر کیا ۔

بلاش کا بادشاہ ہونا

فیروز کی ہلاکت کے بعد اس کا بھائی بلاش جس کو بلاس بھی کہا گیا ہے ۔ بادشاہ بن گیا چونکہ وہ بہت نالائق اور عیاش تھا ۔ ساسانی سلطنت کے وقار کو بحال نہ کر سکا اس لئے اس کا وزیر ازمہر نے اس کو تخت سے معزول کیا اور اس کی آنکھیں نکال دیا۔

توران ومکران کے ستراب امیر کیارش کی آمد

جب بلاش تخت نشین ہوا تو اس نے اپنے ایک
با اعتماد سردار امیر کیارش کو توران ومکران کا ستراب بنا
دیا ۔ بلاش کے دور میں کرد بلوچوں کے سرداریہ تھے
امیر رسان براخوئیؒ ، امیر سلمؒ زنگنہ ، امیر ایلہ ادرگانی
امیر رستم مالی اور امیر شاہداد کرمانی

کباد اول کا بادشاہ ہونا

بلاش کے دور میں فیروز کے بیٹے نے ساسانی تخت
پر قبضہ کرنے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکا ۔
مجبوراً ہیتالی بادشاہ سے پناہ لی ۔جب بلاش کے وزیر
زرمہر نے بلاش کو معزول کیا ۔
تو فیروز کے بیٹے کباد نے ہیتالیوں کی مدد سے
پارس کے تخت پر قبضہ کرلیا ۔ کباد نے ہیتالی بادشاہ
اخشنو نواز کی بیٹی سے شادی کرلی ۔ اخشنو نواز کی یہ
بیٹی فیروز کی بیٹی کے بطن سے تھی۔

خزر قبائل کی سرکوبی

کباد کی بادشاہت کے ابتدائی دور میں خزر قبائل نے پارس پر حملہ کر دیا۔ اور وادی کور میں جمع ہو گئے۔ کباد نے ان کی پیشقدمی روکنے کے لئے ان پر حملہ کر دیا۔ اور ایک شدید جنگ کے بعد ان کو شکست دی۔ ان کا قتل عام کیا۔ اور بہت سارا مال غنیمت اس کے ہاتھ آیا۔

امام مزدک کا خروج

مزدک دجلہ کے کنارے واقع مادایا کے شہر میں پیدا ہوا۔ اس کے باپ کا نام بامداد تھا۔ جس کا تعلق پارس کے درمیانی طبقے سے تھا۔ مزدک نے کباد کے عہد میں اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ وہ مانی کے مذہب کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتا تھا۔

دو سو ۲۰۰ سالوں کے بعد اس نے مانی مذہب کا پرچم بلند کیا۔ اور لوگوں کو اس پرچم تلے آنے کی دعوت دی مزدک ایک باعمل، خوش بیان اور بردبار شخص تھے

اس لئے لوگوں نے ہر جگہ اس کی دعوت قبول کی۔

ساسانی بادشاہ کباد بھی اس کی تعلیمات سے متاثر ہوا اور اس کے مذہب کو قبول کیا۔ مذہب بدلنے کی وجہ سے سلطنت کے اُمراء کباد سے ناراض ہوگئے۔ اور زرتشتی موبدوں کے ساتھ مل کر کباد کے خلاف بغاوت کی۔ کباد کو بادشاہت سے معزول کر کے قید کر دیا۔

چند دنوں کے بعد کباد اپنے حامیوں کے تعاون سے قیدخانے سے فرار ہوگیا۔ اور خاقان ہیتال کی پناہ میں چلا گیا۔ اور وہاں سے امرائے سلطنت اور زرتشتی موبدوں کے ساتھ خط و کتابت شروع کی۔

اور وعدہ کیا کہ اگر اس کو دوبارہ بادشاہ بنایا جائے تو مزدک کے مذہب سے توبہ گار ہو کر اپنا آبائی مذہب زرتشتی پر قائم رہے گا۔ اس طرح امرائے سلطنت اور موبدوں کے ساتھ اس کی مصالحت ہو گئی۔ اس طرح کباد پارس پہنچ کر دوبارہ بادشاہ بن گیا۔ مزدکی مذہب کو ترک کر دیا۔

زرتشتی موبدوں اور مزدک کے درمیان مناظرہ

سابقہ بادشاہوں کے دستور کے مطابق کباد نے ایک مجلس مناظرہ کا اہتمام کیا اور زرتشتی موبدوں کو دعوت دی تاکہ وہ مزدک کے ساتھ اس کے مذہب کے مسئلے پر مناظرہ کریں۔

مناظرے کے بعد موبدوں نے مزدک کو ملامت کیا۔ اور اس پر کفر و الحاد کا الزام لگا کر قید خانے میں بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ تھوڑے عرصے بعد مزدک نے اپنے پیروکاروں کے ذریعہ قید خانے کے حکام سے ساز باز کر کے قید خانے سے نکل کر فرار ہوگیا۔

شاہ طہماسپ کا بادشاہ ہونا

کباد کو جب معزول کیا گیا تو اس کے بھائی طہماسپ کو بادشاہ بنایا گیا۔ طہماسپ نے تین سال تک حکمرانی کی اس عرصے میں کباد نے دوبارہ اُمرائے سلطنت اور موبدوں کے ساتھ سمجھوتہ کیا اور مزدکی مذہب کو ترک کر دیا۔ اس عہد و پیمان کے بعد اُمرائے سلطنت نے کباد کو دوبارہ بادشاہ

بنا دیا۔

کباد کا دوبارہ بادشاہ ہونا

کباد جب دوبارہ تخت نشین ہو گئے تو اُمرائے سلطنت اور زرتشتی پیشواؤں کے ساتھ اپنے عہد و پیمان کے مطابق ایک مناظرے کا بندوبست کیا اور مزدک کو بلایا تاکہ زرتشتی علماء کے ساتھ مناظرے میں خود کو حق پر ثابت کرنے کیلئے مناظرہ کرے۔ مناظرے میں موبدوں نے مزدک کو ملحد اور کافر قرار دیا اور اس کو قید خانے میں ڈالا گیا۔ کباد نے دوسری مرتبہ تیس ۳۰ سال بادشاہت کی۔

توران و مکران میں امیر گستم کا بطور ستراب کی آمد

کباد کی بادشاہت سے پہلے دور میں امیر کیارش توران و مکران کے ستراب تھے۔ مگر بادشاہت کے دور میں کباد نے کیارش کو معزول کیا۔ اور امیر گستم کو توران و مکران کا ستراب مقرر کیا۔ کباد کے دور میں کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے سردار یہ تھے۔ امیر کیاسر براخوئی، امیر

سران زنگنہ ، امیر ارجان اورگانی ، امیر سیاتک مالی اور امیر مُترا کرمانی۔

نوشیروان کا بادشاہ ہونا

کباد کے بعد اس کا بڑا بیٹا نوشیروان تخت نشین ہوا۔ مگر نوشیروان کے بھائی زامیس نے سلطنت کے اُمراء کے ایک گروہ کے ساتھ مل کر تخت پر قبضہ کرنے کی سازش کی مگر نوشیروان کو سازش کا پتہ چل گیا۔

اس نے اپنے بھائیوں کو ان کی اولاد کے ساتھ قتل کر دیا تاکہ اس سے عبرت حاصل کر کے کوئی اس قسم کی سازش کی جرأت نہ کر سکے۔ صرف زامیس کا ایک بیٹا جس کا نام کباد تھا کسی طرح فرار ہو کر بچ نکلا۔

مزدک اور اس کے پیروکاروں کا قتلِ عام

نوشیروان نے تخت نشین ہوتے ہی اعلان کیا کہ جس نے بھی بے دین مزدک کو گرفتار کیا۔ اس کو انعام دیا جائے گا اس اعلان کے بعد مزدک کو گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔ اور اس کے پیروکاروں کا ہر جگہ قتلِ عام شروع ہوا۔ چونکہ

کرد بلوچ مزدک کے پیروکار تھے ان میں سے دو لاکھ افراد کو قتل کردیا گیا۔ اور باقی پارس اور دوسرے علاقوں کے لوگوں میں سے تقریباً ایک لاکھ افراد ہلاک کئے گئے

توران و مکران کے کرد بلوچوں کے پانچوں سردار امیر بہرام براخوئی، امیر شاگان زنگنہ، امیر زرین اورگانی، امیر ریوان مالی اور امیر شمبد کرمانی اپنے قبائل کے باقی ماندہ افراد کے ساتھ توران کے کوہستانوں میں چھپ گیا اور کچھ لوگوں نے سندان میں جاکر پناہ لی۔

توران ومکران کے ستراب امیر یزن کی آمد

نوشیروان نے تخت نشین ہوتے ہی امیر یزن کو توران ومکران کا ستراب بنادیا۔ اور امیر گستم کو معزول کر کے کرمان روانہ کردیا۔

نوشیروان کے دور میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت

ساسانی بادشاہ نوشیروان کے دور میں حضرت محمد مصطفیٰ سردار قریش عبدالمطلب کے فرزند عبداللہ کے گھر میں تولد ہوئے۔ آپ کی ولادت سے چند ماہ قبل عبداللہ وفات پاگئے تھے۔ آپ کی ولادت کی خوشخبری آپ کے دادا عبدالمطلب کو دی گئی تو آپ کے دادا بہت ہی خوش ہوگئے اور عبداللہ کے گھر آکر نومولود کو اٹھا کر پیار کیا۔ اور خانہ کعبہ میں لے گئے اور آپ کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا مانگی

ساتویں روز آپ کا نام محمد رکھا گیا۔ اور عقیقہ کی رسم ادا کی گئی۔ حضرت کی والدہ کا نام آمنہ بنت وہیب تھا قریش قبیلے کے شرفاء کے دستور کے مطابق آپ کو بی بی حلیمہ سعدیہ کے حوالے کیا گیا۔ حلیمہ آنحضرت کو اپنے قبیلہ بنی سعد میں لے گئیں۔ چار سال کے بعد عبدالمطلب آپ کو لینے گئے

جب عبدالمطلب آپ کے پاس پہنچے تو حضرت محمد نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ عبدالمطلب نے جواب دیا

کر میں آپ کا دادا ہوں۔ عبدالمطلب گھوڑے سے اتر ے
اور آپ گود میں اٹھا کر بوسہ دیا اور گھوڑے پر اپنے ساتھ
بٹھا کر مکہ لے آئے۔ آپ کی والدہ بی بی آمنہ بھی وفات پا
گئیں اس وقت آپ کی عمر چھ ۶ سال تھی۔

آپ کی پرورش پہلے آپ کے دادا عبدالمطلب نے کی
ان کے بعد آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی پرورش کی ذمہ
داری سنبھالی۔ بارہ ۱۲ سال کی عمر میں حضرت محمد مصطفےٰ
نے بصرہ اور شام کا سفر کیا۔

پچیس ۲۵ سال کی عمر میں ایک نیک سیرت بیوہ حضرت خدیجہ
بنت خویلد سے آپ کی شادی ہو گئی۔ آپ نے کبھی بتوں کی
پرستش نہیں کی۔

چالیس ۴۰ سال کی عمر میں آپ پر وحی نازل ہو گئی۔
اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو فرمان دیا کہ لوگوں کو وحدانیت
کا درس دیں۔ اور آپ نے لوگوں کو
"لَا اِلٰہ اِلا اللّٰہ مُحَمَّدُ الرسول اللّٰہ" کا درس دیا
سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ ... آپ پر ایمان لائے
آپ کی بیوی بی بی خدیجہ اور آپکے چچا زاد بھائی حضرت علیؓ

بھی آپؐ پر ایمان لے آئے

قریش مکہ کے ہاتھوں تنگ آکر آپؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں بس گئے اور وہاں سے اسلام کی فتوحات کا دور شروع ہو گیا۔ مسلمانوں نے آپؐ کی رہنمائی میں جزیرہ نمائے عرب کے تمام علاقوں کو فتح کیا۔

آپؐ بارہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز دوشنبہ اس دار فانی سے رخصت ہو گئے

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے نام اس طرح ہیں۔
حضرت خدیجہ، حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت زینب، حضرت ام المساکین، حضرت ام سلمہ، حضرت جویریہ، حضرت میمونہ، حضرت صفیہ، حضرت ماریہ قبطی۔

ہرمز چہارم کا بادشاہ ہونا

نوشیروان کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہُرمز جو خاقان ترک کے بطن سے تھا۔ ساسانی سلطنت کا حکمران بن گیا۔ ابتدا میں اپنے باپ نوشیروان کی طرح عدل و انصاف سے حکومت کی مگر بعد میں ظلم وستم شروع کیا۔ رعیت اس سے بیزار ہوگئی۔ اس اثناء میں ترکوں نے سلطنت ساسانی پر حملہ کیا۔ اس جنگ میں ہُرمز مارا گیا۔ اس نے گیارہ سال حکمرانی کی۔

توران ومکران کے ستراب امیر ارشب کی آمد

توران ومکران کے ستراب امیر یزن کی وفات کے بعد ہرمز نے امیر ارشب کو توران ومکران کا ستراب مقرر کیا۔

اس دور میں سندان کے حکمران نے حملہ کر کے توران و مکران پر قبضہ کیا اور امیر ارشب کو معزول کر دیا۔

سندان کے حکمران کا توران و مکران کے صوبوں پر قبضہ

سندان کے حکمران رائے سہارس نے ساسانی سلطنت کی طوائف الملوکی کو دیکھ کر توران و مکران پر حملہ کیا اور ستراب امیر ارشب کو شکست دے کر ان صوبوں پر قبضہ کیا۔ اور ان کو اپنی مملکت میں شامل کر دیا۔

اس دور میں توران و مکران کے پانچ کرد بلوچ قبائل کے سردار یہ تھے۔ امیر بیدار براخوئی۔ امیر بیکر زنگنہ۔ امیر یوسو ادرگانی امیر بابان مالی اور امیر تاکول کرمانی

خسرو پرویز کا بادشاہ ہونا

برمز چہارم کی ہلاکت کے بعد اس کا بیٹا خسرو پرویز ساسانی سلطنت کا حکمران بن گیا۔ وہ اپنے چچازاد بھائی بہرام چوبین کے ساتھ صلح کرنے کی بہت کوشش کی مگر بہرام مصالحت پر آمادہ نہیں ہوئے دونوں کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔

ایک شدید جنگ میں بہرام نے خسرو پرویز کو شکست فاش دی۔ خسرو پرویز فرار ہو کر قیصر روم کی پناہ میں چلا گیا۔ قیصر روم نے اس کو خوش آمدید کہا اور اس کی مدد کی۔ اس طرح خسرو پرویز نے پارس پر حملہ کر کے اپنی سلطنت دوبارہ حاصل کی۔

خسرو پرویز اور رومیوں کے درمیان جنگ

خسرو پرویز جب دوبارہ تخت نشین ہوا تو مارسان قیصر روم تھا جو خسرو پرویز کا محسن تھا۔ مارسان کو اس کے مخالفوں نے قتل کیا۔ خسرو پرویز کو جب مارسان کے قتل کی خبر ملی تو اسے بڑا دکھ ہوا۔ اور خسرو پرویز نے اس کے مخالفوں سے انتقام کا ارادہ کیا۔ اور روم پر حملہ کیا اور جنگ کو جاری رکھا۔ خسرو پرویز کے جرنیل اس جنگ کے حامی نہیں تھے۔ انہوں نے خسرو پرویز کو گرفتار کیا اور قتل کر دیا۔ تاکہ اس بے مقصد جنگ سے نجات پائی۔ خسرو پرویز نے اڑتیس ۳۸ سال تک حکمرانی کی۔ اس کے دور میں کرد بلوچوں کے پانچ قبائل کے سردار یہ تھے امیر بسام براخوئی۔ امیر تیرداد زنگنہ۔ امیر تاراب اردگانی

امیر ماہجان مالی ۔ اور امیر ساکور کرمانی ۔

خسرو پرویز کے نام حضرت محمد مصطفیٰؐ کا خط

خسرو پرویز کے دور میں حضرت محمد مصطفیٰؐ نے نبوت کا اعلان کیا اور آنحضرتؐ کی طرف سے خسرو پرویز کے نام ایک خط پہنچا جس میں اس کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی

کباد دوئم کا بادشاہ ہونا

خسرو پرویز کی ہلاکت کے بعد اس کا بیٹا کباد تخت نشین ہوا ۔ کباد نے قیصر روم کے ساتھ صلح کی اور رومی قیدیوں کو رہا کیا ۔ رعیت پر ٹیکس میں تخفیف کی ۔ لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ۔ تاکہ رعیت خوشحال ہو جائے اور مملکت میں امن و امان قائم ہو ۔ اس نے ایک سال تک حکومت کی اور طاعون کے مرض سے فوت ہو گیا ۔

اہل یمن نے اسلام قبول کیا

کباد دوئم کے دور میں یمن کے بادشاہ اور عوام نے اسلام قبول کیا۔ یہ یمن کا وہ بادشاہ تھا جس کو ساسانی بادشاہ خسرو پرویز نے ایک خط ارسال کیا تھا اور اس کو حکم دیا تھا۔ کہ مدینہ پر حملہ کر کے حضرت محمدؐ کو گرفتار کر کے پارس روانہ کر دے۔

سرزمین سندان کے بارے میں

بعض مورخین نے سرزمین سندان کی وجہ تسمیہ کچھ یوں بیان کی کہ سند اور ھند حام بن نوح پیغمبر کے دو صاحبزادے تھے۔ کہ ان خطوں میں آکر بس گئے۔ اور علاقے ان کے نام سے موسوم ہو کر مشہور ہو گئے۔ سند کی اولاد جس سرزمین پر آباد ہو گئی۔ وہ سندان کہلایا گیا۔

ان کی نسل بڑھتی گئی جو کئی قبائل میں تقسیم ہو گئی۔ جو بنیان، تاکین اور موسیدان قبائل کے نام سے مشہور ہو گئے اور ان قبائل کی اولاد باری باری سرزمین سندان پر حکمرانی کرتی رہی

ساسانی بادشاہوں کے عہد میں راسلان کا خاندان سندان پر حکمران تھا۔ اور دو سو سال تک فرمانروائی کرتا رہا کہا جاتا ہے کہ اس خاندان کا پہلا حکمران راسل دیوائج تھا۔

راسل دیوائج کے بارے میں

کہا گیا ہے۔ راسلان خاندان کا پہلا بادشاہ راسل دیوائج تھا۔ اور مملکت سندان کا پایۂ تخت الورون کا شہر تھا۔ راسل دیوائج اس شہر میں رہتا تھا۔ اس کی مملکت بہت وسیع تھی۔ مشرق میں اس کی سرحدیں تعوجان سے ملتی تھیں۔ اور مغرب میں مکران تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اور شمال کی جانب کندارا، زرنگ، توران اور کوہستان کروان سے جا ملتا تھا۔

جنوب میں بحر عمان اور سوتزین تک اس کی سرحدیں جا لگی تھیں۔ راسل دیوائج نے اپنی حکومت کو ۴ چار صوبوں میں تقسیم کیا تھا۔ اس مملکت کے ۴ چار صوبے برہمن آبادان سیوستان اسکندون اور ملتانہ تھے۔ راسل دیوائج نے پندرہ ۱۵ سال تک حکمرانی کی اور وفات پاگیا۔ وہ پارس کے بادشاہ نوشیروان کا ہمعصر تھا۔ اس دور میں پانچ کرد بلوچ قبائل کے سردار امیر بہرام

براخوئی ، امیر شباگان زنگنہ ، امیر زرین ادرگانی ، امیر رکوان مالی اور امیر شمبد کرمانی تھے ۔ جو توران و مکران میں زندگی بسر کر رہے تھے ۔

مزدک کے پیروکاروں کو راسل دیواچ سنداں نے پناہ دی

پارس کے فرمازوا نوشیروان نے مزدک کے پیروکاروں کا قتل عام کیا ۔ جو بچ گئے وہ فرار ہو کر سنداں میں جاکر پناہ لی ۔ راسل دیواچ نے کھلے دل سے ان کو پناہ دی اور ان سے ہمدردی کا اظہار کیا ۔ ان پناہ گزینوں میں اکثریت کرد بلوچوں کی تھی ۔

راسل سہارس کے بارے میں

راسل دیواچ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا راسل سہارس سنداں کا حکمران بن گیا ۔ اس نے سرزمین سنداں میں پہلی بار کاشتکاری کا آغاز کیا ۔ راسل سہارس نے کاشتکاروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ۔ انکی ضروریات کا خیال رکھا ۔

امیر سنداں کا توران و مکران پر قبضہ کرنا

جس وقت راسل سہارس سنداں کا حکمران بن گیا۔ اس وقت پارس میں ساسانی بادشاہ ہرمز فرمانروا تھا۔ ہرمز کے دور میں پارس میں ہر طرف بغاوتیں اور شورش شروع ہو گئی تھی۔

اس طرح ساسانی سلطنت کی کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر راسل سہارس نے توران اور مکران پر حملہ کیا اور پارس کی فوج کو شکست دے کر توران و مکران کو اپنی مملکت میں شامل کیا۔ پارس کے ستراب امیر ارشب کو ملک سے نکال دیا۔ اور توران و مکران میں اپنا امیر مقرر کیا۔

توران و مکران میں سہارس کے امیر کا تقرر

راسل سہارس نے جب توران و مکران کو فتح کیا۔ تو بنیان قبیلے کے جونا خاندان کے سردار سمرا سیوا کے لقب سے مشہور تھا توران و مکران کا حکمران مقرر کیا۔ راسل سہارس نے بیس سال تک حکمرانی کی اور فوت ہو گیا۔ اس کے عہد میں پانچ کرد بلوچ قبائل کے سردار امیر بیدار براخوئی

امیر بیکر زنگنہ ، امیر یوسو اورگانی ، امیر بابان مالی اور امیر تاکول کرمانی تھے۔ یہ سردار پارس کے بادشاہ ہرمز اور راسل سہارس کے ہم عصر تھے۔

سیوا سمرا امیر توران و مکران کے بارے میں

سندان کے حکمران راسل سہارس کے حکم کے مطابق سیوا سمرا توران کے پایۂ تخت کیکانان پہنچا اور توران و مکران کے حاکم کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالا۔ وہ پہلا سیوا تھا۔ جس نے ان دو صوبوں توران و مکران کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ بلوچوں نے سرکشی کی۔ اور سمرا اپنے لشکر کے ساتھ ان کے مقابلے پر آیا۔ سخت جنگ ہوئی اور طرفین کے بہت سے لوگ قتل ہوئے۔ سیوا سمرا کو صلح کے بغیر اور کوئی چارۂ نظر نہیں آیا۔ اس نے مصالحت کی خواہش کی۔ جب راسل سہارس کو اطلاع ملی تو اس نے دانشمندی سے کام لیا اور سوچا کہ بلوچوں اور ساسانی بادشاہ کے خلاف بیک وقت جنگ ممکن نہیں۔ اس لئے اس نے ساسانی بادشاہ کے خلاف بلوچوں کی

دلجوئی کرے اور ان کی حمایت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اور بلوچوں کے ساتھ معاہدہ کیا کہ توران، مکران پر بلوچوں کے ساتھ مل کر حکومت کرے گا۔

سیوا سمرا نے توران و مکران پر پچیس[25] سال حکمرانی کی اور فوت ہوگیا۔ اس نے اپنی زندگی میں اپنے بھائی توران کو مکران کا والی بنا لیا تھا۔ سیوا سمرا کے دور میں کرد بلوچوں کے سردار امیر بیدار راخوئی۔ امیر ببکر زنگنہ۔ امیر یوسو ادرگانی، امیر یابان ماملی۔ اور امیر تاول کرمانی تھے۔

کرد بلوچوں کی فوجی خدمات میں شمولیت

راسل سہارس اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کی غرض سے توران و مکران کے کرد بلوچوں کی ایک مضبوط فوجی لشکر کی تشکیل دکا۔ کیونکہ توران و مکران کے کرد بلوچ قبائل ایک طاقتور دفاق کی حیثیت رکھتے تھے۔ اس لئے ساسانی سلطنت کے ممکنہ حملہ کے پیش نظر بلوچوں کی فوجی قوت کو مستحکم کیا

راۓل سہاسی کے بارے میں

راۓل سہارس کے وفات کے بعد اس کا بیٹا راۓل سہاسی سندان کا حکمران بن گیا۔ اس نے اپنے باپ کے بنائے ہوئے کاشتکاری کی ترقی کے منصوبوں کو پورے ملک میں پھیلا دیا۔ وہ شہروں کے اندر اور دیہی علاقوں میں سماجی دشمنوں اور تخریب کاروں کے خلاف جنگ جاری رکھی اور اکیس ۲۱ سال تک حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوگیا۔

سیوا جونین امیر توران و مکران کے بارے میں

سیوا سمرا کے بعد اس کا بیٹا سیوا جونین توران و مکران کے حاکم بن گئے۔ اور توران و مکران میں اس نے کاشت کاری کو ترقی دی۔ بلوچوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ بہادری اور سخاوت میں بے مثل تھے۔ اس نے اٹھائیس ۲۸ سال حکومت کی اور فوت ہوگیا۔ اس کے دور میں کرد بلوچوں کے پانچ قبائل کے سردار امیر بسام براخوئی، امیر شیرداد زنگنہ، امیر ناراب اورگانی، امیر ماخان مالی اور امیر ساکور

کرمانی تھے۔

راسل سہارس دوئم کے بارے میں

راسل سہاسی کے بعد اس کا بیٹا راسل سہارس دوئم سندان کے تخت پر بیٹھا۔ تھوڑے ہی عرصے میں نیمروز کے بادشاہ نے مکران پر حملہ کر دیا۔ دونوں لشکروں کے درمیان ایک سخت جنگ ہوئی۔ جس میں طرفین کے بہت سے لوگ قتل ہوئے

سندان کے جدگال شکست کھا گئے۔ سیوا جونین اور سندان کے حکمران راسل سہارس دوئم قتل ہو گئے۔ نیمروز کے بادشاہ کو مکران سے بہت سارا مال غنیمت، غلام، گھوڑے اور اسلحہ ہاتھ آگیا۔ اور وہ فتح مند ہو کر واپس نیمروز چلے گئے اس کی بقایا فوج کو بلوچوں نے مار بھگایا۔

اس وقت بلوچوں کے سردار امیر جاد براحوئی، امیر ادرام زگنز۔ امیر موسیٰ ادرگانی، امیر سنیان مالی اور امیر شبان کرمانی تھے۔ یہ بلوچ سردار سیوا جونین، راسل سہارس دوئم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم عصر تھے

پوران دخت کا بادشاہ ہونا

ساسانی دورِ سلطنت کے آخیر میں سلطنت ہنحامنشیاں اور اشکانیوں کی مملکت کی طرح پارس میں شورش فساد کا سلسلہ شروع ہوا تھا جس کی وجہ سے ساسانی بادشاہت کا خاتمہ ہوا پھر اُمرائے سلطنت نے کباد دوئم کے بعد خسرو پرویز کی لڑکی پوران دخت کو تختِ سلطنت پر بٹھا دیا۔ دو سال کے بعد اسے تخت سے معزول کر دیا۔

ہجرت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی وفات

پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ مکہ کے کافروں کے ہاتھوں میں تنگ آکر دو شنبہ یکم ربیع الاول کو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے اسلام کی تبلیغ کی اور دس سال میں جزیرہ نمائے عرب نورِ اسلام سے منور ہو گیا۔
حضرت محمدؐ بارہ ربیع الاول ۱۱ھ کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

آرزمی دخت کا بادشاہ ہونا

پوران دخت کی معزولی کے بعد اس کی بہن آرزمی دخت کو اُمرائے سلطنت نے تخت پر بٹھا دیا۔ مگر آرزی دخت کے بادشاہ بن جانے کے بعد بھی پارس میں شورش اور بغاوت فرو نہیں ہوئی۔ بلکہ ساسانی خاندان کا ہر فرد تخت حاصل کرنے کیلئے تگ و دو شروع کردی۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان تھے۔ آرزمی دخت کے دور میں جزیرہ نمائے عرب میں اسلام پھیل چکا تھا۔

راسل سہاسی کے بارے میں

راسل سہارس دوئمؒ نیمروز کے بادشاہ کے ساتھ جنگ میں مارا گیا۔ اس کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس لئے سندان کے اُمراء نے اس کے بھائی راسل سہاسی دوئمؒ کو سندان کے تخت پر بٹھا دیا۔

اچھی عادتوں کا حامل تھا۔ رعیت پر مہربانی کرتا تھا۔ اس نے رعیت پر محصول میں کمی کردی۔ کاشتکاری میں

اصلاحات کیں۔ اس نے دس سال تک حکومت کی

سیوا اسیار امیر توران و مکران کے بارے میں

جب بادشاہ تیمر دز کے ساتھ جنگ میں راسل سہارس اور سیوا جونین مارے گئے۔ تو سیوا جونین کا بیٹا سیوا اسیار توران و مکران کا امیر بن گیا۔ سیوا اسیار نے پندرہ ۱۵ سال حکومت کی اور فوت ہوگیا۔

اس کے دور میں کرد بلوچ قبائل کے سردار امیر جان بیگ براخوئی، امیر سوید زنگنہ، امیر لادین ادرگانی، امیر کوریان مالی اور امیر وان کریانی تھے۔ یہ سردار سیوا اسیار، راسل سہاسی اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ہم عصر تھے۔

خلافت امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں

حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ خلیفہ بن گئے۔ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب نے بیعت کی اس کے بعد انصار اور دوسرے صحابیوں نے بیعت کی

حضرت ابوبکرؓ حضرت پیغمبرؐ کی سیرت اور سنت پر عمل کرتے رہے۔ قرآن پاک اور شریعت کو مشعل راہ بنا لیا مرتدوں کے خلاف جنگ کی اور ان کو راہ راست پر لے آئے

آپ دو سال دو ماہ خلیفہ رہے اور پھر وفات پاگئے آپ کو رسول پاکؐ کے روضہ میں دفن کیا گیا۔

خلافت حضرت عمرؓ کے بارے میں

حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد مہاجر اور انصار نے حضرت ابوبکر عمر بن خطاب کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کو خلیفہ بنا لیا۔ آپ نے بھی قرآن و سنت اور شریعت کے مطابق حکمرانی کی۔ آپکے دور میں بہت شہروں اور علاقوں کو فتح کیا گیا۔ بیت المال میں بہت ساری دولت جمع ہو گئی آپ کے دور میں شام اور عجم فتح ہوئے۔ مصر طرابلس اور بہت سارے علاقوں پر لشکر اسلام کو فتح حاصل ہوئی۔ ۶۵ پینسٹھ سال کی عمر میں ایک غلام نے نماز میں آپ پر خنجر سے وار کیا اور آپ شہید ہو گئےؓ

آپ کو بھی پیغمبر اسلام کے روضے میں دفن کیا گیا

حضرت عمرؓ کے عہد میں کرد بلوچوں کے سردار امیر مہرداد

براخوئی، امیر سوید زنگنہ، امیر پاپاک اورکانی امیر برزنج

ماہی اور امیر جودک کردانی تھے۔

یزدگرد سوئم کا بادشاہ ہونا

آرزمی دخت کی معزولی کے بعد امرائے سلطنت نے یزد

گرد کو بادشاہ بنا دیا۔ امیرالمومنین حضرت عمرؓ کے دور میں

لشکرِ اسلام نے پارس کی قدیم بادشاہت کا خاتمہ کر دیا۔

یزدگرد سوئم ساسانی سلطنت کے آخری بادشاہ تھے

قادسیہ۔ مدائن اور نہاوند کی جنگ میں شکست کھا کر یزدگرد

خراسان پہنچے اور ماوراالنہر کے خاقان سے امداد طلب کی مگر

اس نے امداد نہ کی۔

حضرت عمرؓ نے احنف کو یزدگرد کے تعاقب میں

خراسان روانہ کیا۔ وہ ماھوئی سوری کے پاس مرو میں پناہ لی

مگر یزدگرد مرو میں قتل ہوا۔ ماھوئی نے بلخ اور بخارا تک

اپنی سلطنت کو وسعت دی۔ مگر احنف نے ماھوئی کو خراسان

اور مرو سے دریائے جیحون کے اس پار دھکیل دیا - ادھر جنوب کی طرف عبداللہ بن بدیل خزاعی لشکر اسلام کے ساتھ گرمیر تک پہنچ گیا - عبداللہ بن عامر کی قیادت میں ایک دستہ نے کرمان اور سیستان پر حملہ کیا -

اسلامی لشکر زرنج ، قندھار ، اور سندو ہند تک پہنچ گیا تھا - عاصم بن عمرو نے سیستان کو فتح کیا - حکم بن عمرو تغلبی نے مکران پر حملہ کیا اور حاکم سندان ، توران و مکران کے ساتھ وادی ھیلمند میں جنگ ہوئی - راسل مارا گیا اور مکران پر لشکر اسلام نے قبضہ کیا -

راسل چچ بن سیلاچ کے بارے میں

راسل سہاسی دوئم لاولد تھا - راسل سہاسی کا وزیر چچ بن سیلاچ اس کا وزیر تھا - اس نے لوگوں سے بیعت لی اور سندان کا فرمانروا بن گیا - اور راسل سہاسی کی بیوہ سوھندیان سے شادی کرلی -

رانون مہرتون سے جنگ

سندان کا ہمسایہ ملک چتور بوران کا حکمران رانون مہرتون راسل سہاسی کا رشتہ دار تھا اور سندان کی مملکت کا حقدار خود کو سمجھتا تھا۔ اور سندان پر حملہ آور ہوا۔ چچ بن سیلاچ خود ایک جنگجو پہلوان تھا اس جنگ میں اس نے رانون مہرتون پر نیزے کا وار کیا۔ رانون مہر تون گھوڑے سے گر پڑا۔ اور فرار ہوکر شکست کھا گیا اور قاصدوں کو چچ کے پاس صلح کیلئے روانہ کیا چچ بن سلاچ نے چالیس سال حکمرانی کی اور فوت ہوگیا اس کے دو بیٹے تھے۔ داہر اور دہرسینہ

سیوا مائین امیر توران و مکران کے بارے میں

سیوا اسیار لاولد تھا اس کی جگہ پر اس کا بھائی سیوا مائین توران و مکران کا حاکم بن گیا۔ راسل سہارس کی وفات کے بعد چچ بن سیلاچ سندان کا حکمران بن گیا۔ اس نے

سیوا مائین کی امارت کی توثیق کی۔ سیوا مائین وادی ھیلمند میں لشکرِ اسلام کے ساتھ جنگ میں مارا گیا۔ اس کی جگہ پر توران و مکران کا امیر اس کا بیٹا سیوا زوراک بن گیا۔

سیستان و مکران پر اسلامی لشکر کا حملہ

امیر المومنین حضرت عمرؓ کے آخری دور میں حکم بن عمرو ثغلبی کی قیادت میں عرب سربازوں کا ایک لشکر سجستان کو فتح کرنے کے بعد مکران پر حملہ آور ہوا۔

توران و مکران کے امیر سیوا مائین اور سندان کے حکمران راسل چچ سیلا چچ کے لشکر نے وادی ھیلمند میں ان کا مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں راسل چچ کا سپہ سالار موتا اور توران و مکران کے والی سیوا مائین کو شکست ہوگئی۔ اور مارے گئے

اسلامی لشکر نے سندان کی فوج کو تباہ کر دیا اور مکران پر قبضہ کر کے اس کو اسلامی لشکر کا مرکز بنا دیا

کرد بلوچوں کے سردار امیر مہرداد براخوئی، امیر سوید زگنہ امیر پاتاک ارزگانی، امیر برزنج ماملی اور امیر جودک کربالی امیر المومنین حضرت عمرؓ نے راسل چچ بن سیلا چچ حکمران سندان

اور امیر مائین والی توران و مکران کے ہم عصر تھے۔

کرد بلوچوں کا امیر المومنین حضرت عمرؓ بن الخطاب کے ہاتھ پر بیعت کرنا

امیر المومنین حضرت عمرؓ کے دور میں اسلامی سپہ سالار حکم بن عمرو تغلبی نے مکران کو فتح کیا۔ تو کرد بلوچوں کے پانچوں قبائل کے سرداروں۔ امیر مہرداد براخوئی، امیر سوید زنگنہ امیر پاتاک اردگانی۔ امیر برزنج مالی اور امیر جودک کرمانی نے متفقہ طور پر امیر مہرداد براخوئی کے بھائی سیاوش براخوئی کو قاصد بنا کر حکم بن عمرو تغلبی کے پاس مکران روانہ کیا۔

اس نے کرد بلوچوں کی شرائط کو حکم بن عمرو تغلبی کے سامنے پیش کیا۔ کہ بلوچ اسلام قبول کریں گے۔ اور عربوں کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اس کے بدلے عرب کرد بلوچوں کو ان کے علاقوں سے کہیں اور منتقل نہ کریں۔

حکم بن عمرو نے ان شرائط کو ایک خط کے ذریعے حضرت عمرؓ کی خدمت میں ارسال کیا۔ حضرت عمرؓ نے

اس عہدنامے کی شرائط کو منظور کیا اور کرد بلوچوں کو

توران، مکران اور سیستان یعنی انکے آبائی وطن میں رہنے کی

اجازت دے دی گئی۔ اس طرح کرد بلوچ مشرف بہ اسلام

ہو گئے۔

امیرالمومنین حضرت عثمانؓ بن عفان کی خلافت کے بارے میں

حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد مہاجر اور انصار نے

مل کر حضرت عثمانؓ بن عفان کو خلیفہ بنا دیا۔ انہوں نے

بھی سابقہ خلفاء کی طرح قرآن و سنت کے مطابق عدل و

انصاف سے قائم لیا۔ امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے

دور میں ہمدان کو فتح کیا گیا۔

حضرت عثمانؓ نے گیارہ ۱۱ سال خلافت کی۔ان کو مخالفوں

نے شہید کیا۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں کرد بلوچوں کے

پانچوں قبائل کے سردار امیر مردان براخوئی۔ امیر خلف زنگنہ

امیر آلاک اررگانی، امیر تاکول ناملی، اور امیر آکول کرمانی تھے۔

کابلستان اور زابلستان کے لوگوں کی بغاوت کے بارے میں

حضرت عثمانؓ کے دور میں زابلستان کے لوگوں نے بغاوت کی۔ امیر زابلستان عبداللہ بن عمیر تھے انہوں نے زابلستان کی بغاوت کو کچل دیا۔ اور کابل کو دوبارہ فتح کیا مجاشع بن مسعود جو کرمان کے حاکم تھے۔ ان کے دور میں قفص کے کوہستانی کرد بلوچوں نے بغاوت کر دی

یہ قبائل کوچ و بلوچ کے نام سے مشہور تھے۔ اس جنگ میں توران و مکران کے کرد بلوچ جو مسلمان ہو گئے تھے۔ مگر کوہستان قفص کے کرد بلوچوں کے ساتھ اس جنگ میں مدد کی۔ شدید جنگوں کے بعد کرد بلوچوں نے شکست کھائی

عبدالرحمٰن بن ثمرہ کی مکران میں آمد

امیر المومنین حضرت عثمانؓ نے عبدالرحمٰن بن ثمرہ کو مکران کا حاکم بنا کر بھیجا۔ انہوں نے لوگوں کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا اس دوران میں سندان کے حکمران راسل چچ

بن سیلاجؔ نے مکران کی سرحدوں پر فوجیں جمع کیں ۔ اور مکران پر حملہ کرنا چاہتا تھا ۔ مگر عبدالرحمٰن بن ثمرہ نے دشمن پر حملہ کیا اور اس جنگ میں اس کو شکست دی ۔ اور سندان کی فوجوں کو مکران کی سرحدوں سے مار بھگایا ۔

اس اثناء میں کابل کے لوگوں نے پھر بغاوت کی عبدالرحمٰن بن ثمرہ کابل کی بغاوت کو فرو کرنے کی غرض سے روانہ ہو گیا ۔

عبیداللہ بن معمر کی مکران میں آمد

عبید اللہ بن سمرہ کے بعد امیرالمومنین نے عبیداللہ بن معمر کو مکران روانہ کیا ۔ اس نے مزید علاقے فتح کئے اور ھند کی سرحدوں تک جا پہنچا ۔

امیر المومنین حضرت علیؓ بن ابی طالب کی خلافت کے بارے میں

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ بن ابی طالب کو خلیفہ بنا دیا گیا۔ انھوں نے حضرت عثمانؓ کے کارندوں کو معزول کیا۔ اور ان کی جگہ پر اپنے کارندے مقرر کئے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر سن کر عبید اللہ بن معمر، عبداللہ بن عامر کے پاس روانہ ہوا۔ جب وہ بصرہ پہنچا تو جنگ جمل شروع ہو گئی تھی۔

عبید اللہ بن معمر معاویہ کے پاس چلے گئے۔ جب امیر المومنین حضرت علیؓ بن ابی طالب کو اطلاع ملی تو اس نے ثاغر بن زعر کو مکران روانہ کیا۔

حضرت علیؓ کی عمر باسٹھ ۶۲ سال تھی جب عبدالرحمٰن بن ملجم نے ان کو شہید کیا

آپ نے چار سال نو ۹ ماہ خلافت کی۔

سیوا زوراک امیر توران کے بارے میں

سیوا مائن جب وادی ہیلمند کی جنگ میں مارا گیا
تو اس کا بیٹا سیوا زوراک توران کا حکمران بن گیا ۔ امیر
زوراک کے دور میں ثاغر بن زعر نے کیکانان پر حملہ کیا
مگر سیوا زوراک نے اس کو شکست دی تو وہ واپس مکران
چلا گیا ۔

ثاغر بن زعر کی مکران میں آمد

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضؓ
نے ثاغر بن زعر
کو مکران کا حاکم بنا کر روانہ کیا ۔ انہوں نے مکران کے داخلی امور
کو درست کرنے کے بعد کوہستان کردان کے راستے توران کے
پایۂ تخت کیکانان پر حملہ کیا ۔ سیوا زوراک بیس ہزار لشکر
کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا ۔ ایک شدید جنگ کے بعد ثاغر
بن زعر شکست کھا کر واپس مکران پہنچا تو اس کو حضرت علی
بن ابی طالب رضؓ کی شہادت کی خبر مل گئی ۔

حضرت علی رضؓ بن ابی طالب اور سیوا زوراک کے دور

میں پانچوں کرد بلوچ کے قبائل کے سردار امیر شیراک براخوئی
امیر بکر زنگنہ۔ امیر مازوک ادرگانی۔ امیر جورکان مالی اور
امیر حوسہ کرمانی تھے۔

بنی امیہ کے بارے میں

قریش قبیلے میں عبد المناف سردار تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے ہاشم اور عبدالشمس۔ بنی ہاشم، ہاشم کی اولاد تھی اور بنی امیہ، عبدالشمس کی۔

کعبہ اور مکہ کی تولیت اور سرداری پر دونوں کے درمیان تنازعہ تھا۔ قریش کے سرداروں نے مل کر ان کے درمیان فیصلہ کیا۔ کعبہ کی تولیت بنی ہاشم کو دے دی اور قریش کی سپہ سالاری بنی امیہ کے ہاتھ آگئی۔ جب مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان جنگ ہوئی تو ابوسفیان قریش کے لشکر کے سپہ سالار تھے۔

فتح مکہ کے بعد بنو ہاشم اور بنو اُمیہ نے مل کر اسلام کو پھیلایا۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کی شہادت کے بعد خلافت بنی اُمیہ کو مل گئی۔

امیر معاویہ کا خلافت پر بیٹھنا

حضرت علی بن ابی طالبؓ کی شہادت کے بعد امیر معاویہ خلیفہ بن گئے۔

عبداللہ بن سوار العبدی کا مکران میں آنا

امیر معاویہ عبداللہ بن سوار العبدی کو چار ہزار شہسواروں کے ساتھ مکران روانہ کیا۔ اور اس کو کہا کہ توران ایک کوہستانی علاقہ ہے اس کا پایۂ تخت کیکانان ہے۔ وہاں اچھے نسل کے گھوڑے ہوتے ہیں۔ وہاں سے گھوڑے روانہ کریں۔

عبداللہ بن سوار العبدی مکران پہنچے۔ اور وہاں سے امیر معاویہ نے عمر بن عبداللہ بن عمر کو ارمابیل کو تسخیر کرنے کیلئے روانہ کیا۔ عمر بن عبداللہ بھی مکران پہنچے

توران پر یلغار

عبداللہ بن سوار العبدی عمر بن عبداللہ کے ساتھ توران کی طرف روانہ ہوا۔ جب اسلامی لشکر کیکانان کے

قریب پہنچ گیا تو سیوا زوراک تینتس۳۳ ہزار کا لشکر لے کر مقابلے پر آیا۔ اسلامی لشکر کو غلبہ حاصل ہوا۔ اور توران کی فوج منتشر ہو گئی۔

مسلمانوں کو بڑا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ سیوا زوراک نے دوبارہ لشکر کو جمع کر کے پہاڑی مورچوں پر مورچہ بند ہو گئے۔ اور چھاول جنگ شروع کی۔ سیوائی لشکر نے مورچوں سے نکل کر عربوں پر حملہ کیا اور ان کو شکست دے دی۔ اس جنگ میں طرفین کے بہت سے لوگ مارے گئے

اسلامی لشکر واپس مکران چلا گیا۔ سیوا زوراک کو بہت سارا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ اور وہ فتح کے شادیانے بجاتے ہوئے واپس کیکانان کے قلعے میں آ گئے

اس جنگ میں عبداللہ بن سوار العبدی شہید ہو گئے

سنان بن سلمہ کی مکران آمد

جب عبداللہ بن سوار العبدی شہید ہو گئے تو امیر معاویہ نے زیاد کو لکھا کہ ایک ایسا شخص منتخب کیا جائے جو ھند کی سرحدی معاملات سے واقفیت رکھتا

ہو۔ زیاد نے جواب میں دو اشخاص کے نام لکھ بھیجے یعنی احنف بن قیس اور سنان بن سلمہ۔

امیر معاویہ نے سنان بن سلمہ کو منتخب کیا۔ سنان بن سلمہ نے مکران آکر دو سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد اس کو معزول کیا گیا۔

راشد بن عمرو کا مکران میں آنا

زیاد نے سنان بن سلمہ کو معزول کیا تو امیر معاویہ نے راشد بن عمرو کو والیٔ مکران مقرر کیا۔ وہ نیک سیرت انسان تھے۔ انہوں نے بہت سے گبروں کو مسلمان بنایا

راشد بن عمرو نے کیکانان پر حملہ کیا اور زوراک کو شکست دی۔ اور فوج کو سندان پر حملے کیلئے روانہ کیا۔ وہ خود کیکانان میں رہا۔ اور وہاں سے سیستان سے روانہ ہوا۔ منذر اور بھرج کے کوہستان میں پہنچا۔ وہاں کے لوگوں نے پچاس ہزار کے لشکر کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا راشد بن عمرو اس جنگ میں شہید ہوگیا۔

سنان بن سلمہ کا دوبارہ مکران میں آنا

راشد بن عمرو کی شہادت کے بعد زیاد نے دوبارہ سنان بن سلمہ کو مکران کا والی مقرر کیا اور اس کو حکم دیا گیا کہ کیکانان پر حملہ کرے۔ آتش پرستوں کے آتش کدوں کو ختم کرے۔

سنان بن سلمہ نے کچھ عرصہ مکران میں رہ کر قلعوں کو مضبوط کیا۔ اور وہاں سے کیکانان پر حملہ کیا۔ سیوا زوراک کے ساتھ شدید جنگ ہوئی۔ سیوا زوراک اس جنگ میں مارا گیا۔

سیوا زوراک کا بیٹا سیواسنگین وہاں سے فرار ہو کر نورگان اور بلبلان کے کوہستان میں چھپ گیا۔ سنان بن سلمہ نے اس کا تعاقب کیا۔ اور نورگان کے کوہستان میں ایک سخت جنگ میں سیواسنگین بھی مارا گیا۔ سنان وہاں سے بدھا کے علاقے میں پہنچا۔

بودھا کے باشندوں نے اس کا مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں سنان بن سلمہ شہید ہو گیا۔

چچ کے بھائی راسل چندر کے بارے میں

چچ بن سیلائجؒ کی وفات کے بعد اس کا بھائی راسل چندر سندان کا حکمران بن گیا کیونکہ چچ کا بیٹا داھر اس وقت کم عمر تھا۔ راسل چندر ایک مذہبی شخص تھا اور بدھائی مذہب کا پیروکار تھا۔ راسل چندر کے دور میں مکران اور توران پر مسلمانوں نے قبضہ کیا تھا۔

توران و مکران کے آخری سیوائی حکمران سیوا زورک اور سیوا سنگین (اس کا بیٹا) تھے۔ یہ دونوں سنان بن سلمہ کے ساتھ جنگوں میں مارے گئے تھے۔ راسل چندر نے سات سال حکومت کی اور فوت ہو گیا۔

پانچ بلوچ قبائلی سردار امیر شیراک براخوئی، امیر بکر زنگنہ۔ امیر بازوک ادرگانی، امیر جورکان مالی اور امیر حوسہ کرمانی۔ راسل چندر اور امیر معاویہ کے ہم عصر تھے

منذر بن جارود بن بشر کا مکران میں آنا

سنان بن سلمہ کی شہادت کے بعد امیر معاویہ نے منذر بن جارود بن بشر کو مکران کا والی بنا دیا ۔ منذر مکران پہنچا ۔ چند روز رہ کر جہاد پر نکلا اور توران کے حدود میں پہنچ کر بیمار پڑ گیا اور وفات پا گیا

منذر بن جارود کا بیٹا کرمان میں تھا ۔ اس نے اپنے بیٹے حکم بن منذر کو اپنی علالت کے بارے میں خط لکھا جب منذر کے بھائی کو منذر کی وفات کی خبر ملی تو اس نے حجاج سے درخواست کی کہ منذر کے بیٹے حکم بن منذر کو مکران کا والی مقرر کیا جائے ۔ حکومت کے اُمراء نے بھی اس کی حمایت کی اور کہا چونکہ منذر بن جارود راہِ حق میں وفات پا گیا ہے تو اس کے بیٹے کو اس کی جگہ دی جائے

حکم بن منذر کی مکران میں آمد

جب حکم بن منذر مکران کیلئے روانہ ہوا ۔ عبداللہ بن زیاد کو اطلاع ملی ۔ اس نے حکم بن منذر کو منہ بولا بیٹا

بنا دیا۔ اور اس کو تین لاکھ درہم بخشش دے دی۔
حکم بن منذر مکران پہنچا۔ حکم بن منذر نے چھ ماہ تک مکران پر حکومت کی۔

عبدالملک بن مروان کا خلافت پر بیٹھنا

مروان بن الحکم کے بعد عبدالملک بن مروان خلیفہ بن گیا۔ اس نے عراق، سندان اور ھندان کو حجاج بن یوسف کے حوالہ کیا۔

سعید بن اسلم کلابی کی مکران میں آمد

حجاج بن یوسف نے سعید بن اسلم کلابی کو مکران کا والی بنا دیا۔ وہ مکران پہنچا۔ کچھ عرصہ بعد سفہوی بن لام الحمادی جو سعید بن اسلم کے قبیلے سے تھا۔ اس کے پاس مکران پہنچا۔ سعید نے اس کو کہا میرے پاس رہو اور میرا دوست بنو۔ سفہوی نے کہا مجھے تمہاری دوستی سے شرم آتی ہے سعید نے کہا تمہارے لئے خلافت

سے فرمان حاصل کروں گا۔ سفہوی نے جواب دیا کہ تمہارے اعمال میں شرکت سے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ سعید نے اس کو گرفتار کرکے قتل کرا دیا اور اس کی کھال اتروائی اور اس کے سر کو حجاج کے پاس روانہ کیا۔

سعید بن اسلم نے اپنے آدمیوں کو مقرر کیا۔ کہ مکران اور توران سے مالیہ وصول کریں۔ اس طرح بہت بڑی دولت جمع کی۔

علافیوں کے ساتھ جنگ

ایک دن کلیب بن خلف، عبداللہ بن عبدالرحیم علافی اور محمد بن معاویہ علافی نے آپسمیں مشورہ کیا کہ سفہوی بن لام ہمارے علاقے کا تھا اور عمان کا باشندہ تھا۔ سعید بن اسلم کو کیا حق پہنچتا تھا کہ ہمارے رشتہ دار کو قتل کرے وہ سعید کے علاقے میں گئے اور اس کے ساتھ اس بات پر تکرار ہوئی نوبت جنگ تک پہنچی۔ اس جنگ میں انہوں نے سعید کو قتل کیا اور مکران پر قبضہ کرکے بیٹھ گئے۔

مجاعہ بن سعر بن یزید بن حذیفہ کا مکران میں آنا

سعید بن اسلم کے رشتہ دار حجاج بن یوسف کے پاس گئے۔ حجاج کو سخت غصہ آیا اور پوچھا تمہارا امیر انہوں نے اقرار نہیں کیا۔ ان میں سے ایک کو حجاج نے قتل کیا پھر انہوں نے کہا کہ علافیوں نے ان پر حملہ کیا اور اس کو قتل کیا

حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا کہ بنی کلاب سے سلیمان علافی کو قتل کر کے اس کا سر سعید بن اسلم کے عزیزوں کے پاس بھیجے۔ اس شخص نے سلیمان علافی کو قتل کر کے اس کے سر کو سعید بن اسلم کے اقرباء کے پاس بھیجا۔ اور ان کو تسلی دی اور انعام و اکرام سے نوازا۔

حجاج نے مجاعہ بن سعر بن یزید کو روانہ کیا۔ مجاعہ مکران پہنچا اور علافیوں کو طلب کیا۔ علافی وہاں سے فرار ہو کر سندان کے حکمران داھر بن چچ کے پاس پناہ لی۔ مجاعہ نے مکران میں ایک سال حکومت کی اور وفات پا گیا

ولید بن عبدالملک بن مروان کا خلافت پر بیٹھنا

جب ولید بن عبدالملک خلیفہ بن گیا اس نے محمدؐ بن ہارون کو مکران کا حکمران بنا دیا ۔ عراقین حجاج کو دیا اور حجاج نے سیستان اور خراسان کا حکمران قتیبہ بن مسلم کو بنا دیا

محمدؐ بن ہارون کی مکران میں آمد

حجاج نے محمدؐ بن ہارون کو مکران کا والی بنا کر روانہ کیا ۔ حجاج نے محمدؐ بن ہارون کو فرمان دیا ۔ کہ مکران سے مالیہ جمع کرے اور علافیوں کو تلاش کر کے قتل کرے محمد بن ہارون نے ایک علافی کو تلاش کر کے قتل کیا اور اس کا سر حجاج بن یوسف کے پاس روانہ کیا ۔ اور ایک خط لکھا کہ جس قدر ممکن ہو سکا علافیوں کو گرفتار کر کے قتل کیا جائیگا ۔ محمدؐ بن ہارون نے کرد بلوچوں کو اپنی فوج میں ملازم رکھا

کرد بلوچ قبائل کے سردار جو محمدؐ بن ہارون کے ہم عصر تھے ۔ یہ تھے ۔ امیر اسد براھوئی ۔ امیر بکر زنگنہ ۔ امیر بسر اورگانی ، امیر خیزان مالی اور امیر مودان کرمانی ۔

بلوچستان کی کہانی شاعروں کی زبانی ۔ مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء

بلوچستان ماقبل تاریخ ——— ملک محمد سعید بلوچ

بلوچی گرامر (اردو میں) ——— آغا میر نصیر خان احمدزئی

بلوچی گرامر (انگریزی میں) ——— آغا میر نصیر خان احمدزئی

بلوچی عشقیہ شاعری ——— مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء

بلوچی رزمیہ شاعری ——— مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء

سائکل ——— غنی پرواز

اولس واجھی ——— غلام محمد شاہوانی

تاریخ بلوچستان ——— لالہ ہتورام

پرنگ ——— مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء

گاریں گوہر ——— مرحوم ڈاکٹر محمد حیات مری

مکران ءِ شعر ——— مولوی عبداللہ پیشیءِ ءِ پربستگیں

زری لود ——— ملک دینار میرواڑی دشتیانی وتر

سمو بیلی مت ——— مٹھا خان مری

گچین (کسمانک) ——— اثیر عبدالقادر شاہوانی

ریکانی تل ءَ جلکے ——— منیر احمد بادینی

بلوچی اردو بول چال ——— عزیز محمد بگٹی

بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ